وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا

مناسکِ حج (اردو)

و

زیاراتِ حجج

مطابق فتوے

سماحۃ آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الخوئی مدظلہ العالی (مجتہد اعظم نجف اشرف)

مترجم

جناب حجۃ الاسلام الشیخ منظور حسین النجفی

ناشر

جناب اشرف الحاج عمدۃ الاخیار کے بی ابراہیم کراچی

عرضِ مترجم

کسی زبان کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنا بہت مشکل کام
لیکن ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے میں مناسکِ حج عربی کے .
میں مشغول ہوگیا ہوں، تاکہ اردو دان حضرات مسائلِ حج کو اچھی طرح پڑھ
کر عمل پیرا ہوں.

اب میں اس ترجمہ میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں یہ فیصلہ قارئین
کرام فرمائیں گے.

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بحق محمد و آلِ محمد علیہم السلام جمیع مومنین و مومنات
کو صحیح اعمال بجالانے کی توفیق عنایت فرمائے. آمین ربّ العالمین.

منظور حسین النجفی

اظہارِ تشکر

چونکہ احقر تقریباً بیس سال سے حج بیت اللہ الحرام سے بتائیدِ ایزدی ہر سال مشرف ہوتا ہے اور مطوّف جناب حمید رحمن شیخ کے ہاں بیٹھ کر مسائلِ حج کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ موصوف ہمیشہ خواہش کرتے ہیں کہ مناسکِ حج اردو موسمِ حج میں وہاں موجود رہے اور مناسک کی تقسیم اور تبلیغ میں مساعدت کرتے ہیں۔ خدا جزائے خیر عطا فرمائے

— فقط —

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَاَفْضَلِ بَرِيَّتِهٖ مُحَمَّدٍ وَعِتْرَتِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَ اللَّعْنَةُ الدَّائِمَةُ عَلٰى اَعْدَآئِهِمْ اَجْمَعِيْنَ وَبَعْدُ

اس رسالہ مناسک حج میں اغلب مسائل مبتلی بہ کو منظم و مرتب کیا گیا ہے جو آسانی سے سمجھے جا سکتے ہیں۔ ہم نے مستحبات کو واجبات سے جدا کر کے لکھا ہے تاکہ مومنین کو کسی قسم کا اشتباہ نہ ہو سکے۔ ہمیں امید ہے کہ خداوند متعال اس عمل کو ہمارے لئے ذخیرۂ آخرت قرار دے گا۔ آمین رب العالمین۔

وجوب حج

جو شخص حسب ذیل شرائط رکھتا ہو تو اس پر حج بجالانا واجب ہے اور وجوب حج قرآن اور سنت سے بطور قطعی ثابت ہے۔ حج ارکان دین میں سے ہے اور اس کا وجوب ضروریات دین میں سے ہے۔ وجوب حج کا اعتراف کرنے کے بعد اسے ترک کرنا گناہ کبیرہ ہے بلکہ

اصل فریضہ حج کا انکار موجب کفر ہے۔ خداوندِ متعال قرآن میں فرماتا ہے۔ وَ لِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ یعنی اللہ تعالیٰ نے مستطیع اور مکہ معظمہ تک جانے کے لیے متمکن اشخاص پر حج واجب قرار دیا ہے اور جس نے اس واجب سے رُوگردانی کی اور انکار کیا تو اُس نے خود اپنا نقصان کیا خداوند کریم تو تمام موجودات سے بے نیاز ہے۔

شیخ یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ نے بطریق معتبر امام صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص بغیر کسی عُذرِ شرعی کے حجۃ الاسلام کی استطاعت کے باوجود حج نہ بجالائے اور مرجائے تو گویا یہودی یا نصرانی کی موت مرا ہے۔

مذکورہ بالا آیہ کریمہ وحدیث شریف اہمیت حج اور اُس کے وجوب کے لئے کافی ہے۔ بلکہ علاوہ ازیں اور کافی روایات اہمیت حج و وجوب حج کے لئے وارد ہوئی ہیں۔ جن کی اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں ہے۔ لہٰذا مذکورہ آیہ وحدیث پر اکتفا کیا ہے۔ معلوم ہونا چاہیئے کہ مکلف پر عمر بھر اصل شریعت میں حج بجالانا ایک مرتبہ واجب ہے اس کو حجۃ الاسلام کہتے ہیں۔

مسئلہ ۱ شرائط متحقق ہونے کے بعد حج کا فوراً بجالانا واجب ہے

یعنی سالِ استطاعت ہی میں بجالائے اور اگر کوئی بطور نافرمانی و عصیان یا کسی عذر سے اوّل سال حج کو ترک کرے تو دوسرے سال بجالائے۔ اسی طرح تمام زندگی میں جب تک بجا نہ لائے گا وجوبِ حج باقی رہے گا۔ اور بعید نہیں ہے کہ بغیر عذر کے تاخیر کرنا گناہِ کبیرہ ہے۔

مسئلہ ۲: اگر استطاعت حاصل ہو اور حج بجالانا مقدّمات اور وسائل مہیا کرنے پر موقوف ہو تو فوراً اُن کو حاصل کرکے آمادۂ سفر ہونا ضروری ہے اور اگر متعدد قافلے جانے والے ہوں تو مکلّف کو اگر اطمینان ہو تو اوّلین قافلے کے ساتھ روانہ ہو جائے۔ اور اگر روانہ نہ ہو تو جو قافلہ صحیح وقت پر مکّہ معظّمہ پہنچ سکتا ہو تو تاخیر کرسکتا ہے ورنہ اوّلین قافلے کے ساتھ جانا واجب ہے۔

مسئلہ ۳: اگر اوّلین قافلہ کے ساتھ جانے پر ممکن تھا اور نہ جائے اس اعتقاد پر کہ آخر وقت تک پہنچ جاؤں گا لیکن اتفاق سے بعد والے قافلہ کے ساتھ نہ جاسکے یا تاخیر کی وجہ سے حج درک نہ کرسکے تو حج اس کے ذمہ واجب و مستقر رہے گا اگرچہ معذور بھی ہو جائے۔

شرائطِ وجوبِ حج

شرطِ اوّل: بلوغ ہے پس غیر بالغ پر اگرچہ بحدِ بلوغ نزدیک ہو

حج واجب نہیں ہے۔ چنانچہ اگر کوئی بچہ حج بجالائے اور بطور صحیح بجا لائے تو بنا بر اظہر حجۃ الاسلام شمار نہ ہوگا۔

مسئلہ ۴۔ اگر نابالغ بچہ بعد از استطاعت حج پر جائے اور میقات سے قبل بالغ ہو جائے تو بلا اشکال اُس کا حج حجۃ الاسلام ہوگا ہاں اگر احرام باندھنے کے بعد بالغ ہو تو اب اُس کے لئے جائز نہیں ہے کہ حج مستحبی بجالائے اور نہ ہی بطرف حجۃ الاسلام عدول کر سکتا ہے بلکہ واجب ہے کہ کسی ایک میقات پر جا کر حجۃ الاسلام کا احرام باندھ کر آئے اور ہر آئینہ اگر کسی میقات پر جانے کا امکان نہ ہو تو ایسے شخص کی جائے احرام میں تفصیل ہے جو آگے بیان ہوگی۔ انشاء اللہ

مسئلہ ۵۔ اگر اس عقیدہ سے کہ ابھی بالغ نہیں ہوا حج مستحبی بجالائے اور ادائے حج کے بعد معلوم ہو جائے کہ بالغ تھا تو گزشتہ حج حجۃ الاسلام کے لئے کافی ہوگی۔

مسئلہ ۶۔ بچہ ممیز کے لئے حج بجالانا مستحب ہے اور ولی شرعی سے اجازت لینا معتبر نہیں ہے۔

مسئلہ ۷ مستحب ہے کہ ولی ممیز بچے یا بچی کو محرم بنائے یعنی احرام کے کپڑے اُسے پہنائے اور تلبیہ کہنے پر آمادہ کرے اور تلبیہ تلقین کرے اگر تلقین کے قابل ہو ورنہ اس کی جگہ خود تلبیہ پڑھے۔ اور جو چیزیں

مُحرم پر حرام ہیں اُن سے اجتناب کرائے اور مقامِ فخ تک بچے کے لباس اتارنے میں تاخیر کرنا جائز ہے۔ اگر اس راستہ کو اختیار کرے اور اعمالِ حج جو کچھ بچہ بجا لاسکتا ہے بجالائے اور اگر بچہ انجام نہ دے سکے تو ولی بچے کی نیابت بجالائے اور بچے کو طواف و سعی اور عرفات و مشعر میں وقوف کرائے۔ رمی جمرہ بچہ خود انجام دے اور اسی طرح دیگر اعمال بھی۔

مسئلہ ۸۔ سفرِ حج میں عادی نفقہ سے زیادہ ولی پر لازم ہے نہ کہ خود بچہ پر ہاں اگر ولی حج پر جانا چاہے اور بچے کی حفاظت موقوف ہو کہ بچے کو ساتھ لے جائے یا سفرِ حج میں بچے کی مصلحت ہو تو بچے کے مال سے اس کے لئے سفر میں خرچ کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۹۔ بچے کی قربانی کا خرچہ ولی پر ہوگا اور نیز کفارہ شکار بھی ولی پر ہوگا۔ ہاں ایسے کفارے عمداً جن کے مرتکبات واجب ہو جاتے ہیں ظاہراً نہ بچے پر واجب ہیں اور نہ ولی پر۔

(شرط دوم) عقل ہے لہٰذا دیوانہ پر اگرچہ ادواری ہو حج واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی دیوانہ موسمِ حج میں ٹھیک ہو جائے اور استطاعت کے ساتھ اعمال حج بجا لانا اُس کے لئے ممکن ہو تو حج اس پر واجب ہوگا۔ ہر چند اوقاتِ دیگر میں دیوانہ رہے۔

شرط سوم) آزادی ہے پس غلام زر خرید اگرچہ مستطیع اور مولاے ماذون ہو پھر بھی حج اُس پر واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر مولا کے اذن سے حج بجا لائے تو حج صحیح ہوگا لیکن حجۃ الاسلام سے کفایت نہیں کریگا یعنی اگر آزادی کے بعد مستطیع ہوجائے تو دوبارہ حج واجب ہے

مسئلہ ۱۰:۔ جو غلام مولا کے اذن سے حج بجالائے اور سفر حج میں موجبِ کفارہ کوئی کام کرے تو شکار کا کفارہ مولا پر واجب ہوگا۔ اور دیگر کفارے کا خود متحمل ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۔ اگر مولا کے اذن سے حج کرنے جائے اور مشعر الحرام کی طرف چلنے سے قبل آزاد ہوجائے تو اس کا حج حجۃ الاسلام سے کفایت کرے گا بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اگر وقوفِ عرفات میں آزاد ہوجائے تو بھی حجۃ الاسلام سے کفایت کرے گا۔ ہر چند مشعر الحرام کو درک نہ بھی کرسکے اس صورت میں استطاعت بوقتِ آزادی معتبر ہے پس اگر آزادی کے وقت مستطیع نہ ہو تو اس کا حج حجۃ الاسلام شمار نہیں ہوگا اور اقسامِ حج میں کوئی فرق نہیں ہے یعنی حج قِران یا افراد یا تمتع ہو جب کہ اپنے وظیفہ واقعی کے مطابق انجام دے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۱۲۔ اگر غلام مشعر الحرام سے پہلے آزاد ہوجائے تو حج تمتع میں قربانی غلام پر واجب ہے اور اگر امکان نہ ہو تو قربانی کے

عوض میں روزے رکھے جیسا کہ بعد میں کہا جائے گا اور اگر مشعر سے قبل آزاد نہ ہو تو مولا کو اختیار ہے کہ غلام کی قربانی دے یا عوض میں غلام کو روزے رکھنے پر آمادہ کرے۔

(شرط چہارم) استطاعت ہے اور اس میں چند چیزیں معتبر ہیں۔
(۱) وقت وسیع ہو یعنی مکہ معظمہ جانے اور اعمال واجب بجالانے کے لئے وقت کافی ہو۔ بنا برایں اگر مال دستیاب ہونے کے بعد اعمال حج کے لئے وقت کافی نہ ہو یا مشقت فوق العادہ اٹھانا پڑے تو حج واجب نہیں ہوگا۔ اگرچہ واجب ہے مال کو آئندہ سال تک محفوظ رکھے۔ پس اگر استطاعت باقی رہے تو آئندہ سال حج واجب ہوگا ورنہ واجب نہیں
(۲) امن وسلامتی یعنی جانے آنے اور وہاں رہنے میں جانی ومالی و برائے ناموس کوئی خطرہ نہ ہو۔ لہٰذا کوئی استطاعت کے بعد بوجہ پیری یا بیماری یا دیگر عذر سے نہ جاسکتا ہو تو حج واجب نہیں ہے۔ ہاں نائب بنانا برائے حج واجب ہے جیسے آگے آنے والا ہے۔

مسئلہ ۱۳۱۔ اگر سفر حج کے لئے دو راستے ہوں۔
(۱) خطرے سے مامون (۲) غیر مامون تو وجوب حج ساقط نہیں ہوگا بلکہ از راہ امن جانا واجب ہے اگرچہ دور بھی ہو
مسئلہ ۱۴۱۔ اگر اپنے شہر میں مال رکھتا ہو اور حج پر جانے سے

وہ مال تلف ہو جائے تو حج واجب نہیں ہے اور اسی طرح اگر شرعاً کوئی چیز مانع ہو جیسے حج پر جانے سے کوئی اہم واجب ترک ہو جائے مثل نجات غریق یا نجات از آتش یا سفر حج کسی فعلِ حرام پر موقوف ہو جس سے اجتناب حج سے اہم ہو تو ان تمام صورتوں میں حج واجب نہیں۔

مسئلہ ۱۵:۔ اگر حج پر جانا مستلزم ہو کہ کوئی اہم واجب ترک ہو جائے یا فعلِ حرام بجالانے سے حج پر جائے تو اس صورت میں بوجہ ترک واجب یا فعلِ حرام گنہگار ہوگا لیکن ظاہر یہ ہے کہ یہ حج حجۃ الاسلام سے مجزی ہوگا جب کہ شرائط دیگر سب موجود ہوں اور فرق نہیں ہے کہ حج پہلے سے اُس کے ذمّہ مستقر تھا یا اُسی سال مستطیع ہوا ہو۔

مسئلہ ۱۶:۔ اگر سفر حج میں کوئی دشمن موجود ہو اور اس کا دفع کرنا موقوف ہو مالِ کثیر پر تو مالِ کثیر دینا واجب نہیں ہے اور وجوب حج ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۷:۔ اگر سفر حج سمندر پار کرنے پر موقوف ہو تو وجوب حج ساقط نہیں ہوگا مگر غرق ہونے یا بیماری کا خوف لاحق ہو۔ ہاں باوجود خوف کوئی حج بجالائے تو بنا برا ظہر اس کا حج صحیح ہوگا۔

(۳) زاد و راحلہ یعنی سفر خرچ جو مقدار احتیاج ہو رکھتا ہو یا نقدی موجود ہو جس سے توشہ خرید اجا سکے اور راحلہ یعنی جانے آنے کے لئے سواری

موجود ہو البتہ زاد و راحلہ مطابق شان ہر شخص لازم ہے۔

مسئلہ ۱۸:۔ سواری کا ہونا حاجت کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ مطلقاً شرط ہے اگرچہ احتیاج نہ بھی ہو جیسے پیدل جانے کی قدرت بغیر مشقت موجود ہو اور اس کی شان و آبرو کے منافی نہ ہو۔

مسئلہ ۱۹:۔ میزان و معیار زاد و راحلہ یعنی جو فعلاً موجود ہو لہٰذا کسی پر واجب نہیں ہے کہ کاروبار کے ذریعہ زاد و راحلہ حاصل کرے اور اشتراط راحلہ میں دور و نزدیک کا فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۰:۔ جو استطاعت وجوب حج میں معتبر ہے کہ جہاں انسان رہتا ہے نہ کہ اصل وطن پس اگر کوئی تجارت یا کسی اور وجہ سے مدینہ منورہ یا جدہ جائے اور وہاں زاد و راحلہ یا نقدی رکھتا ہو جس سے حج بجالا سکتا ہو تو اس پر حج بجالانا واجب ہے اگرچہ وطن میں ہوتا تو مستطیع نہ ہو سکتا۔

مسئلہ ۲۱:۔ اگر کوئی ملک رکھتا ہو اور صحیح قیمت پر نہ بک سکتا ہو اور حج پر جانے کے لیے کم قیمت پر بک سکتا ہو جو ضررِ زندگی کا باعث ہو تو ملک کا بیچنا واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر مخارج حج گراں ہو چکا ہو مثلاً کرایہ سواری سال استطاعت میں گراں ہو بہ نسبت سال بعد تو اس صورت میں تاخیر جائز نہیں ہے بلکہ اسی سال میں جانا چاہیے۔

مسئلہ ۱۲۔ حج سے واپسی کا خرچہ اُس وقت معتبر ہے جب کہ مکلف واپسی کا قصد رکھتا ہو۔ ہاں اگر کوئی واپس آنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو یا وطن کے علاوہ کسی اور جگہ کا قصد سکونت رکھتا ہو تو اس صورت میں فقط مکہ معظمہ جانے کا خرچہ کافی ہے اور واپسی کا خرچہ ضروری نہیں ہے۔ ہاں جہاں سکونت کا قصد رکھتا ہو وہ جگہ اُس کے وطن سے بھی دُور تر ہو اور خرچہ بھی زیادہ ہو بہ نسبت وطن کے تو اس صورت میں اُس جگہ تک خرچہ رکھنا لازم نہیں ہے بلکہ وطن تک واپسی کا خرچہ وجوب حج کے لئے کافی ہے۔

۴۔ رجوع بہ کفایت یعنی مکلف جب حج سے واپس آئے تو اپنا اور اہل و عیال کا ادارہ کر سکتا ہو اور تنگدستی میں گرفتار نہ ہو جائے پس اگر کوئی مقدار مبلغ کو سرمایہ قرار دے کر کسب وغیرہ کر رہا ہو اور اُس سرمایہ کو حج پر خرچ کردے اور واپسی پر محتاج ہو جائے اور دیگر کوئی ذریعہ معاش بھی نہ ہو تو اس صورت میں حج واجب نہیں ہے۔ پس مذکورہ بالا عبارت سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ ضروریات زندگی کی چیزیں حج کے لئے بیچنا واجب نہیں ہیں مثل مناسب شان منزل و برائے زینت پوشاک و اثاث منزل اور کام میں استعمال کی ضروری چیزیں یا کتب جو اہلِ علم کے لئے لازم ہوں خلاصہ جو چیزیں زندگی انسان سے وابستہ

ہیں جو کہ بیچنے سے بیچارہ ہو جائے تو ایسی چیزوں کا حج کے لئے بیچنا واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر مذکورہ چیزیں حاجت سے زائد ہوں تو ان زائد اشیاء کا بیچنا واجب ہے بلکہ اگر کوئی وسیع گھر رکھتا ہو وہ فروخت کر کے اس کی نصف قیمت پر کوئی گھر ایسا مل سکتا ہو جس میں زندگانی کر سکے اور نصف دیگر مصرف حج و عیال کے لئے کافی و وافی ہو تو وسیع گھر فروخت کر کے حج پر جانا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۳۔ اگر انسان مال رکھتا ہو اور احتیاج کی وجہ سے اسے بیچ کر حج پر جانا واجب نہ ہو لیکن کچھ عرصہ بعد اس مال سے مستغنی ہو جائے اور احتیاج دور ہو گئی ہو تو واجب ہے اسے بیچ کر حج پر جائے۔ مثلاً عورت زیور برائے زینت رکھتی ہو جو کہ محل حاجت ہوں اور بعد میں پیری کی وجہ سے یا کسی اور جہت سے مورد حاجت نہ ہوں تو اس صورت میں زیور بیچ کر حج بجا لانا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۴۔ اگر انسان ایک گھر ملکی رکھتا ہو اور ایک وقف گھر وقت اس کو رہائش کے لئے مل جائے جس میں آرام سے زندگانی کر سکتا ہے تو اس صورت میں واجب ہے کہ اپنا ملکی گھر بیچ کر حج بجا لائے اور اگر اس گھر کی قیمت خرچہ حج سے کم ہو لیکن اور نقدی اس کے پاس موجود ہو جس کے ضمیمہ سے خرچہ حج کافی ہو جائے تو بھی حج واجب

ہے نیز یہی حکم کتب علمی و دیگر وسائل زندگی میں جاری ہے۔

مسئلہ ۲۵:۔ اگر انسان سفرِ حج کا پورا خرچہ رکھتا ہو لیکن شادی یا گھر کی احتیاج ہو یا دیگر وسائلِ زندگی کا محتاج ہو تو اس صورت میں اگر حج پر جائے تو زندگانی میں ناراحتی و مشقت ہو کر حج واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر حج بجالانا اُس کی زندگانی کا سبب ناراحتی نہ بنے تو حج واجب ہے۔

مسئلہ ۲۶:۔ اگر انسان کسی سے مال طلب رکھتا ہو اور طلب کی مدت ختم ہو چکی ہو تو مطالبہ کرنا واجب ہے۔ اگر دینے والا نہ دے تو اُسے ادا کرنے پر مجبور کرنا واجب ہے۔ اگر وہ پھر بھی ادا نہ کرے تو اُسے عدالت میں لے جا کر دعوےٰ دائر کرے اور اسی طرح اگر طلب کی مدت باقی رہتی ہو لیکن اگر طلب کرے تو وہ ادا کر دے گا تو طلب کرے۔ ہاں اگر دینے والا سرکش ہو اور جبر کرنا بھی ممکن نہ ہو یا باعث ناراحتی و دردِ سر ہو یا طلب کی مدت ابھی باقی رہتی ہو اور وہ قبل از وقت ادا نہ کرے تو مذکورہ چند صورتوں میں اگر طلب والا مال بیچ سکتا ہو جس کی قیمت کی کچھ منیہ کے ساتھ سفرِ حج کے لیے کافی ہو تو واجب ہے اس کو بیچ کر حج پر جائے جبکہ ایسا کرنے سے اس کو ضرر و مشقت نہ ہو، اگر ضرر ہو تو واجب نہیں۔

مسئلہ ۲۷:۔ اگر کوئی صاحبِ صنعت مثل لوہار، ترکھان و خیاط وغیرہ جن کا کسب سال بھر کے مصارف عائلہ کے لئے کافی ہو، اگر ایسے

لوگوں کو میراث وغیرہ سے کوئی مال مل جائے جو مصارف حج اور مصارف عائلہ کے لئے کافی ہو تو اس صورت میں حج بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۸: اگر کوئی وجوہات شرعیہ یعنی خمس و زکوٰۃ و صدقہ وغیرہ سے زندگی بسر کرتا ہو اور حسب عادت اس کے مخارج بغیر مشقت وحتی الحق تو اس صورت میں اگر کہیں سے اتنی مقدار مالیت مل جائے جو مصارف حج و عائلہ کے لئے کافی ہو تو بعید نہیں ہے کہ حج واجب ہوگا اور اسی طرح کہ اگر دوسرا آدمی کسی کی تمام زندگی کے مخارج کا متکفل ہو نیز اسی طرح ہے کہ جو شخص موجودہ روپیہ سے حج بجالائے تو اس کی ماقبل و مابعد زندگی میں کوئی تفاوت پیدا نہ ہو۔

مسئلہ ۱۹: استطاعت میں ملکیت لازم و ثابت شرط نہیں ہے بلکہ ملکیت متزلزل بھی کافی ہے۔ پس اگر کوئی کسی سے مصالحت کرے کہ فلاں مدت تک اس کو خیار کا حق حاصل ہے اور مال مصالحت کی مقدار سفر حج کے لئے کافی ہو تو حج واجب ہے اور یہی حکم ہبہ جائزہ میں ہے۔

مسئلہ ۲۰: شخص پر لازم نہیں ہے کہ حتماً اپنے ہی مال سے حج بجالائے پس اگر کوئی کرایہ پر یا کسی دوسرے آدمی کے خرچہ پر حج بجالائے تو کافی ہے۔ ہاں اگر لباس احرام یا قربانی خریدنے کے لئے نقدی غصبی ہو تو کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۱: کسب وغیرہ سے اپنے آپ کو مستطیع بنانا واجب نہیں ہے۔ پس اگر کوئی کسی کو مال ہبہ کرے جو سفر حج کے لئے کافی ہو تو ایسے مال کا قبول کرنا واجب نہیں ہے اور اسی طرح ہے کہ اگر کوئی کسی کو خدمت کے لئے اَجیر بنائے اور اس اُجرت سے مستطیع ہو جائے اگرچہ خدمت اس کی شان کے مطابق ہو پھر بھی قبول کرنا واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی سفر حج میں خدمت کرنے کا اجیر بنے اور اس اجرت سے مستطیع ہو جائے تو اُس پر حج واجب ہوگا۔

مسئلہ ۳۲: اگر کوئی حج نیابتی بجالانے میں اجیر بنے اور مال اُجرت مصارف اُجرت سے دوگنا زیادہ ملے اور وہ اُس زائد مال سے خود بھی مستطیع ہو جائے تو اگر حج نیابتی اُسی سال بجالانے کے ساتھ مقید ہو تو واجب ہے کہ اُسی سال حج نیابتی بجالائے اور زائد رقم اگر آئندہ سال تک موجود ہو تو دوسرے سال اپنا حج بجالانا اُس پر واجب ہے۔ پس اگر زائد رقم دوسرے سال سے پہلے خرچ کر بیٹھے تو حج واجب نہیں۔ ہاں اگر حج نیابتی پہلے سال کے ساتھ مقید نہ ہو یعنی مال دینے والا یوں کہے کہ یہ رقم تجھے دے رہا ہوں تاکہ کسی سال فلاں کی نیابت میں تم حج بجالانا تو اس صورت میں اپنا حج مقدم کرے گا اور بعد میں بطور نائب بن کر حج پر جائے گا۔

مسئلہ ۳۳: اگر کوئی موسم حج میں اتنا مال قرضہ لے جو مصارف حج

کے لیے کافی ہو اور حج کے بعد قرضہ ادا کرنے پر قادر ہو تو ایسی صورت میں حج اُس پر واجب ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۴:۔ اگر کوئی اتنا مال رکھتا ہو جو مصارفِ حج کے لئے کافی ہو اور اس پر قرضہ بھی ہو لیکن موجودہ مال حج پر خرچ کرنا ادائے قرضہ کے منافی نہ ہو تو حج بجا لانا واجب ہے اور اگر ادائے قرضہ کے منافی ہو تو حج واجب نہ ہوگا۔ اس میں فرق نہیں ہے کہ قرضہ ادا کرنے کی مدت حالاً ہو یا مؤجلاً اور فرق نہیں ہے کہ قرضہ اس کے حاصل کرنے سے پہلے ہو یا بعد میں ہو۔

مسئلہ ۳۵:۔ اگر کسی کے پاس کچھ مقدار مال موجود ہو اور خمس و زکوٰۃ بھی اُس نے دینا ہو تو اگر وہ خمس و زکوٰۃ ادا کرے تو باقی مال مصارف حج کے لئے کافی نہ ہو تو اس صورت میں خمس و زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے اور حج واجب نہیں ہوگا اور فرق نہیں ہے کہ خمس و زکوٰۃ اسی مال سے تعلق رکھتا ہو یا پہلے سے اُس کے ذمہ میں ہو۔

مسئلہ ۳۶:۔ اگر کسی پر حج واجب ہو اور خمس و زکوٰۃ یا ان کے علاوہ حقوقِ واجبہ اُس کے ذمہ میں ہوں تو اُس پر واجب ہے کہ حقوقِ واجبہ فوراً ادا کرے اور سفرِ حج کے لئے حقوقِ واجبہ میں تاخیر کرنی جائز نہیں ہے۔ اور اگر لباسِ طواف و ثمنِ قربانی ایسے مال سے

خریدے گئے ہوں جس مال سے خمس و زکواۃ تعلق پکڑ چکے تھے تو اس کا حج صحیح نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۳۷: اگر کسی کے پاس کچھ مقدار مال ہو لیکن اس کو علم نہ ہو کہ یہ مال سفر حج کے لئے کافی ہے یا نہیں تو اس صورت میں حج واجب نہ ہوگا اور نہ اُس پر تفحص کرنا واجب ہے اگرچہ تفحص احوط ہے۔

مسئلہ ۳۸: اگر کسی کا مال کسی دوسرے مقام پر موجود ہو اور فقط وہی مال مصارف حج کے لئے کافی ہو ـــــ یا اُس غائب مال اور اپنے پاس موجود مال کو ملانے سے مصارفِ حج پورے ہو جائیں لیکن اس غائب میں تصرف کا امکان نہ ہو اور وکیل کے ذریعہ کہ وکیل مال غائب بیچ ڈالے یہ بھی ممکن نہ ہو تو حج واجب نہیں ہوگا۔ ہاں اگر تصرف کا امکان ہو تو پھر حج واجب ہوگا۔

مسئلہ ۳۹: اگر کسی کا مال مصارفِ حج کے لئے کافی ہو تو حج واجب ہے اور اس مال کو استطاعت سے خارج ہونے کے لئے خرچ کرنا جائز نہیں ہے جب کہ خرچ کے بعد اس کو پورا نہ کرسکے اور فرق نہیں ہے کہ تمکن مسیر کے بعد تصرف کرے یا اُس سے قبل تصرف کرے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اشہر حج سے پہلے بھی اُس مال میں تصرف نہیں کرسکتا۔ ہاں

اگر اُس مال کو بیچ ڈالے یا ہبہ کر دے یا آزاد کرے یا اس کے علاوہ کوئی تصرف کرے تو اس کا تصرف صحیح ہوگا اگرچہ استطاعت فوت کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۶۹:۔ حسب الظاہر سفرِ حج میں زاد و راحلہ کا حاجی کی ملکیت میں ہونا معتبر نہیں ہے پس اگر کسی کے ہاں مال جائز التصرف ہو تو اگر وہ مال مصارفِ حج کے لئے کافی ہو اور باقی شرائط بھی موجود ہوں تو اس پر حج واجب ہے۔

مسئلہ ۷۰:۔ جیسے کہ وجوبِ حج کے لئے زاد و راحلہ موجود ہونا معتبر ہے۔ اسی طرح اتمام اعمال تک اُن دونوں کا باقی رہنا معتبر ہے بلکہ وطن تک واپسی کے لئے موجود ہونا معتبر ہے۔ پس اگر مال اپنے شہر یا اثناء طریق میں تلف ہو جائے تو حج اس پر واجب نہیں ہے اور کشف ہوگا کہ ابتداء ہی سے مستطیع نہیں ہوا تھا مثلاً جب اس کے لئے قرضہ قہری ثابت ہو جائے جیسے کہ اُس نے کسی کا مال بطور خطاء تلف کیا ہو اور اس کا بدل دینا ممکن نہ ہو جب کہ موجود مال کو حج پر خرچ کر دے۔ ہاں اگر کسی کا مال عمداً تلف کرے تو حج ساقط نہیں ہوگا بلکہ حج اس کے ذمہ مستقر ہو جائے گا۔ اور حج بجالانا اُس پر واجب ہوگا۔ البتہ جو مال برائے زندگانی خود رکھا ہوا ہو اور اپنے شہر میں تلف ہو جائے تو یہ کاشف

نہیں ہوگا کہ شروع سے ہی سے مستطیع نہ تھا بلکہ حج بجالانا کافی ہوگا اور آئندہ کبھی بھی حج واجب نہ ہوگا مگر نذر وغیرہ سے

مسئلہ ۴۲:- اگر مال مصارف حج کے لئے کافی ہو لیکن مالک کا عقیدہ ہو کہ کافی نہیں ہے یا غافل ہو یا اصلاً وجوب حج سے غافل تھا اور غفلت بھی عذر کی وجہ سے ہو تو حج واجب نہیں ہوگا لیکن اگر شک رکھتا ہو یا غافل از وجوب حج ہو اور غفلت تقصیری ہو پھر علم ہوجائے یا مال تلف ہونے کے بعد یاد آجائے اور اب حج کا امکان نہ ہو تو علی الظاہر وجوب حج مستقر ہوجائے گا۔ پھر جب ہی مال موجود ہو اور باقی شرائط حج بھی پائی جائیں تو حج آئندہ بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۳:- جیسے کہ اپنے زاد وراحلہ کی موجودگی میں حج واجب ہے۔ اسی طرح بذل کے ذریعہ بھی حج واجب ہوجاتا ہے اور بذل میں فرق نہیں ہے کہ ایک آدمی دینے والا ہو یا کئی ہوں یعنی وہ لوگ جب تمام مصارف حج کے کفیل بن جائیں تو حج واجب ہوجاتا ہے اور فرق نہیں ہے دینے والے مال کو مباح کریں یا تملیک کردیں یا عین مال یا اس کی قیمت ادا کریں۔

مسئلہ ۴۴:- اگر مرنے والا زید کے لئے مال کی وصیت کرے کہ اس سے حج بجالائے جب کہ وہ مال تمام مصارف حج کے لئے کافی

ہو تو زید پر حج بجالانا واجب ہوگا اور اسی طرح ہے کہ اگر کوئی مال کو حج کے لئے وقف کرے یا نذر کرے یا وصیت کرے اور متولی وقف یا ناظر یا وصی اس مال کو کسی کے لئے بذل کر دیں تو اُس کا حج بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۵:۔ رجوع بکفایت جس کا معنی پہلے گذر چکا ہے استطاعت بذلی میں شرط نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی کے ہاں کچھ مال ہو اور مصارفِ حج سے کمتر ہو اور باقیماندہ کوئی اور بذل کر دے تو اس تتمہ کا قبول کرنا واجب ہے لیکن اس میں رجوع بکفایت معتبر ہے۔

مسئلہ ۴۶:۔ اگر کوئی کسی کو مال بطور ہبہ دے اور کہے کہ حج بجا لاؤ تو ہبہ قبول کرنا واجب ہے۔ ہاں اگر صاحبِ مال اُسے اختیار دے کہ یہ مال بطور ہبہ تجھے دے رہا ہوں آگے تیری مرضی حج کر دیا نہ یا مال ہبہ کرے لیکن حج کا ذکر نہ کرے نہ تعیناً دعۃً تخییراً تو اس صورت میں ہبہ قبول کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۷:۔ قرض استطاعت بذلی سے مانع نہیں ہوتا ہاں اگر قرض کی مدت تمام ہو چکی اور طلب گار بھی مطالبہ کرے اور دینے والا اگر حج نہ کرے تو ادا کرنے پر متمکن ہوگا تو حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۸:۔ اگر کوئی اپنا مال چند اشخاص کے سپرد کرے اور

کہے کہ تم میں سے کوئی ایک حج بجالائے۔ چنانچہ ایک شخص سبقت کرتے ہوئے مال کو قبض کرے تو دوسروں کی تکلیف ساقط ہو جائے گی و اگر سب نے ترک کر دیا ہو حالانکہ ہر ایک اُن میں سے قبض کر سکتا تھا تو حج سب پر واجب و مستقر ہوگا۔

مسئلہ ۴۹:۔ بذل کے ذریعہ وہی قسم حج واجب ہوگا جو مبذول لہٗ کا وظیفہ ہو۔ پس اگر مبذول لہٗ کا وظیفہ حج تمتع ہو اور مصارف حج قران یا افراد اُسے بذل کئے جائیں تو قبول کرنا اُس پر واجب نہیں ہے یا بالعکس یعنی کسی کا وظیفہ حج قران یا افراد ہو اور اُسے حج تمتع بذل کی جائے تو اس صورت میں بھی قبول کرنا واجب نہیں ہے اور اسی طرح کہ جو حجۃ الاسلام بجالا چکا ہو تو اب بذل کا قبول کرنا اُس پر واجب نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی مستطیع ہو اور حج پر نہ جائے اور بعد میں تنگ دست ہو جائے اور مصارف حج نہ رکھتا ہو۔ اگر اُسے بذل کیا جائے تو قبول کرنا واجب ہے و نیز اگر کسی پر نذر وغیرہ کے ذریعہ سے واجب ہو لیکن تمکن نہ رکھتا ہو تو اس پر بذل قبول کرنا بھی واجب ہے۔

مسئلہ ۵۰:۔ اگر کسی کو مصارفِ حج بذل کئے جائیں اور اثنا راہ وہ مال تلف ہو جائے تو وجوبِ حج ساقط ہو جائے گا۔ ہاں اگر اس کے علاوہ بھی مال موجود ہو جس سے آگے سفر کر سکتا ہو تو اُس پر واجب ہے

کرآگے چلے اور حج بجالائے تو یہ حج حجۃ الاسلام سے مجزی ہوگا۔ ہاں اس طرح حج کا وجوب مشروط ہے کہ واپسی پر قدر کفایت کوئی چیز رکھتا ہو اور اگر واپسی پر ادارہ خانگی کے لیئے کوئی چیز نہ بچے تو اس صورت میں آگے سفر کرنا اور حج بجالانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۱:۔ حج بذلی میں نقدی معتبر نہیں ہے بلکہ اگر کوئی کسی کو وکیل کرے کہ میری طرف سے کہیں قرض کرلو اور حج پر جاؤ بعداً میں قرض ادا کروں گا تو دریں صورت حج واجب ہوگا۔

مسئلہ ۵۲:۔ ظاہراً قربانی کی قیمت بھی باذل پر واجب ہے پس اگر مصارف حج دے اور قربانی کے لئے کچھ نہ دے تو مبذول لہٗ پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر خود مبذول لہٗ قربانی خریدنے پر اپنے مال سے قادر نہ ہو۔ ہاں اگر قربانی خریدنے سے مالی ناراحتی پیدا ہو تو بذل قبول کرنا واجب نہیں ہے۔ البتہ اگر سفر حج میں کوئی کفارہ واجب ہوجائے تو ظاہراً قبول کرنے والے پر واجب ہے۔

مسئلہ ۵۳:۔ حج بذلی حجۃ الاسلام سے کفایت کرتی ہے۔ اگر مبذول لہٗ اس حج کے بعد کبھی صاحب استطاعت ہو تو دوبارہ حج اس پر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۴:۔ رقم بذل کرنے والا اپنی رقم واپس لے سکتا ہے

چاہے رقم قبول کرنے والے نے ابھی احرام نہ باندھا ہو یا احرام کے بعد رجوع کرے لیکن اگر احرام کے بعد رجوع کرے تو قبول کرنے والے پر واجب ہے کہ تمام اعمال حج بجالائے۔ اور باذل ضامن ہوگا کہ اعمال حج تمام ہونے تک اس کا جو خرچہ ہو اُسے ادا کرے۔ چنانچہ در اثنار راہ باذل اپنا مال واپس لے لے تو اُس کی واپسی کا خرچہ باذل کو دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۵۵ :۔ اگر کسی کو زکوٰۃ کے سہم سبیل اللہ میں مال دے کر کہا جائے کہ اسے حج پر صرف کرو تو اس پر حج بجالانا واجب ہے ہاں اگر کسی کو سہم سادات کا خمس یا سہم فقراء میں سے زکوٰۃ دی جائے اور شرط لگائی جائے کہ اس کو حج پر خرچ کرو تو ایسی شرط صحیح نہیں اور نہ ہی حج واجب ہے۔

مسئلہ ۵۶ :۔ اگر کسی کو مال دیا جائے اور وہ اُس مال سے حج بجالائے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ مال غصبی تھا تو وہ حج حجۃ الاسلام سے کافی نہیں ہوگا اور اُس مال کا مالک حق رکھتا ہے کہ مال دینے والے یا لینے والے سے اپنے مال کا مطالبہ کرے لیکن اگر لینے والے سے رجوع کیا تو وہ دینے والے سے رجوع کرے گا جب کہ مال غصبی ہونے کا اُسے علم نہ ہو ہاں اگر پہلے سے علم تھا تو اب وہ رجوع کا حق نہیں رکھتا۔

مسئلہ ۵۷:۔ اگر کوئی بدونِ استطاعت یا کسی اور کے لئے تبرعاً یا بطور اجارہ حج بجالائے تو ایسی صورت میں اُس کا حج حجۃ الاسلام سے کفایت نہیں کرے گا۔ پس جب ہی مستطیع ہو تو حج بجالانا واجب ہے

مسئلہ ۵۸:۔ اگر کسی کا عقیدہ ہو کہ میں مستطیع نہیں ہوں لیکن بطور استحباب حج بجالائے اور قصد اطاعت امر الٰہی فعل کیا ہو اور بعد میں معلوم ہو کہ مستطیع تھا تو وہ حج کافی ہے دوبارہ حج بجالانے کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۵۹:۔ اگر عورت مستطیع ہو تو اس پر حج بجالانا واجب ہے اگرچہ شوہر اذن دے یا نہ دے۔ یعنی اذن شوہر وجوب حج میں شرط نہیں ہے اور نہ ہی شوہر منع کر سکتا ہے۔ ہاں اگر حج کا وقت وسیع ہو تو عورت کو روک سکتا ہے تاکہ اوّلین قافلے کے ساتھ روانہ کرے۔ نیز جس عورت کو طلاق رجعی مل جائے اور ابھی عدہ ختم نہ ہوا ہو تو وہ شوہر دار عورت کے حکم میں ہوگی۔

مسئلہ ۶۰:۔ اگر عورت مستطیع ہو تو سفر حج کے لئے محرم کا ہمراہ ہونا شرط نہیں ہے جب کہ ہر لحاظ سے مامون و مطمئن ہو۔ ہاں اگر مامون نہ ہو بلکہ سفر میں خائف ہو تو محرم کا ساتھ ہونا لازم ہے۔ اگرچہ محرم کو اجرت پر لے جانا پڑے جب کہ اجرت دینے پر تمکن ہو ورنہ

حج واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۶۱:۔ اگر کوئی نذر کرے کہ ہر سال عرفہ کے دن حضرت سید الشہداء علیہ السلام کی زیارت کربلا میں کروں گا اور نذر کے بعد مستطیع ہو جائے تو نذر منحل ہوگی اور حج بجالانا واجب ہوگا۔ ہر وہ نذر جو حج سے مزاحم ہو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ ۶۲:۔ اگر مستطیع خود حج بجالانے پر توانائی رکھتا ہو تو خود حج پر جائے۔ چنانچہ کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے تبرعاً یا اجرت پر حج بجالائے تو کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۳:۔ اگر کسی کے ذمہ حج مستقر ہو اور بیماری یا پیری یا کسی اور وجہ سے حج پر نہ جا سکتا ہو یا حج پر جانے سے مشقت و حرج محسوس کرے اور توانائی کی امید بھی نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسی کو اپنا نائب بنا کر بھیجے۔ اسی طرح جو شخص ثروت مند تو ہے لیکن اعمالِ حج کو مباشرۃً بجالانے پر قادر نہ ہو یا زیادہ دشواری و مشقت ہو تو وہ بھی کسی کو نائب بنائے اور نائب کو فوری بھیجنا واجب ہے تاخیر جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۴:۔ اگر مستطیع حج بجالانے پر قادر نہ ہو اور نائب اس کی طرف سے حج بجالائے اور منوب عنہ اسی حالت میں مر جائے تو حج نائب کافی ہے اگرچہ حج اس کے ذمہ میں مستقر تھا۔ ہاں اگر اتفاقاً مرنے سے قبل

عُذر برطرف ہوجائے تو احوط یہ ہے کہ درصورت تمکن خود حج بجالائے اور اگر نائب کے محرم ہونے کے بعد اس کا عذر برطرف ہوجائے تو منوب عنہ پر واجب ہے کہ خود حج بجالائے اور نائب پر عمل حج مکمل کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۵۔ اگر کوئی خود حج بجالانے پر قادر نہ ہو اور نائب بنانے کا تمکن بھی نہ ہو تو اُس سے وجوب حج ساقط ہوجائے گا۔ ہاں اگر حج اُس پر مستقر ہو تو اُس کے مرنے کے بعد حج بطور قضاء واجب ہے اور اگر مستقر نہ ہو تو واجب نہیں ہے چنانچہ نائب بھیجنے پر تمکن تھا اور نائب نہ بھیجا ہو اور فوت ہوجائے تو اس کی طرف سے بطور قضاء بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۶۶۔ اگر کسی پر استنابت واجب ہو اور نائب نہ بنائے اور کوئی دوسرا شخص تبرعاً اُس کی طرف سے حج بجالائے تو کافی نہیں ہے بلکہ نائب بھیجنا اس پر واجب ہوگا۔

مسئلہ ۶۷۔ میقات سے نائب بنالینا کافی ہے اپنے شہر سے نائب بنانا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۸۔ اگر حج کسی کے ذمہ مستقر ہو اور احرام کے بعد حدودِ حرم میں فوت ہوجائے تو یہ حجۃ الاسلام سے کافی ہے۔ چاہے اُس کا حج تمتع ہو یا حج قران و افراد ہو۔ اگر وہ اثناء عمرہ تمتع میں فوت ہوجائے

تو بھی کافی ہے اور اس کی قضاء واجب نہیں اور اگر اس سے پہلے فوت ہو جائے تو قضا واجب ہے اگرچہ احرام کے بعد اور دخولِ حرم سے قبل ہو یا بعد از دخولِ حرم اور بدونِ احرام ہو اور ظاہراً یہ حکم حجۃ الاسلام کے ساتھ مختص ہے لہٰذا نذر والی حج یا بلا فساد حج کی بناء پر واجب ہو تو دریں صورت مر جائے تو مذکورہ حکم جاری نہ ہوگا۔ بلکہ عمرہ مفردہ میں بھی یہ حکم جاری نہیں ہوگا یعنی ان میں سے کسی کے کافی ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔ پس جو شخص سالِ استطاعت میں احرام کے بعد حدودِ حرم میں مر جائے تو اُس کا حج حجۃ الاسلام سے کفایت کرے گا۔ ہاں اگر حرم میں داخل ہونے سے قبل مر جائے تو ظاہراً اس کی طرف سے قضاء واجب ہے۔

مسئلہ ۶۹۔ جب کافر مستطیع اسلام قبول کرلے تو اُس پر حج واجب ہے۔ ہاں اگر استطاعت زائل ہونے کے بعد مسلمان ہو تو حج واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۰۔ مُرتد پر حج واجب ہے لیکن ارتداد کی حالت میں حج صحیح نہیں ہوگا ہاں اگر توبہ کرلے تو اس کا حج صحیح ہوگا اگرچہ بناء بر اقویٰ اس کا ارتداد فطری ہی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۷۱۔ اگر کوئی سنی المذہب حج بجالائے اور پھر شیعہ ہو جائے تو دوبارہ اس پر حج واجب نہیں ہے جب کہ اپنے مذہب کے مطابق وہ حج صحیح بجالایا تھا۔ اگرچہ مذہب تشیع میں صحیح نہ ہو۔

مسئلہ ۲: جب کسی پر حج واجب ہو اور عمداً نہ بجا لائے اور استطاعت بھی زائل ہو جائے۔ تو جیسے بھی ہو حج بجا لانا اُس پر واجب ہے اور بذریعہ گداگری ہو ہاں جب کہ حدِ عُسر و حرج تک نہ پہنچے اور اگر فوت ہو جائے تو اُس کے ترکہ سے قضاء واجب ہے اور بہتر غالباً کوئی بجا لائے تو بھی کافی ہے۔

وصیّتِ حج

مسئلہ ۳: اگر مرنے والے کے ذمّہ حجۃ الاسلام ہو تو اس پر واجب ہے کہ وصیّت کرے کہ میری طرف سے حج بجا لایا جائے اور مرنے کے بعد اس کے اصل ترکہ سے مصارفِ حج دیئے جائیں گے اگرچہ وصیت نہ بھی کی ہو۔ نیز اُس کے اصل ترکہ سے مصارف لیئے جائیں گے جب کہ وصیت میں ثُلث ترکہ سے مقید نہ کرے۔ ہاں اگر وصیت میں ثُلث ترکہ سے مقید کرے اور ثُلث مال مصارفِ حج کے لیئے کافی ہو تو ثُلث مال ہی سے حج کرایا جائے گا اور باقی تمام وصیت کردہ اشیاء سے حج مقدم ہوگا اور اگر ثُلث مال کافی نہ ہو تو واجب ہے کہ اصل ترکہ سے کمی کی تکمیل کی جائے۔

مسئلہ ۷۴:- اگر کوئی مرجائے اور حجۃ الاسلام اُس کے ذمّہ میں ہو اور کسی شخص کے پاس اس کی امانت ہو اور وہ شخص احتمال دے کہ اگر امانت اُس کے ورثہ کو دی جائے تو وہ مرنے والے کا حج نہیں کرائیں گے تو اس شخص پر واجب ہے کہ خود اس کی طرف سے حج بجالائے اور امانت کو مصارفِ حج میں صرف کرے۔ اگر کوئی چیز بچ جائے تو وارثان کو واپس کردے نیز فرق نہیں ہے کہ صاحبِ امانت خود اُس کا حج بجالائے یا کسی دوسرے آدمی کو اجیر بناکر اس کا حج کرائے۔ نیز امانت کے حکم میں ہے اگر مرنے والے کا مال عاریۃً یا اجارہ یا غصب وطلب وغیرہ کسی کے پاس ہو

مسئلہ ۷۵:- اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو اور مقروض بھی ہو بلکہ خمس وزکواۃ اُس کے ذمّہ میں ہو اور اُس کا ترکہ ان تمام اشیاء کے لئے کافی نہ ہو اور جس مال سے خمس وزکواۃ کا تعلق ہو وہ موجود ہو تو خمس وزکواۃ ادا کیا جائے اور اگر خمس وزکواۃ اس کے ذمّہ میں ہو تو حج مقدم ہوگا جیسے کہ دیگر قرض سے بھی حج مقدم ہوگا۔

مسئلہ ۷۶:- اگر مرنے والے کے ذمّہ حجۃ الاسلام ہو تو ورثہ جب تک حج کے مصارف جُدا نہ کرلیں۔ اس کے ترکہ میں تصرف نہیں کرسکتے۔ چاہے حج کا خرچہ ترکہ کے برابر ہو یا کمتر ہو بنا بر احتیاط ہاں اگر ترکہ بہت زیادہ ہو اور ورثہ حج کرانے کے ملتزم ہوں کہ ہم حج ضرور کرائیں گے تو اس

صورت میں تصرف درمال کر سکتے ہیں اور یہی حکم ہے جب کہ مرنے والے پر قرضہ ہو۔

مسئلہ ۷۷:۔ اگر مرنے والے کے ذمہ حج تھا اور اس کا ترکہ مصارف حج کے لئے کافی نہ ہو تو اگر خمس و زکوٰۃ کا مقروض تھا تو واجب ہے کہ ترکہ خمس و زکوٰۃ میں خرچ کیا جائے۔ اور اگر مقروض نہ تھا تو ترکہ ورثہ کو ملے گا اور ورثہ پر واجب نہیں ہے کہ مصارف حج کی کمی کی اپنے مال سے تکمیل کریں۔

مسئلہ ۷۸:۔ اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو تو اُس کے لئے اپنے شہر سے نائب بناکر بھیجنا واجب نہیں ہے بلکہ مکہ معظمہ سے جو میقات زیادہ نزدیک ہو وہاں سے اُس کے لئے نائب بنا لینا کافی ہے۔ ہاں بنا بر احوط و اولیٰ اگر مالیت میں گنجائش ہو تو شہر ہی سے نائب بھیجا جائے ہاں اگر اُجرت شہری میقات سے زیادہ ہو تو ورثہ صغار پر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۷۹:۔ اگر مرنے والے کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو تو اُسی سال نائب بھیجنا واجب ہے اور اگر اُسی سال میقات سے نائب بنا ناممکن نہ ہو تو لازم ہے کہ شہر سے نائب بھیجا جائے اور نائب کا خرچہ اصل ترکہ سے لیا جائے گا اگرچہ معلوم ہو کہ آئندہ سال میقات سے نائب بنا ناممکن ہوگا

مسئلہ ۵۹ :۔ اگر مرنے والے کے ذمّہ حجۃ الاسلام ہو اور نائب معمول سے زیادہ مصرف پر ہی ملنا ممکن ہو تو زیادہ رقم دے کر نائب بنانا واجب ہے اور خرچہ اصل ترکہ سے لیا جائے گا اور برائے صرفہ جوئی دوسرے سال تک وورثہ کے لئے تاخیر جائز نہیں ہے۔ اگرچہ ورثہ میں نابالغ بچے بھی شامل ہوں۔

مسئلہ ۶۰ :۔ اگر مرنے والے کے کچھ ورثہ اقرار کریں کہ حجۃ الاسلام متوفّیٰ کے ذمّہ تھا اور دوسرے ورثہ منکر ہوں تو اقرار کرنے والوں کے ذمّہ اپنے حصّہ سے زائد رقم واجب نہیں ہے۔ چنانچہ اُن کے حصّے والی رقم یا کسی متبرّع کی مدد سے مصارفِ حج کافی ہو جائیں تو نائب بنانا واجب ہے اور اگر کسی وجہ سے بھی حج کا خرچہ کفایت نہ کرے تو نائب بنانا واجب نہیں ہے اور اقرار کرنے والوں پر تکمیلِ خرچہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ ۶۱ :۔ اگر مرنے والے کے لئے کوئی شخص تبرعاً حج بجالائے تو ورثہ پر واجب نہیں ہے کہ اسی کے لئے نائب بنائیں بلکہ مقدارِ مصرف حج بھی ورثہ پر تقسیم ہوگا۔ ہاں اگر مرنے والا ثلث ترکہ سے حج کرانے کی وصیت کرے اور کوئی تبرعاً اس کی طرف سے حج بجالائے تو اس صورت میں ثلث مال جو حج کے لئے کافی تھا۔ وہ ورثہ پر تقسیم نہیں ہوگا۔ بلکہ کارِ خیر میں بطورِ صدقہ خرچ کیا جائے گا۔

مسئلہ ۸۳ :- اگر مرنے والا اپنے شہر سے نائب بنانے کی وصیت کرے تو ایسا کرنا واجب ہے۔ ہاں اگر میقاتی اُجرت سے شہری خرچہ زائد ہو تو ثلث ترکہ سے لیا جائے گا۔ چنانچہ فقط حج بجالانے کی وصیت کرے اور کچھ معین نہ کرے تو میقات سے نائب بنانا کافی ہے مگر شہر سے نائب بنانے پر کوئی قرینہ دلالت کرے۔ مثلاً اتنی مقدار مال حج کے لئے معین کرے جو حج بلدی کے لئے کافی ہو۔

مسئلہ ۸۴ :- اگر مرنے والا حج بلدی کی وصیت کرے لیکن وصی یا وارث کسی کو میقات سے اس کا نائب بنائے جب کہ مال میت سے نائب کو خرچہ دیا جائے تو اجارہ باطل ہو گا لیکن میت کی نیت سے نائب کے حج بجالانے سے میت کا ذمہ بری ہو جائے گا۔

مسئلہ ۸۵ :- اگر کوئی اہل کراچی مرتے وقت یوں وصیت کرے کہ میرے حج بلدی کے لئے لاہور سے نائب بھیجا جائے تو ایسی وصیت پر عمل کرنا واجب ہے لیکن اس صورت میں حج میقاتی سے زائد خرچہ نائب کو میت کے ثلث مال سے دیا جائے گا۔

مسئلہ ۸۶ :- اگر کوئی وصیت کر جائے کہ میری حجۃ الاسلام کے لئے نائب بھیجا جائے اور اُجرت بھی معین کرے تو اس کی وصیت پر عمل کرنا واجب ہے اور خرچہ اصل مال میت سے لیا جائے گا جبکہ تعیین شدہ رقم اُجرۃ المثل

سے زائد نہ ہو اور اگر زائد ہو تو زیادتی اس کے ثلث مال سے لی جائے گی۔

مسئلہ ۸۷:۔ اگر کوئی حج کے لیے مال معین کی وصیت کر جائے اور وصی کو علم ہو کہ اُس مال میں خمس و زکوٰۃ تعلق رکھتے ہیں، تو پہلے اس مال سے خمس و زکوٰۃ دیا جائے گا اور مابقی حج پر خرچ کیا جائے گا۔ چنانچہ باقی ماندہ مال حج کے لیے کافی نہ ہو تو لازم ہے کہ اُس کے اصل ترکہ سے خرچ حج پورا کیا جائیگا جب کہ میت کا حج حجۃ الاسلام ہو اور اگر حجۃ الاسلام نہ ہو تو باقی ماندہ مال بکر کارِ خیر میں خرچ کیا جائے گا۔

مسئلہ ۸۸:۔ اگر میت کی وصیت یا غیر وصیت یعنی کسی وجہ سے حج کے لیے نائب بنانا واجب ہو اور جس پر نائب بنانا لازم تھا۔ وہ تساہل کرے اور معین شدہ مال تلف ہو جائے تو وہ ضامن ہوگا۔ اور مسئول پر واجب ہے کہ اپنے ہی مال سے نائب بنا کر میت کی حج کے لیے بھیجے۔

مسئلہ ۸۹:۔ جب کہ میت کے ذمہ ثبوت اور استقرار حج معلوم ہو لیکن اُس کا حج بجالانا مشکوک ہو تو میت کی طرف سے حج بجالانا واجب ہے اور خرچہ اس کے اصل ترکہ سے لیا جائے گا۔

مسئلہ ۹۰:۔ فقط نائب بنانے سے میت بری الذمہ نہیں ہوگا پس اگر معلوم ہو جائے کہ نائب از جہت عذر یا بغیر عذر حج نہیں بجالایا تو واجب ہے کہ دوبارہ نائب بنایا جائے اور خرچہ میت کے اصل

ترکہ سے لیا جائے گا اور اگر پہلی اُجرت بھی مالِ میت سے لی گئی ہو تو اگر ممکن ہو تو پہلے نائب سے اُجرت واپس لینا لازم ہے۔

مسئلہ ۹۱:۔ اگر حج کے لئے کئی اجیر خواہش مند ہوں تو جو کمتر اُجرت لینے پر آمادہ ہو تو اُسے نائب بنایا جائے۔ بنا بر احوط جب کہ اُجرت خود مالِ میت سے لی جائے: اگرچہ مالِ میت کے مناسب از حیثیت فضیلت و شرف نائب بنایا جائے بنا بر اظہر پس اس صورت میں بیشتر مبلغ بھی دیا جاسکتا ہے۔

مسئلہ ۹۲:۔ اجیر بلدی یا میقاتی بنانا تقلید یا اجتہاد وارث کے تابع ہے نہ کہ خود میت چنانچہ عقیدۂ میت وجوب حج بلدی تھا لیکن وارث جواز حج میقاتی تو وارث پر واجب نہیں ہے کہ بلد میت سے نائب بنا کر حج کرائے بلکہ حج میقاتی کافی ہوگا۔

مسئلہ ۹۳:۔ اگر میت کے ذمہ حجۃ الاسلام ہو تو کچھ ترکہ چھوڑ کر نہ جائے تو وارث پر واجب نہیں ہے کہ اُس کا حج کرائے ہاں مستحب ضرور ہے۔

مسئلہ ۹۴:۔ اگر میت حج کی وصیت کر جائے اور معلوم ہو جائے کہ اُس کا حج حجۃ الاسلام ہے تو لازم ہے کہ اُس کے اصل ترکہ سے حج کرایا جائے مگر خود میت تعین کر جائے کہ مصرف حج میرے ثلث

ترکہ سے لیا جائے۔ تو ثلث ترکہ سے ہی لینا واجب ہے اور اگر معلوم ہو جائے کہ میت کا حج حجۃ الاسلام نہیں ہے یا شک ہو تو مصارف اس کے ثلث ترکہ سے لئے جائیں گے۔

مسئلہ ۹۵:۔ اگر کسی خاص آدمی کی وصیت کر جائے کہ فلاں کو میرے حج کا نائب بنایا جائے تو اس کی وصیت پر عمل کرنا لازم ہے۔ پس اگر وہ شخص کمتر مبلغ پر راضی نہ ہو اور بیشتر از مقدار متعارف مبلغ پر راضی ہو تو مقدار زیادی میت کے ثلث ترکہ سے لی جائے گی اور اگر ممکن نہ ہو تو کسی اور کو مقدار متعارف دے کر اجیر بنایا جائے۔

مسئلہ ۹۶:۔ اگر حج کی وصیت کر جائے اور اجرت بھی تعین کرے لیکن چونکہ اجرت مقدار متعارف سے کمتر ہو کہ کوئی بھی لینے کی رغبت نہ رکھتا ہو اس صورت میں اگر اس کا حج حجۃ الاسلام ہو تو لازم ہے کہ باقی خرچہ اس ترکہ سے لیکر نائب بنایا جائے اور اگر حجۃ الاسلام نہ ہو تو وصیت باطل ہے اور میت کی تعین شدہ رقم دیگر کار خیر میں خرچ کی جائے گی۔

مسئلہ ۹۷:۔ اگر کوئی اپنا مکان فروخت کر دے اور مشتری کے ساتھ شرط کرے کہ مکان کی قیمت تیرے پاس رہے کہ میرے مرنے کے بعد اس مبلغ سے میرا حج بجالانا تو اس کے مرنے کے بعد وہ مبلغ اس کے ترکہ میں شامل ہوگا اب دیکھا جائے گا کہ اگر اس کا حج حجۃ الاسلام ہو تو شرط

مذکورہ پر عمل کرنا لازم ہے یعنی قیمت مکان کو حج پر خرچ کیا جائے گا جب کہ مکان کی قیمت بیشتر از مقدار متعارف نہ ہو اور اگر مقدار متعارف سے زائد ہو تو مقدار متعارف اصل ترکہ اور مازاد ثلث ترکہ سے لیا جائے گا اور اگر حج حجۃ الاسلام نہ ہو تو پھر بھی شرط لازم ہے۔ اور حج کے تمام مصارف ثلث ترکہ سے لئے جائیں گے۔ چنانچہ اگر ثلث ترکہ مصارف حج سے کم ہو تو شرط مذکور زائد ثلث پر لازم نہیں ہے۔

مسئلہ ۹۹۔ اگر کوئی اپنے مکان کی کسی سے مصالحت کرے بشرط آنکہ اُس کے مرنے کے بعد اس کا حج بجا لائے تو ایسی شرط صحیح اور لازم ہے اور وہ مکان شرط کرنے والے کی ملکیت سے خارج ہو جائے گا اور اُس کے ترکہ میں حساب نہیں ہوگا۔ اگرچہ میت کا حج مستحبی ہی کیوں نہ ہو اور حکم وصیت اس مکان کو شامل نہیں ہوگا۔ اور اسی طرح ہے کہ اگر صاحب مکان کسی کو تملیک کرے بشرطیکہ آنکہ اُس کے مرنے کے بعد اُسے فروخت کرکے اس کی قیمت سے اس کا حج بجا لائے تو ایسا صحیح اور لازم ہوگا اگرچہ حج مستحبی ہو اور اس مکان میں ورثا کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور اگر قبول کرنے والا اُس شرط کے خلاف کرے تو ورثہ اُس معاملہ کو توڑ نہیں سکتے اور نہ ہی خیار جو کہ حق میت ہے ساقط کر سکتے ہیں اور اس کا حق حاکم شرع کی طرف منتقل ہو جائے گا اور فسخ کرنے کے بعد

مکان کی قیمت مشروط چیز پر خرچ کی جائے گی اور اگر مصارف حج سے
کوئی چیز بچ جائے تو دیگر خیرات و مبرات پر صرف ہو گی۔

مسئلہ ۹۹۔ اگر کسی کا وصی مر جائے اور معلوم نہ ہو سکے کہ اس
نے مرنے سے پہلے مُوصی کی حج کے لئے نائب بنایا تھا یا نہیں اور مُوصی
کا حج بھی حجۃ الاسلام ہو تو واجب ہے کہ مُوصی کے اصل ترکہ سے نائب
بھیجا جائے گا اور اگر حجۃ الاسلام نہ ہو تو اُس کے ثلث ترکہ سے اجیر کو دیا جائے
گا اور جو مال حج کے لئے وصی نے قبض کیا تھا وہ اگر موجود ہو تو واپس لیا جائے
گا۔ چنانچہ اگر احتمال ہو کہ وصی نے اپنے مال سے اس کا نائب بنایا ہو اور
بعد میں مُوصی کے مال سے اپنے لئے اٹھا لیا ہو اگرچہ وہ مال موجود نہ ہو تو
اس صورت میں وصی کی ضمانت نہیں کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ مال بغیر تفریط
کے تلف ہو گیا ہو۔

مسئلہ ۱۰۰۔ اگر مُوصی کا تعین کردہ مال وصی کے پاس بغیر تفریط
تلف ہو جائے تو وصی ضامن نہیں ہے اور واجب ہے کہ مُوصی کے
باقی ترکہ سے نائب بنایا جائے گا جب کہ وصیت شدہ حج حجۃ الاسلام
ہو اور اگر حجۃ الاسلام نہ ہو تو مُوصی کے ثلث ترکہ سے نائب بنایا جائے گا
چنانچہ اگر باقی مال ورثہ میں تقسیم ہو چکا ہو تو ہر وارث سے نسبۃً واپس
لیا جائے گا اور اسی طرح ہے کہ اگر کسی کو نائب بنایا گیا ہو اور وہ حج بجا لانے

سے قبل مر جائے اور کوئی ترکہ نہ رکھتا ہو یا رکھتا ہو لیکن ترکہ واپس لینا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں مثل مسئلہ گذشتہ میت کے ترکہ سے یا ثلث مال سے لیا جائے گا۔

مسئلہ ۱۰۱: اگر نائب بنانے سے قبل وصی کے ہاتھ سے مال تلف ہو جائے اور معلوم نہ ہو کہ جان بوجھ کر تلف کیا ہے یا نہ تو اس صورت میں وصی سے تاوان لینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۰۲: اگر کوئی وصیت کرے کہ فلاں مقدار مال حجۃ الاسلام کے علاوہ کسی حج میں خرچ کیا جائے اور احتمال کیا جائے کہ معین شدہ مقدار ثلث ترکہ سے بیشتر ہے تو سب کا خرچ کرنا جائز نہیں ہے۔

احکام نیابت

مسئلہ ۱۰۳: نائب میں چند چیزیں معتبر ہیں۔

(۱) بلوغ یعنی نائب کو بالغ ہونا چاہیے پس بچہ نابالغ کسی کی حج میں نائب نہیں بن سکتا۔ اگرچہ بچہ ممیز ہو البتہ حج سے مراد حجۃ الاسلام و دیگر قسم حج واجب کی بچہ نیابت نہیں کر سکتا۔ ہاں بعید نہیں ہے کہ بچہ حج مستحبی میں اپنے ولی کی اجازت سے نائب بنے تو صحیح ہے۔

(۲) عقل یعنی نائب عاقل ہو پس کوئی دیوانہ کسی کا نائب بن جائے تو درست نہیں ہے۔ خواہ ہمیشہ سے دیوانہ ہو یا کبھی کبھی دیوانہ ہو جاتا ہو اور نیابت دیوانگی کی حالت میں ہو۔ ہاں سفیہ کے نائب بننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سفیہ وہ ہے جسے اپنے نفع و نقصان کا پتہ نہ ہو۔

۳۔ ایمان یعنی نائب حج ایسا شخص بنایا جائے جو خدا و پیغمبر و بارہ امام پر عقیدہ و ایمان رکھتا ہو پس غیر مومن نائب نہیں بن سکتا اگرچہ اس کا عمل طبق مذہب شیعہ ہو۔

(۴) جس سال کسی کو نائب بنایا جائے اس سال اس کے ذمہ کوئی حج واجب نہ ہو کہ جس کا وجوب منجز و حتمی ہو اور اگر نائب وجوب حج سابق سے جاہل ہو یعنی نہ جانتا ہو کہ اس کے ذمہ پہلے سے حج یا جانتا تھا: لیکن اب غافل و بھول گیا ہو تو اس صورت میں نائب بن سکتا ہے اور یہ صحت اجارہ کے لئے شرط ہے نیابت والی حج کی صحت کے لئے شرط نہیں ہے پس اگر کسی پر اپنا حج واجب ہو اور دوسرے کی نیابت میں حج بجالائے تو منوب عنہ بری الذمہ ہو جائے گا۔ لیکن نائب نے جو اُجرت وصول کی ہو اس کا مالک نہیں ہوگا بلکہ اُجرۃ المثل کا مستحق ہوگا یعنی نرخ متعارف

مسئلہ ۴۲: اور منوب عنہ اس وقت بری الذمہ ہوگا جب یقین حاصل ہو جائے کہ نائب بطور صحیح اعمال حج بجالایا ہو اور نائب کے لئے

ضروری ہے کہ اعمال و احکام حج خوب جانتا ہو۔ اگرچہ کسی دوسرے آدمی کے ارشاد و راہنمائی سے عمل حج بجا لائے نیز نائب مورد وثوق و اطمینان ہو اگرچہ عادل نہ ہو۔

مسئلہ ۱۵۵۔ غلام زرخرید کسی آزاد شخص کا نائب بن سکتا ہے اگر وہ مولا سے اذن رکھتا ہو۔

مسئلہ ۱۵۶۔ بچہ نابالغ ممیز و دیوانہ کا نائب شخص بالغ و عاقل بن سکتا ہے بلکہ اگر حالتِ افاقہ میں دیوانہ کے ذمہ حج واجب ہو اور حالتِ دیوانگی میں مر جائے تو لازم و واجب ہے کہ دیوانہ کی طرف سے نائب بنایا جائے تاکہ وہ اس کا حج بجا لائے۔

مسئلہ ۱۵۷۔ نائب اور منوب عنہ کا ہم جنس ہونا لازم نہیں ہے یعنی مرد عورت کا اور عورت مرد کی نائب بنے تو صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۵۸۔ صرورہ شخص کو صرورہ و غیر صرورہ کا نائب بنانا کوئی حرج نہیں ہے صرورہ جو ابھی حج پر نہ گیا ہو چاہے نائب یا منوب عنہ مرد ہو یا عورت البتہ صرورہ کو نائب بنانا مکروہ ہے بالخصوص جبکہ نائب عورت اور منوب عنہ مرد ہو البتہ ایک صورت میں کراہت نہیں ہے یعنی منوب عنہ مرد اور زندہ ہو اور حجۃ الاسلام نہ بجا لا سکتا ہو تو اس صورت احتیاط لازم ہے کہ نائب صرورہ و مرد ہو۔

مسئلہ ۱۰۹۔ منوب عنہ کا مسلمان ہونا ضروری ہے اور کافر کی نیابت صحیح نہیں ہے۔ پس اگر کافر حالتِ استطاعت میں مر جائے اور وارث مسلمان ہو تو واجب نہیں ہے کہ کافر کے لئے نائب بنایا جائے اور ناصبی یعنی جو دشمنِ اہلِ بیت ہو مثل کافر ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ اگر ناصبی کا مومن بیٹا باپ کا نائب بن کر حج بجا لائے تو جائز ہے۔

مسئلہ ۱۱۰۔ زندہ شخص کا حج مستحبی نیابتاً بجا لایا جا سکتا ہے اگرچہ مفت و مجانی ہو یا با اجارہ یہی حکم حج واجب میں ہے اگر منوب عنہ خود عمل حج انجام نہ دے سکے اس کے علاوہ زندہ کی نیابت جائز نہیں ہے۔ ہاں مُردہ کی نیابت ہر حالت میں جائز ہے خواہ تبرعاً و مجاناً ہو۔ خواہ با اجارہ ہو وغیرہ۔ حج واجب ہو یا مستحب۔

مسئلہ ۱۱۱۔ منوب عنہ معین و مشخص ہو تو تب اُس کی نیابت صحیح ہے اور قصد نیابت لازم ہے۔ ہاں منوب عنہ کا نام زبان پر جاری کرنا لازم نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۱۲۔ کسی کا حج نیابتی تبرعاً و اجارہ و جعالہ اور کسی عقد کے ضمن میں حج کی شرط لگانے سے صحیح ہے یعنی مذکورہ تمام صورتوں میں نیابتاً حج بجا لانا صحیح ہے۔

مسئلہ ۱۱۳۔ جو شخص بعض اعمال حج بجا لانے میں معذور ہو

یا اعمال صحیح طور پر انجام نہ دے سکتا ہو وہ کسی کا نائب نہیں بن سکتا لیکن اگر معذور شخص کسی کا نیابتاً تبرعاً بجا لائے تو اُس کے عمل حج پر اکتفا کرنا مشکل ہے۔ ہاں اگر کسی ایک کام میں جیسا محرم کا احرام ہو اور نائب ترک کرنے میں معذور ہو مثلاً زیر سایہ بیٹھنے میں معذور ہو تو ایسے شخص کو نائب بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ [illegible]۔ اگر نائب محرم ہونے سے پہلے مر جائے تو منوب عنہ بری الذمہ نہیں ہوگا بلکہ واجب ہے کہ دوبارہ اُس کے لئے نائب بنایا جائے اور اگر احرام باندھنے کے بعد مر جائے تو منوب عنہ کا حج ساقط ہو جائے گا اگرچہ بنا بر اظہر دخول حرم سے پہلے مر جائے اور فرق نہیں ہے کہ حج اُس کا حجۃ الاسلام ہو یا کوئی دیگر اور فرق نہیں ہے کہ نیابت اُجرت سے ہو یا تبرعاً

مسئلہ [illegible]۔ اگر نائب محرم ہونے کے بعد مر جائے تو تمام اُجرت کا مستحق ہوگا جب کہ نیت کو بری الذمہ کرنے کے لئے اجیر بنا ہو ہاں اگر اعمال بجالانے کے لئے اجیر بنا ہو تو جتنے اعمال بجالائے گا اُتنی نسبت اُجرت لینے کا مستحق ہوگا اور اگر احرام سے پہلے مر جائے تو کسی چیز کا حقدار نہیں ہوگا۔ ہاں اگر مقدمات اعمال اجارہ میں داخل ہوں تو جتنی مقدار مقدمات کو انجام دے گا اتنی ہی اُجرت کا مستحق ہوگا۔

مسئلہ ۱۱۶:۔ اگر کوئی حج بدل کا نائب بنے اور مکہ جانے کا راستہ معین نہ کیا جائے تو نائب کو اختیار ہے کہ جدھر سے چاہے روانہ ہو اور اگر راستہ معین کیا جائے تو اُس راستہ سے عدول جائز نہیں ہے پس اگر نائب کسی دیگر راستے سے جا کر اعمالِ حج بجالائے تو اس صورت میں اگر معین راستہ اجارہ میں شرط ہو یعنی جزء ہو تو نائب تمام اُجرت کا مستحق ہوگا۔ ہاں مُستاجر کو خیارِ فسخ حاصل ہے پس اگر مستاجر فسخ کر دے تو اجیر اُجرۃ المثل کا مستحق ہوگا اور اگر معین شدہ راستہ عقدِ اجارہ کی جزء ہو تو اس صورت میں بھی مُستاجر فسخ کر سکتا ہے اور اگر فسخ نہ کرے تو نائب اُجرت مقرر سے جتنی مقدار عمل کیا ہے لے سکتا ہے اور مقدارِ مخالفت ساقط ہوگی۔

مسئلہ ۱۱۷:۔ اگر کوئی سال معین میں کسی کا حج بجالانے کے لئے مباشرۃً نائب بنے تو اُسی سال میں دوسرے شخص کا نائب نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر دو مختلف سال کے لئے دو نفر کا اجیر بنے تو صحیح ہے یا ایک حج مباشرۃً مقید نہ ہو یا دونوں میں مباشرت مقید نہ ہو تو دونوں اجارے صحیح ہیں۔

مسئلہ ۱۱۸:۔ جو شخص سال معین میں کسی کا حج بجالانے میں نائب بنے تو نائب سال معین سے حج کو مقدم و مؤخر نہیں کر سکتا لیکن اگر حج کو اُس سال سے مقدم و مؤخر بجالائے تو منوب عنہ بری الذمہ ہو جائے گا اور نائب اُجرت کا مستحق نہ ہوگا جبکہ مستاجر کی بغیر رضایت کے مقدم مؤخر کیا

مسئلہ ۱۱۱: اگر نائب دشمن کے روکنے یا بیماری کی وجہ سے اعمالِ حج نہ بجا لائے تو اس کا حکم ایسا ہے جیسے خود انسان اپنا حج بجا لانے جائے اور دشمن یا بیماری کی وجہ سے رُک جائے اور اس کا بیان آنے والا ہے۔ ہاں اگر اجارہ حج اُسی سال کے لئے مقید تھا تو اجارہ ختم ہو جائے گا اور اگر اُسی سال سے مقید نہ ہو تو حج اُسی کے ذمہ رہے گا جب تک کہ دوبارہ نہ بجا لائے۔

مسئلہ ۱۱۲: اگر نائب کوئی ایسا فعل انجام دے جو موجب کفارہ ہو مثلاً حالتِ احرام میں سایہ میں سفر کرے یا شیشہ میں نگاہ کرے تو وہ کفارہ اپنے مال سے ادا کرے گا چاہے نیابت اُجرت لے کر بجا لا رہا ہو یا تبرعاً دے رہا ہو

مسئلہ ۱۱۳: اگر کوئی کسی شخص سے کسی اُجرت پر حج کے لئے نائب بنائے اور وہ اُجرت مصارف حج کے لئے کافی نہ ہو تو مستاجر پر کمی کو پورا کرنا واجب نہیں ہے

جیسے کہ اگر اُجرت مصارف سے کچھ زائد ہو تو مستاجر زائد رقم کو واپس نہیں لے سکتا۔

مسئلہ ۱۱۴: اگر کسی کو حج واجب یا مستحب کے لئے نائب بنایا جائے اور نائب مشعر الحرام سے قبل جماع کرنے سے حج کو فاسد

کر دے یعنی احرام حج تمتع باندھنے کے بعد مکہ معظمہ میں یا عرفات میں اپنی زوجہ سے ہم بستری کرے تو واجب ہے کہ تمام اعمال حج بجا لائے اور یہ حج منوب عنہ کی طرف سے کافی ہے اور نائب پر واجب ہے کہ سال آئندہ حج بجا لائے اور ایک اونٹ کفارے میں دے وظاہراً اجرت لینے کا مستحق ہوگا اگرچہ آئندہ سال بوجہ عذر یا بغیر عذر حج نہ بجا لائے اور یہی حکم متبرع کے لئے بھی جاری ہوگا لیکن متبرع استحقاق اجرت نہیں رکھتا۔

مسئلہ ۱۲۳:- اگرچہ نائب براسطہ عقد اجرت کا مالک بن جاتا ہے لیکن اجرت اسے ادا کرنا واجب نہیں ہے مگر عمل حج ختم کرنے کے بعد ادا کرے گا جبکہ اجرت جلدی لینے کی شرط نہ کی جائے واگر اجرت عمل حج سے قبل لینے کی شرط لگائی جائے تو قبل از عمل اجرت لے سکتا ہے البتہ ظاہر یہ ہے کہ نائب انجام عمل حج سے پہلے اجرت کا مطالبہ کر سکتا ہے کیوں کہ غالباً نائب جب تک اجرت وصول نہ کرے حج کے لئے سفر نہیں کر سکتا اور نہ ہی اعمال بجا لا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۲۴:- اگر کسی شخص کو نائب بنایا جائے تو وہ منائب کے اذن کے بغیر کسی دوسرے کو نائب نہیں بنا سکتا۔

مسئلہ ۱۲۵:- اگر کسی کو حج تمتع کے لئے نائب بنایا جائے اور حج کا وقت وسیع ہو لیکن اتفاقاً وقت تنگ ہو جائے اور نائب عمرہ

تمتع کو حج افراد سے تبدیل کرکے حج افراد بجالائے اور بعد میں عمرہ مفردہ انجام دے تو منوب عنہ بری الذمہ ہوجائے گا لیکن چونکہ (عمرہ) عمرہ و حج تمتع انجام دینے کا اجارہ ہوا تھا۔ نائب اُجرت لینے کا حق نہیں رکھتا۔ ہاں اگر منوب عنہ کو بری الذمہ کرنے پر عقد اجارہ ہوا ہو تو نائب اُجرت کا مستحق ہوگا مثلاً مردہ یا زندہ شخص واجب حج اُس کے ذمہ میں ہو اور بجالانے سے عاجز ہو اور کوئی اُس کی نیابت میں کسی طریقہ سے حج بجالائے تو وہ عاجز شخص بری الذمہ ہوجائے گا اور نائب اُجرت کا مستحق ہوگا۔ ہاں اگر اجیر حج بطور مخصوص انجام دینے کے لئے بنایا گیا ہو اور اجیر مخالفت کرے اور کسی دیگر طریقہ سے حج بجالائے تو نائب اُجرت کا مستحق نہیں ہوگا مثلاً کہا جائے کہ حج تمتع بجالائے اور وہ حج افراد بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۶:۔ اگر حج مستحبی ہو تو نائب چند آدمیوں کی نیت سے حج بجالا سکتا ہے۔ ہاں واجب حج میں ایک نائب کئی آدمیوں کی طرف سے حج نہیں بجالا سکتا بلکہ ایک شخص کی نیابت میں نائب حج بجالائے گا مگر حج دو یا زیادہ اشخاص پر بطور شرکت واجب ہو مثلاً کئی آدمی نذر کریں کہ اگر فلاں کام ہوگیا تو ہم بطور شرکت کسی کو حج کا نائب بنائیں گے تو ایسی صورت میں وہ سب مل کر ایک شخص کو نائب بنا سکتے ہیں کہ نائب اُن کی طرف سے حج بجالائے۔

مسئلہ ۱۲۷:۔ اگر حج مستحبی ہو تو ایک سال میں کئی آدمی نائب بن کر ایک شخص کا حج بجا لا سکتے ہیں منوب عنہ چاہے مُردہ ہو یا زندہ نائبین تبرعاً حج بجا لائیں یا بطور اجارہ اور اگر کسی پر مختلف متعدد حج واجب ہوں تو اس میں بھی ایک سال میں کئی نائب علیحدہ علیحدہ حج بجا لا سکتے ہیں مثلاً کسی پر بواسطہ نذر دو حج واجب ہوں جیسے کہ دو مرتبہ نذر کی ہو یا ایک حجۃ الاسلام اور دوسری از جہت نذر ہو تو اس صورت میں دو نائب بنائے جا سکتے ہیں اور اسی طرح دو نائب بن سکتے ہیں کہ ایک نائب حج واجب بجا لائے اور دوسرا حج مستحبی انجام دے گا بلکہ بعید نہیں ہے کہ ایک شخص کے ایک حج واجب کے دو نائب بناتے جائز ہیں مثلاً حجۃ الاسلام کے لئے از باب احتیاط دو نائب بنائے جائیں جب کہ احتمال جائے کہ اُن میں سے ایک کا حج ناقص ہوگا۔

مسئلہ ۱۲۸:۔ طواف فی نفسہٖ عمل مستحب ہے تو مردہ اور زندہ کی طرف سے طواف میں نیابت جائز ہے۔ فرق نہیں ہے کہ منوب عنہ غائب ہو مکہ سے یا مکہ ہی میں موجود ہو لیکن طواف نہ بجا لا سکتا ہو۔

مسئلہ ۱۲۹:۔ نائب جب اعمالِ حج نیابت سے فارغ ہو جائے تو جائز ہے کہ اپنی طرف سے ایک عمرہ مفردہ بجا لائے یا کسی اور کی طرف سے بجا لائے جیسا کہ اپنے کسی عزیز کے لئے طواف بجا لاتے ہیں۔

کوئی حرج نہیں ہے

حج مُستحبّی

مسئلہ ۱۳۰:۔ اگر کوئی استطاعت نہ رکھتا ہو یا حجۃ الاسلام بجا لا چکا ہو تو صورتِ امکان میں حج بجالانا مستحب ہے۔ بلکہ اگر ممکن ہو تو ہر سال حج بجالانا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۱:۔ مکہ سے خارج ہوتے ہوئے دوبارہ لوٹنے کی نیت کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۲:۔ اگر کوئی مستطیع نہ ہو اور کوئی دوسرا شخص اُسے حج کے لئے بھیجے تو مستحب ہے۔ نیز اگر کوئی قرض ادا کر سکتا ہو تو مستحب ہے کہ قرض لے کر حج بجالائے اور حج میں زیادہ خرچ کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ ۱۳۳:۔ اگر کوئی استطاعت نہ رکھتا ہو تو مستحب ہے کہ اُسے زکواۃ دی جائے تاکہ وہ حج بجالائے۔

مسئلہ ۱۳۴:۔ اگر عورت شوہر دار مستحبی حج بجالانا چاہے تو لازم ہے کہ شوہر سے اجازت لے کر جائے اور جو عورت عدۂ رجعی میں ہو اُس کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ ہاں جو عورت اپنے شوہر سے طلاق بائن لے اور عدہ میں ہو یا عدۂ وفات میں ہو تو اُسے حج کے لئے

اِذن کی ضرورت نہیں ہے۔

اقسامِ عُمرہ

مسئلہ ۱۳۵۔ عمرہ بھی حج کی مانند کبھی واجب و کبھی مستحب ہوتا ہے اور عمرہ یا مفردہ ہے یا عمرہ تمتع۔

مسئلہ ۱۳۶۔ عمرہ بھی حج کی طرح مستطیع شخص پر واجب ہے اور حج کی طرح عمرہ کا وجوب بھی فوری ہے۔ پس اگر کوئی عمرہ کے لیئے مستطیع ہو اگرچہ برائے حج مستطیع نہ ہو تو اس پر عمرہ بجالانا واجب ہے ہاں بنا بر ظاہر جس کا وظیفہ حج تمتع ہو تو تنہا عمرہ واجب نہیں ہے پس اگر کوئی حج کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور عمرہ کی استطاعت رکھتا ہو اور اُس کا وظیفہ حج تمتع ہے تو عمرہ بجالانا واجب نہیں ہے۔ بنا بر ایں اگر نائب تمام اعمالِ حج بجالائے تو اس پر عمرہ واجب نہیں ہے۔ اگرچہ عمرہ بجالانے کی استطاعت رکھتا ہو لیکن عمرہ بجالانا احوط ہے ہاں جو اپنا حج تمتع بجالائے تو اس پر عمرہ مفردہ بجالانا واجب نہیں جزماً۔

مسئلہ ۱۳۷۔ مستحب ہے کہ عمرہ مفردہ کئی بار بجالایا جائے اولیٰ یہ ہے کہ ہر ماہ ایک عمرہ مفردہ بجالائے اور اظہر یہ ہے کہ دو عمرہ کے درمیان

ایک ماہ کا فاصلہ ہو یعنی اگر پہلا عمرہ آخر ماہ میں بجالائے تو دوسرا عمرہ بھی دوسرے ماہ کے آخر میں ہو یا ہر دو عمرے ابتدا ہر ماہ میں ہوں اور ایک ماہ میں دو عمرے جائز نہیں ہیں جب کہ ہر انسان ہر دو عمرے اپنے لئے بجالائے اگرچہ دوسرا عمرہ رجاءً بجالائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک عمرہ اپنے لئے بجالائے اور دوسرا عمرہ کسی دیگر کے لئے تو پھر ایک ماہ کا فاصلہ معتبر نہیں ہے۔ یا دونوں عمرے کسی غیر کے لئے ہوں یا ایک عمرہ تمتع اور دوسرا عمرہ مفردہ ہو تو بھی ایک ماہ کا فاصلہ معتبر نہیں ہے بلکہ ایک ہی ماہ میں دونوں کو بجالا سکتا ہے۔ ہاں عمرہ تمتع و حج تمتع کے درمیان عمرہ مفردہ بجالانا جائز نہیں ہے

مسئلہ ۱۳۸:- جیسے استطاعت سے عمرہ مفردہ واجب ہے ایسے ہی نذر سے واجب ہو جاتا ہے یا قسم و عہد سے۔

مسئلہ ۱۳۹:- اعمال کے لحاظ سے عمرہ مفردہ و عمرہ تمتع دونوں شریک ہیں۔ فقط چند امور کا فرق ہے۔

(۱) عمرۂ مفردہ میں طواف نساء واجب ہے اور عمرۂ تمتع میں واجب نہیں ہے۔

(۲) عمرہ تمتع موسم حج میں انجام دیا جاسکے گا یعنی ماہ شوال وذوالقعدہ و ذوالحجۃ اور عمرہ مفردہ سال بھر میں بجالایا جاسکتا ہے لیکن ماہ رجب میں افضل ہے۔ اس کے بعد ماہ رمضان میں۔

(۳) احرام عمرہ تمتع سے خارج ہونا فقط تقصیر میں منحصر ہے لیکن احرام عمرہ مفردہ سے خارج ہونا کبھی تقصیر سے اور کبھی حلق سے ہے۔

(۴) جیسے کہ بیان ہوگا کہ عمرہ تمتع و حج تمتع ایک ہی سال میں بجالانا واجب ہے اور عمرہ مفردہ میں ایسا نہیں ہے پس جس پر حج افراد واجب ہے تو اُس کے لیے جائز ہے کہ ایک سال میں حج افراد بجالائے اور دوسرے سال میں عمرہ مفردہ بجالا سکتا ہے۔

(۵) جو شخص عمرہ مفردہ میں سعی سے قبل جان بوجھ کر جماع کرے تو اُس کا عمرہ باطل ہے اور عمرہ کا اعادہ واجب یعنی اگلے ماہ تک مکہ میں ٹھہرے اور عمرہ بجالائے۔ ہاں اگر کوئی عمرہ تمتع میں جماع کرے تو اس کے عمرہ تمتع فاسد ہونے میں اشکال ہے۔ بلکہ اظہر یہ ہے کہ فاسد نہیں ہوگا جیسے کہ بیان ہوگا۔

مسئلہ ۱۴۰:۔ عمرہ تمتع کی طرح عمرہ مفردہ کا احرام بھی عین میقات سے باندھا جا سکتا ہے جیسا کہ آگے ذکر ہوگا اور اگر کوئی ساکن مکہ ہو اور عمرہ مفردہ بجالانا چاہے تو اُس کے لئے جائز ہے کہ حدودِ حرم سے نکل کر احرام باندھے اور اُسے میقات پر جاکر مُحرم ہونے کی ضرورت نہیں ہاں اُس کے لئے اولیٰ ہے کہ حدیبیہ یا جُعرانہ یا تنعیم سے احرام باندھے۔

مسئلہ ۱۴۱:۔ جو شخص مکہ جانے کا ارادہ رکھتا ہو تو واجب ہے

کہ وہ عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر جائے کیوں کہ احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ ہاں وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو ہمیشہ آتے جاتے ہوں جیسے لکڑی، گھاس وغیرہ باہر سے لانے والے اور یہی حکم ہے جو اعمالِ حج تمام کرنے کے بعد یا عمرہ مفردہ انجام دینے کے بعد مکہ سے باہر چلا جائے اور ایک ماہ گذرنے سے پہلے پھر مکہ جانا چاہے تو بغیر احرام کے جا سکتا ہے اور اس شخص کا آگے حکم آنے والا ہے کہ جو عمرہ تمتع کے بعد اور حج سے پہلے مکہ سے خارج ہو۔

مسئلہ ۱۴۲:۔ جو شخص حج کے مہینوں میں عمرہ مفردہ بجالائے اور ایامِ حج تک مکہ میں قیام رکھے تو اس کے لئے جائز ہے کہ اسی عمرہ مفردہ کو عمرہ تمتع قرار دے اور اعمالِ حج بجالائے اور فرق نہیں ہے کہ اس کا حج واجب ہو یا مستحب ہو۔

اقسامِ حج

مسئلہ ۱۴۳:۔ حج کی تین قسمیں ہیں:۔ ۱۔ حج تمتع ۲۔ حجِ افراد ۳۔ حجِ قِران۔

حجِ تمتع ایسے لوگوں پر واجب ہے کہ جو مکۂ معظمہ سے ۱۶ فرسخ

یعنی ۴۸ میل سے دُور تر ساکن ہو اور حج افراد و قران ایسے لوگوں کا وظیفہ ہے جو ۱۶ فرسخ کے اندر رہائش رکھتے ہوں۔

مسئلہ ۱۴۴ا۔ دُور رہنے والا بطورِ مستحب حج افراد و قران بجالا سکتا ہے جیسا کہ شرعی مسافت کے اندر رہنے والا حج تمتع مستحبی بجالا سکتا ہے لیکن حج فریضہ میں ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ پس جس کا وظیفہ حج افراد و قران ہو لیکن وہ حج تمتع بجالائے تو کافی نہیں ہے اور نہ اس کا عکس جائز ہے۔ ہاں کبھی حج تمتع والے کا وظیفہ حج افراد و قرآن کی طرف تبدیل ہوجاتا ہے جیسا کہ ذکر ہوگا۔

مسئلہ ۱۴۵ا۔ اگر کوئی دُور کا رہنے والا مکہ میں رہائش کرلے تو دیکھا جائے گا کہ اگر استطاعت و وجوب حج کے بعد مکہ میں قیام کیا ہے تو حج تمتع بجالانا اُس پر واجب ہے اور اگر مکہ میں قیام کے بعد مستطیع ہوا ہے تو اُس پر حج افراد یا قران بجالانا واجب ہوگا جب کہ مکہ میں قیام کیے ہوئے اُس کو تیسرا سال داخل ہوچکا ہو اور اگر تیسرے سال میں داخل نہ ہوا ہو اور مستطیع ہوجائے تو اُس پر حج تمتع بجالانا واجب ہے۔ یہ سب کچھ اُس وقت ہے کہ جب قصد مجاورت سے قیام کیا ہو۔ ہاں اگر قصد توطن سے قیام کیا ہو تو شروع ہی سے حج افراد یا قران واجب ہوگا۔

مسئلہ ۱۴۶ا۔ اگر کوئی مکہ میں قیام کرے اور استطاعت وطن ہی سے

موجود ہو یا فریضۂ حج افراد یا قران کی طرف منقلب ہونے سے پہلے مستطیع ہوا ہو تو بنا بر اظہر ادنیٰ الحل سے احرام باندھنا جائز ہے۔ اگرچہ احوط ہے کہ کسی ایک میقات پر جاکر عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر آئے بلکہ احوط یہ ہے کہ اپنے وطن والے میقات سے احرام باندھے۔

حجِ تمتّع

مسئلہ ۱۴۷: یہ حج دو عبادتوں سے مرکب ہے۔ ایک عبادت کا نام عمرہ ہے اور دوسری کا نام حج ہے اور کبھی جزو دوم پر حج تمتع کا اطلاق ہوتا ہے اور حج تمتع میں عمرہ تمتع پہلے بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۴۸: عمرہ تمتع میں ۵ چیزیں واجب ہیں۔

(۱) کسی ایک میقات سے احرام باندھنا جس کی تفصیل عنقریب آنے والی ہے۔

(۲) خانہ کعبہ کا طواف (۳) نماز طواف دو رکعت

(۴) سعی مابین صفا و مروہ (۵) تقصیر یعنی سعی کے بعد کچھ بال یا ناخن کاٹ لینا پس حاجی جب یہ ۵ اعمال بجالائے گا تو عمرہ تمتع کا احرام ختم ہو جائے گا اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہوئی تھیں وہ

سب حلال ہو جائیں گی۔

مسئلہ نمبر ۱۵۱۔ پس حاجی عمرہ تمتع کے بعد اور ۹ ذی الحجہ سے قبل فریضہ حج انجام دینے کے لئے تیار ہو جائے۔ واجباتِ حج ۱۲ ہیں۔

۱۔ مکہ سے احرام باندھنا جیسے کہ تفصیل آنے والی ہے۔

۲۔ وقوفِ عرفات یعنی ۹ ذی الحجہ کو ظہر سے لے کر مغرب تک میدانِ عرفات میں ٹھہرنا اور عرفات مکہ سے ۴ فرسخ دُور ہے۔

۳۔ وقوف مزدلفہ یعنی دس ذی الحجہ کو طلوعِ فجر سے لے کر طلوعِ آفتاب تک مزدلفہ میں قیام کرنا اور مزدلفہ عرفات و مکہ کے درمیان ہے

۴۔ عید کے دن جمرہ عقبیٰ کو رمی کرنا میدانِ منیٰ میں اور منیٰ تقریباً مکہ سے ایک فرسخ دُور ہے۔

۵۔ عید کے دن نحر یا ذبح کرنا

۶۔ حلق یا تقصیر یعنی سر منڈانا یا کچھ بال یا ناخن منیٰ میں کاٹنا ان اعمال کے بعد عورت و خوشبو و شکار کے علاوہ باقی سب چیزیں حلال ہو جائیں گی۔

۷۔ مکہ میں جاکر طواف زیارت کرنا

۸۔ طواف زیارت کی دو رکعت نماز

۹۔ سعی ما بین صفا و مروہ اس کے بعد خوشبو حلال ہو جائے گی۔

۱۰۔ طوافِ نساء

۱۱۔ طواف نساء کی دو رکعت نماز اس کے بعد عورت حلال ہو جائیگی۔
۱۲۔ ۱۱، ۱۲ کی راتیں منیٰ میں گذارنا بلکہ بعض حالات میں ۱۳ ذی الحجہ کی رات بھی منیٰ میں واجب ہے جو آگے ذکر ہوگا۔
۱۳۔ ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ دن کو تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا بلکہ بنا بر احوط جو شخص ۱۳ کی رات منیٰ میں گذارے تو دن کو کنکریاں مارے گا۔

مسئلہ نمبر ۱۵۱:۔ حج تمتع میں چند چیزیں شرط ہیں۔

۱۔ نیت یعنی حج تمتع بجالانے کا قصد کرے پس اگر غیر حج تمتع کی نیت کرے یا نیت میں تردد ہو تو حج صحیح نہیں ہوگا۔

۲۔ عمرہ تمتع و حج تمتع کو حج کے مہینوں میں بجالانا ضروری ہے۔ پس اگر عمرہ تمتع کا کوئی جزء دخول ماہ شوال سے پہلے بجالائے تو عمرہ صحیح نہیں ہوگا۔

۳۔ عمرہ اور حج ایک ہی سال میں انجام دینا ضروری ہے پس اگر ایک سال عمرہ تمتع بجالائے اور دوسرے سال حج تمتع انجام دے تو حج تمتع صحیح نہیں ہوگا فرق نہیں ہے کہ آئندہ سال تک مکہ میں قیام کرے یا عمرہ کے بعد وطن لوٹ جائے اور دوبارہ آئے نیز فرق نہیں ہے کہ عمرہ تمتع کے احرام سے تقصیر کے بعد محل ہو جائے یا آئندہ سال تک حالت احرام میں باقی رہ جائے۔

۴۔ در صورت اختیار حج تمتع کا احرام نفس مکہ ہی سے باندھے اور افضل یہ

ہے کہ مقام ابراہیمؑ یا حجرِ اسماعیل سے مُحرم ہو اور اگر نفس مکہ سے احرام ممکن نہ ہو تو پھر جہاں سے ممکن ہو احرام باندھ لے۔

۵۔ تمام اعمال عمرہ و حج ایک ہی نائب بجالائے اور منوب عنہ بھی ایک ہی شخص ہونا چاہیئے۔ پس اگر دو نائب بنائے جائیں کہ ایک عمرہ تمتع انجام دے اور دوسرا حج تمتع بجالائے تو اس صورت میں حج صحیح نہیں ہوگا چاہے منوب عنہ میت ہو یا زندہ ہو نیز یہی حکم ہے کہ ایک شخص حج بجالائے لیکن عمرہ ایک کے لئے ہو اور حج کسی دیگر کے لئے بجالائے

مسئلہ ۱۵۱۔ اگر کوئی تمام عمرہ تمتع کے اعمال سے فارغ ہو جائے تو اعمال حج بجالانا اس پر واجب ہے اور عمرہ تمتع تمام کرنے کے بعد حج تمتع کے علاوہ مکہ سے خارج ہونا جائز نہیں ہے۔ ہاں اگر کسی ضرورت کے تحت مکہ سے خارج ہونا چاہے اور اعمال حج تمتع کے فوت ہونے کا خوف نہ ہو تو اس صورت میں واجب ہے کہ برائے حج تمتع احرام باندھ کر اپنے ضروری کام کے لئے مکہ سے خارج ہو اور کام تمام کرنے کے بعد مکہ لوٹ آئے اور مکہ سے پھر عرفات کو جائے اور اگر مکہ لوٹنا ممکن نہ ہو تو وہیں سے سیدھا عرفات چلا جائے۔

مسئلہ ۱۵۲۔ عمرہ تمتع تمام کرنے کے بعد مکہ سے خروج جائز نہیں ہے۔ پس اگر مکہ میں داخل ہونے سے پہلے حاجی کو علم ہو کہ مجھے پھر

باہر جانا پڑے گا جیسے کا حملداروں کی عادت ہے تو دخول مکّہ کے لئے اُس پر لازم ہے کہ اوّلاً عمرہ مفردہ کا احرام باندھے اور اُس کے اعمال تمام کرے پھر اپنے کام کے لئے مکّہ سے خارج ہو اور واپسی پر عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر مکّہ جائے نیز اس صورت میں دونوں عمرہ کے درمیان ایک ماہ کا فاصلہ معتبر نہیں ہے جیسے کہ گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۱۵۳:۔ اعمال عمرہ تمتع ختم ہونے کے بعد یا اثناء اعمال عمرہ تمتع میں مکّہ سے خارج ہونا اس صورت میں حرام ہے جب کہ کسی دوسرے شہر میں جانا مقصود ہو ہاں مکّہ کے اطراف و نواحی میں جانا کوئی حرج نہیں ہے۔ پس اگر کسی کا گھر اطرافِ مکّہ میں ہو تو وہ اثناء اعمال عمرہ تمتع یا تمام کرنے کے بعد گھر جا سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۵۴:۔ اگر کوئی اعمال عمرہ تمتع کے بعد بغیر احرام کے مکّہ سے خارج ہو اور میقات سے بھی باہر نکل جائے۔ تو اس میں دو صورتیں ہیں۔ اوّل اگر وہ ایک ماہ تمام ہونے سے پہلے مکہ لوٹ آئے تو احرام لازم نہیں ہے یعنی بغیر احرام کے مکّہ آجائے اور مکّہ سے حج تمتع کا احرام باندھ کر عرفات چلا جائے۔ دوم اور اگر اس کی واپسی ایک ماہ تمام ہونے کے بعد ہو تو دوبارہ عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر مکّہ جائے گا۔

مسئلہ ۱۵۵:۔ جس کا وظیفہ حج تمتع ہو وہ حج افراد و قِران نہیں

بجالاسکتا۔ ہاں اس صورت میں مستثنیٰ ہوسکتا ہے یعنی اگر کوئی عمرہ تمتع میں شروع ہوجائے اور دیکھے کہ وقت تنگ ہے یعنی عمرہ کے اعمال تمام کرکے حج کو درک نہیں کرسکے گا تو ایسا شخص نیت کو حج افراد و قران کی طرف منتقل کرسکتا ہے اور اعمال حج افراد کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے گا اور وقت تنگ کی حد یہ ہے کہ وقوف اختیاری عرفات کے فوت ہونے کا خوف ہو تو ایسی صورت میں تنگیٔ وقت صادق آئے گی

مسئلہ ۱۵۶:۔ اگر حج تمتع کا وظیفہ انجام دینے والا شروع ہی سے علم رکھتا ہو کہ اعمال عمرہ تمتع بجالانے اور حج تمتع کے اعمال انجام دینے کا وقت نہیں ہے تو اس صورت میں وہ حج افراد یا قران کی طرف عدول نہیں کرسکتا بلکہ واجب ہے کہ تاخیر کرے اور سال آئندہ اپنے وظیفہ کے مطابق حج بجالائے۔

مسئلہ ۱۵۷:۔ اگر کوئی وسیع وقت میں عمرہ تمتع کا احرام باندھے اور عمداً طواف و سعی بجالانے میں اتنی تاخیر کرے کہ اب طواف و سعی و اعمال حج کے اعمال کو درک کرنے کا وقت باقی نہ رہے تو اس کا عمرہ تمتع باطل ہوگا اور بنا بر اظہر حج افراد کی طرف عدول کرنا اُس کے لئے جائز نہیں ہے لیکن احوط ہے کہ حج افراد کی طرف عدول کرکے عمرہ کو بقصد اعم از حج افراد یا عمرہ مفردہ بجالائے۔

حج افراد

حج افراد ایک عمل مستقل اور جداگانہ ہے اور حج افراد ایسے لوگوں پر واجب ہے کہ جن کا گھر مکہ معظمہ سے ۱۶ فرسخ یعنی ۴۸ میل کے اندر ہو اور اگر عمرہ مفردہ بجالانے کا امکان رکھتا ہو تو عمرہ مفردہ نیز علیحدہ بجالانا اُس پر واجب ہوگا۔ بنا بر ایں اگر کوئی ان دو میں سے ایک کو بجالا سکتا ہو تو وہ ایک ہی اُس پر بجالانا واجب ہوگا یا حج افراد یا عمرہ مفردہ اور اگر ایک زمانہ میں ایک کے بجالانے کا ممکن ہو اور دوسرے زمانہ میں دوسرے کے بجالانے کا امکان ہو تو اُس پر واجب ہے کہ ہر زمانہ کے وظیفہ کو انجام دے اور اگر ہر دو کو انجام دے سکتا ہو تو واجب ہے کہ ہر دو کو بجالائے اور اس صورت میں فقہاء کے درمیان مشہور ہے کہ حج افراد کو عمرہ مفردہ سے قبل بجالائے اور یہی احوط ہے۔

مسئلہ ۱۵۵۱۔ تمام اعمال میں حج افراد و حج تمتع مشترک ہیں مگر چند چیزوں میں فرق ہے۔

۱۔ حج افراد کا عمرہ مفردہ سے متصل ہونا اور ایک ہی سال میں بجالانا لازم نہیں ہے لیکن حج تمتع کا متصل ہونا عمرہ تمتع کے بعد اور ایک ہی سال میں

انجام دینا لازم ہے۔

۲۔ حج افراد میں قربانی لازم نہیں لیکن حج تمتع میں قربانی لازم ہے جیسے کہ ذکر ہو چکا ہے۔

۳۔ حج افراد میں اختیاری صورت میں طواف وسعی کو وقوفین پر مقدم کرنا جائز ہے لیکن حج تمتع میں جائز نہیں۔

۴۔ حج تمتع کا احرام مکہ سے باندھا جائے گا لیکن حج افراد کا احرام کسی ایک میقات سے باندھنا چاہیئے جو ذکر ہوں گے۔

۵۔ عمرہ تمتع کو حج تمتع سے پہلے بجالانا واجب ہے لیکن حج افراد میں ایسا نہیں ہے۔

۶۔ بنا بر احوط وجوبی احرام حج تمتع کے بعد طواف مستحبی جائز نہیں ہے لیکن حج افراد میں جائز ہے۔

مسئلہ ۱۵۹:۔ اگر کوئی مستحبی حج افراد کا احرام باندھے تو اُس کے لئے جائز ہے کہ عمرہ تمتع کی طرف عدول کرے البتہ اگر سعی کے بعد تلبیہ پڑھ لے تو پھر عمرہ تمتع کی طرف عدول جائز نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶۰:۔ اگر کوئی حج افراد کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہو جائے تو مستحبی طواف کر سکتا ہے لیکن بنا بر احوط نماز طواف کے بعد اُس پر تلبیہ کہنا واجب ہے۔

حج قران

مسئلہ ۱۹۱: تمام احکام میں حج قرآن وحج افراد برابر ہیں لیکن حج قران میں وقت احرام سے حاجی قربانی کا جانور اپنے ساتھ منیٰ تک لے جائے گا۔ لہٰذا اسی وجہ سے اس پر قربانی واجب ہے اور قران میں جیسے کہ احرام تلبیہ سے محقق ہوگا۔ ایسے ہی اشعار و تقلید سے بھی معتبر ہوگا اور کوئی حج قران کا احرام باندھ لے اب وہ حج تمتع کی طرف عدول نہیں کر سکتا۔

توضیح :۔ چونکہ حج قران میں قربانی حاجی کے ساتھ ہوتی ہے اس لئے اگر وہ اونٹ ہو تو اُس کے کوہان کو شگاف دے گا واگر دنبہ ہو تو اُس کے کان میں چیرا دے گا یا حیوان کی پُشت و سرگردن کو رنگ کر دے گا۔ اس کو شعار کہتے ہیں۔

یا حیوان کی گردن میں جوتوں کا ہار ڈالے گا یا کوئی اور پُرانی چیزیں لٹکائے گا اس کو تقلید کہتے ہیں۔ مذکورہ دو کاموں میں سے کوئی ایک کام کرنا بجائے تلبیہ محسوب ہوگا۔

مواقیتِ احرام

جن مقامات سے احرام باندھنا واجب ہے اُن کا نام میقات ہے اور وہ دس ہیں :-

۱۔ مسجدِ شجرہ جو مدینہ منورہ کے قریب واقع ہے یہ اہلِ مدینہ اور جو لوگ اُس راستہ سے مکہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اُن کا میقات ہے۔ نیز مسجدِ شجرہ کے محاذی دائیں یا بائیں کھڑے ہو کر احرام باندھنا جائز ہے البتہ صورتِ امکان میں نفس مسجد سے مُحرم ہونا احوط ہے۔

مسئلہ ۱۶۲ :۔ مسجدِ شجرہ سے احرام میں تاخیر کر کے جُحفہ سے احرام باندھنا جائز نہیں ہے۔ ہاں حالتِ بیماری یا کسی اور مانع کی وجہ سے از جُحفہ محرم ہونا جائز ہے۔

۲۔ وادیٔ عقیق یہ اہلِ عراق و نجد یا جو اُس راستہ سے مکہ جا رہا ہو اُن کا میقات ہے اِس کے تین حصے ہیں۔ حصہ اول کو مسلخ کہتے ہیں حصہ دوم کو غمرہ اور سوم کو ذاتِ عرق کہتے ہیں۔ بنا بر احوط داولیٰ حاجی کو ذاتِ عرق سے قبل احرام باندھنا چاہیئے جب کہ تقیہ و بیماری کی وجہ سے کوئی رُکاوٹ نہ ہو۔

مسئلہ ۱۶۳:۔ حالتِ تقیہ میں ذات عرق سے قبل مخفیاً احرام باندھنا جائز ہے۔ ہاں ذاتِ عرق تک لباس اُتارنے کی ضرورت نہیں ہے البتہ مقامِ ذات عرق پہنچ کر لباس اتار کر احرام کے کپڑے پہن لے گا

۴۔ جحفہ یہ اہلِ شام و مصر و مغرب الذہر اس راستہ سے گذرنے والے کا میقات ہے جب کہ میقات ماقبل سے محرم نہ ہوا ہو۔

۴۔ یلملم یہ اہلِ یمن اور ہر گذرنے والے کا میقات ہے، نیز یلملم ایک پہاڑی کا نام ہے۔

۵۔ قرن المنازل یہ اہلِ طائف اور وہاں سے ہر گذرنے والے کا میقات ہے

۶۔ مکہ معظمہ یہ حج تمتع بجالانے والوں کا میقات ہے۔

۷۔ منزلِ سکونت یہ ایسے لوگوں کا میقات ہے جن کا گھر بانسبت میقات کے مکہ سے نزدیک ہو، کیوں کہ ایسے لوگوں کو گھر ہی سے احرام باندھنا جائز ہے اور میقات تک جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

۸۔ جعرانہ یہ اہلِ مکہ کا میقات ہے جو حج قران وافراد بجالانا چاہتے ہوں اور وہ شخص بھی ان کے حکم میں ہے جو دو سال مکہ میں بطور مجاورت اختیار کر چکا ہو کیوں کہ وہ بھی اہلِ مکہ میں شمار ہوگا۔ ہاں جو دو سال تمام نہ کر چکا ہو تو اس کا حکم مسئلہ ۱۴۶ میں گذر چکا ہے۔

۹۔ محاذات مسجد شجرہ یعنی جو شخص ایک دو ماہ مدینہ میں قیام کرنے کے

بعد حج کا ارادہ کرے لیکن مدینہ والے راستہ کے علاوہ کوئی راستہ لے کر چلے تو مدینہ سے ۶ میل کے فاصلہ پر مسجد کے محاذی ہوگا۔ تو اُسے چاہیئے کہ مقام محاذی سے احرام باندھ لے اور اگر کوئی مقام محاذی مسجد شجرہ سے تجاوز کر جائے اور کسی دیگر میقات کے محاذی جاکر احرام باندھے تو اشکال ہے بلکہ تجاوز والی جگہ سے بھی محرم ہونا محلِ اشکال ہے بلکہ ظاہر یہ ہے کہ اگر فاصلہ زیادہ ہو تو تجاوز نہ کرے۔

۱۰۔ ادنی الحِل یہ حجِ قِران وافراد بجالانے کے بعد عمرہ مفردہ انجام دینے کا میقات ہے۔ بلکہ جو کوئی عمرہ مفردہ بجالانے والے اور اہلِ مکہ جب عمرہ مفردہ بجالانا چاہیں اُن سب کا میقات ہے۔ ہاں افضل و بہتر ہے کہ حدیبیہ یا جعرانہ یا تنعیم سے احرام باندھے یہ تینوں مقام مکہ کے نزدیک مشہور ہیں۔

احکام میقات

مسئلہ ۱۶۴۔ میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز نہیں ہے اور اُس احرام سے میقات سے عبور کرنا کافی نہیں ہے بلکہ نفسِ میقات سے احرام باندھنا واجب ہے۔ ہاں اس حکم سے دو مورد مستثنیٰ ہیں۔

۱۔ حاجی میقات سے قبل احرام باندھنے کی نذر کرے تو بذریعہ نذر اُس کا احرام باندھنا قبل از میقات صحیح ہوگا۔ اس صورت میں میقات پر جاکر تجدید احرام لازم نہیں ہے اور نہ ہی میقات سے گزرنا ضروری ہے بلکہ کوئی راستے کر کے مکہ جا سکتا ہے۔ چاہے وہ راستہ کسی بھی میقات سے نہ گزرتا ہو اس میں فرق نہیں ہے کہ حج واجب ہو یا مستحب یا عمرہ مفردہ ہو ہاں جب حج کا احرام ہو تو ضروری ہے کہ حج کے مہینوں میں محرم ہو جیسے ذکر ہو چکا ہے۔

۲۔ جب کہ ماہ رجب میں عمرہ مفردہ بجالانا چاہے اور خوف ہو کہ اگر احرام باندھنے میں میقات تک تاخیر کی تو ماہ رجب ختم ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں میقات سے قبل احرام باندھ سکتا ہے اور عمرہ ماہ رجب ہی کا حساب ہوگا اگرچہ باقی اعمال عمرہ ماہِ شعبان ہی میں کیوں نہ بجالائے اور فرق نہیں ہے کہ عمرہ واجب ہو یا مستحب۔

مسئلہ ۱۹۵ا۔ مکلف پر واجب ہے کہ میقات کا یقین حاصل کرکے احرام وہاں سے باندھے یا اطمینان اور دلیل شرعی رکھتا ہو۔ چنانچہ اگر میقات پر پہنچنے کا شک ہو تو شک کی جگہ سے احرام باندھنا جائز نہیں ہے

مسئلہ ۱۹۶ا۔ اگر کوئی میقات سے قبل احرام باندھنے کی نذر کرے اور نذر کی مخالفت کرکے میقات پر جاکر احرام باندھے تو اُس کا

احرام باطل نہیں ہوگا۔ ہاں خلاف نذر کا کفارہ واجب ہوگا جب کہ عمداً ایسا کیا ہو۔

مسئلہ ۱۶۷:۔ جیسے کہ نذر کے بغیر میقات سے قبل احرام جائز نہیں ہے اسی طرح میقات سے احرام کی تاخیر بھی جائز نہیں ہے۔ پس اگر کوئی حج یا عمرہ یا دخولِ مکہ کا قصد کرے تو حالتِ اختیار میں بغیر احرام کے میقات سے عبور نہیں کر سکتا۔ بلکہ میقات سے احرام باندھ کر جائے گا اگرچہ آگے کوئی دیگر میقات موجود بھی کیوں نہ ہو پس اگر پہلی میقات سے تجاوز کرے تو حالتِ امکان میں واجب ہے کہ واپس جائے اور میقات سے محرم ہو کر آئے۔

مسئلہ ۱۶۸:۔ اگر مکلف جان بوجھ کر میقات سے احرام باندھے بغیر آگے تجاوز کر جائے تو اس میں چند صورتیں ہیں۔

۱۔ اگر میقات کی طرف لوٹنا ممکن ہو تو ایسی صورت میں میقات پر جا کر احرام باندھنا واجب ہے۔ فرق نہیں ہے کہ داخل حرم سے واپس جانا پڑے یا خارج حرم سے پس اگر ایسا کرے گا تو اس کا عمل بغیر اشکال صحیح ہے

۲۔ مکلف بغیر احرام کے حدودِ حرم میں داخل ہو چکا ہو اور میقات پر جانا ممکن نہ ہو لیکن حرم سے خارج ہو سکتا ہو تو اس پر واجب ہے کہ حدود حرم سے باہر نکل کر احرام باندھے اور مکہ جائے۔

۳. حدودِ حرم میں جا چکا ہو اور میقات تک لوٹنا یا حدودِ حرم سے خارج ہونا ممکن نہ ہو اگرچہ حج فوت ہونے کا خوف ہو تو اس صورت میں جہاں کھڑا ہے وہیں سے محرم ہو جائے اور مکہ روانہ ہو۔

۴. مکلف حدودِ حرم سے باہر ہو لیکن میقات تک واپسی ممکن نہ ہو تو اس صورت میں بھی جہاں کھڑا ہے وہیں سے احرام باندھ لے یہاں ایک جماعتِ فقہاء نے آخری تین صورتوں میں عمرہ باطل ہونے کا حکم فرمایا ہے لیکن تینوں صورتوں میں عمرہ کا صحیح ہونا قوت سے خالی نہیں ہے اگرچہ مکلف میقات سے ترکِ احرام کی وجہ سے فعلِ حرام کا مرتکب ہوگا لیکن صحت عمرہ کے باوجود احوط ہے کہ درصورتِ امکان حج کا اعادہ کرے اور اگر مکلف نے آخری تینوں صورتوں میں بیان شدہ وظیفہ پر عمل نہ کیا اور عمرہ بجا لایا تو بیشک حج باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۲۹:۔ اگر کوئی بھول کر یا غشی وغیرہ کی حالت میں احرام ترک کرے یا جاہل بالحکم یا جاہل بالمیقات کی وجہ سے احرام ترک کرے تو اس مسئلہ میں بھی چار صورتیں ہوں گی۔

۱. اگر میقات تک جانا ممکن ہو تو واجب ہے کہ واپس جا کر میقات ہی سے احرام باندھے۔

۲. حدودِ حرم میں داخل ہو چکا ہو اور میقات تک جانے کا امکان نہ

ہو لیکن حرم سے باہر نکل سکتا ہو تو لازم ہے کہ حرم سے باہر جاکر احرام باندھے
اور اولیٰ یہ ہے کہ حرم سے باہر جہاں تک ممکن ہو دُور جاکر احرام باندھے
۳۔ حدودِ حرم میں جا چکا ہو لیکن حرم سے باہر نکلنا ممکن نہ ہو تو اُس
صورت میں لازم ہے کہ جہاں کھڑا ہے احرام باندھ لے اگرچہ مکہ معظمہ میں
بھی داخل ہو چکا ہو۔
۴۔ حاجی حرم سے باہر ہو اور میقات کی طرف لوٹنا ممکن نہ ہو تو اس صورت
میں بھی اپنی جگہ ہی سے محرم ہو جائے مذکورہ چاروں صورتوں میں اگر مکلف
نے ہمارے ذکر کردہ وظائف پر عمل کیا تو اُس کا عمل صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۰: جہالت حکم کی وجہ سے اگر حائض میقات سے
احرام باندھے بغیر حدودِ حرم میں داخل ہو جائے تو دوسرے لوگوں کی طرح اس
پر واجب ہے کہ اگر میقات تک جانا ممکن نہ ہو تو حرم سے باہر نکل کر احرام
باندھے بلکہ اس کے لیے احوط ہے کہ حرم سے باہر جتنی مقدار ممکن ہے دُور
تک جاکر احرام باندھے جب کہ حج فوت ہونے کا خوف نہ ہو اور اگر حرم سے
باہر جانا ممکن نہ ہو تو دوسرے لوگوں کی طرح حرم ہی سے احرام باندھ لے۔

مسئلہ ۱۷۱: اگر کسی کا عمرہ فاسد ہو جائے تو درصورتِ امکان
واجب ہے کہ دوبارہ عمرہ بجالائے اور اگر تنگیٔ وقت کی وجہ سے اعادہ
ممکن نہ ہو تو حج فاسد ہوگا اور سال آئندہ اعادہ لازم ہے۔

مسئلہ ۱۷۲:۔ ایک جماعت فقہانے فرمایا ہے کہ اگر مکلف
بھول کر بغیر احرام کے باقی اعمال بجالائے تو اُس کا عمرہ صحیح ہوگا۔ لیکن
یہ قول اشکال سے خالی نہیں ہے اس بنا پر احوط اس صورت میں اعادہ
لازم ہے جب کہ امکان ہو جس طریقہ سے ہم نے ذکر کیا ہے البتہ اس
احتیاط کو ترک نہ کیا جائے۔

مسئلہ ۱۷۳:۔ جو شخص دُور رہنے والا حج کرنا چاہے تو اُس
پر واجب ہے کہ پہلے ۵ مواقیت میں سے کسی ایک میقات سے
احرام باندھے پس اگر اس کا راستہ ہی میقات سے گذرتا ہو تو بغیر اشکال
کے اُسی میقات سے احرام باندھے گا اور اگر ایسا راستہ اختیار کرے
جو کسی میقات سے نہ گذرتا ہو جیسے کہ اس زمان میں یہی صورت حال ہے
کہ حجاج کرام پہلے جدّہ میں وارد ہوتے ہیں اور جدّہ میقات نہیں ہے
اور نہ ہی محرم ہونا وہاں سے کافی ہے حالانکہ معلوم ہے کہ اگر جدّہ کسی میقات
کے محاذی بھی ہو تو بھی کافی نہیں ہے۔ چہ جائے کہ جدّہ کا محاذی ہونا ثابت
بھی نہیں ہے بلکہ عدم محاذی کا گمان ہے پس ایسی صورت میں حاجی پر لازم
ہے کہ اگر ممکن ہو تو کسی ایک میقات پر جاکر احرام باندھے یا اپنے
وطن یا جدّہ پہنچنے سے پہلے اتنی مقدار جو قابل ملاحظہ ہو اگرچہ ہوائی جہاز
ہی میں احرام باندھنے کی نذر کرے اور پھر محل نذر سے احرام باندھ لے

اور اگر کسی ایک میقات پر جانا ممکن نہ ہو اور جدہ میں بغیر احرام وارد ہوا ہو تو ممکن ہے کہ وہ مدینہ منورہ کے راستہ میں مقام رابغ چلا جائے اور وہاں سے نذر کرکے احرام باندھے اور نذر اس لئے کرے کہ رابغ میقات جحفہ سے پہلے مکہ کی طرف ہے اور جب کسی میقات پر جانا ممکن نہ ہو اور نہ ہی پہلے سے نذر کے ساتھ احرام باندھا ہو تو لازم ہے کہ نذر کے ذریعہ جدہ ہی سے محرم ہو جائے پھر دخول حرم سے قبل تجدید کرے۔

مسئلہ ۱۷۴:۔ پہلے گذر چکا ہے کہ حج تمتع بجالانے والے پر واجب ہے کہ حج تمتع کا احرام مکہ سے باندھے اور اگر جان بوجھ کر حج تمتع کا احرام مکہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے باندھے اور محرم ہو کر مکہ میں داخل ہو تو اس کا احرام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ درصورت امکان مکہ سے از سر نو احرام حج باندھے ورنہ اس کا حج باطل ہوگا۔

مسئلہ ۱۷۵:۔ اگر حج کا احرام باندھنا مکہ سے بھول جائے تو اگر ممکن ہو تو مکہ لوٹنا واجب ہے اور اگر واپس نہ جاسکے تو جہاں یاد آئے وہیں سے احرام باندھ لے اگرچہ عرفات بھی پہنچ چکا ہو اور حج صحیح ہوگا۔ اور جاہل بالحکم کے لئے بھی یہی صورت ہے۔

مسئلہ ۱۷۶:۔ اگر کوئی احرام حج بھول جائے اور تمام اعمال بجالانے

کے بعد یاد آئے تو اس کا حج صحیح ہوگا اور یہی حکم جاہل کے لئے بھی ہے۔

کیفیت احرام

احرام میں تین چیزیں واجب ہیں

۱۔ نیت یعنی نیت انسان ارادہ کرے کہ تمام اعمال حج و عمرہ بطور واجب بجا لاؤں گا قربۃً الی اللہ تعالیٰ اور جب تمام اعمال کو تفصیلاً نہ جانتا ہو تو واجب اعمال بجا لانے کا قصد اجمالی کافی ہے پس اس صورت میں لازم ہے کہ مسائل کو رسالہ عملیہ سے دیکھ کر با ترتیب بجا لائے یا موثق معلم سے پوچھ کر پھر عمل کو انجام دے اور اگر قصد کے بغیر احرام باندھے تو احرام باطل ہوگا اور نیت میں چند امور معتبر ہیں۔

۱۔ قصد قربت لازم ہے جیسے کہ احرام کے علاوہ باقی عبادات میں قصد قربت ضروری ہے۔

۲۔ قصد قربت ابتداء احرام کے مقارن ہو۔

۳۔ احرام کو معین کرنا ضروری ہے کہ عمرہ کا احرام ہے یا حج کا اور حج تمتع ہے یا قران یا افراد پھر تعین کرے کہ حج اپنا بجا لانا چاہتا ہے یا غیر کے لئے اور حجۃ الاسلام ہے یا حج بطور نذر ہے یا حج واجب بالافساد ہے

یا حج مستحبی ہے پس اگر بغیر تعین کئے احرام کی نیت کرے تو احرام باطل ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۱۷۷۔ صحت نیت میں تلفظ معتبر نہیں ہے اور نہ ہی دل میں خطور کی ضرورت ہے بلکہ ارادہ کافی ہے جیسے کہ احرام کے غیر باقی عبادات میں فقط قصد و داعی ہی کافی ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۷۸۔ صحت احرام میں عزم برائے ترک محرمات از اول احرام تا آخر معتبر نہیں ہے مگر جماع و استمناء پس اگر اول احرام حج سے قصد کرے کہ وقوف مزدلفہ سے قبل زوجہ سے جماع کروں گا یا استمناء یا مردد ہو تو اس کا احرام باطل ہوگا۔ ہاں اگر ابتدا احرام میں ان دو چیزوں کے ترک کرنے کا عزم ہو اور بعد از احرام ان میں سے کسی ایک فعل کے بجا لانے کا ارادہ ہو جائے تو احرام باطل نہیں ہوگا۔

۲۔ تلبیہ یعنی حسب ذیل چند جملے زبان سے کہے

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ واحوط و اولیٰ یہ ہے کہ اس جملہ کا اضافہ کرے اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اور جائز ہے کلمہ لَکَ کا بعد از کلمہ والملک اضافہ کیا جائے یعنی کہے وَالْمُلْکَ لَکَ اب تلبیہ کامل یہ ہوگا۔ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ

وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ

مسئلہ ۱۷۹ :- ہر شخص پر الفاظ تلبیہ کو بطور صحیح یاد کرنا لازم ہے جیسے کہ نماز میں تکبیرۃ الاحرام کا صحیح ادا کرنا واجب ہے۔ اگرچہ دوسرے شخص کی تلقین سے بھی ہو پس اگر کسی کی قراءت تلبیہ اچھی نہ ہو اور تلقین بھی میسر نہ ہو تو جیسے کہہ سکتا ہے اسی طرح کہنا واجب ہے اور ایسی صورت میں احوط ہے کہ جمع کرے یعنی جتنی مقدار میسور ہو خود ادا کرے اور تلبیہ کا ترجمہ بھی کہے اور تلبیہ کہنے کے لئے کسی کو نائب بنائے۔

مسئلہ ۱۸۰ :- جو زبان سے گنگ ہو وہ تلبیہ کے لئے انگلی سے اشارہ کرے اور زبان کو حرکت دے بلکہ اولیٰ ہے کہ خود بھی یہ کام کرے اور تلبیہ کہنے کے لئے کسی کو نائب نیز بنائے۔

مسئلہ ۱۸۱ :- بے ہوش اور غیر ممیز بچہ کے لئے کوئی دوسرا شخص بطور صحیح تلبیہ کہے۔

مسئلہ ۱۸۲ :- حج تمتع کا احرام و عمرہ تمتع و حج افراد و عمرہ مفردہ کا احرام بغیر تلبیہ کے منعقد نہیں ہو سکتا البتہ حج قران کا احرام تلبیہ سے منعقد اور اشعار یا تقلید سے نیز محقق ہو سکتا ہے۔ اشعار اونٹ کی قربانی کے ساتھ مختص ہے اور تقلید اونٹ و گائے اور دنبہ وغیرہ کی قربانی میں مشترک ہے۔ ہاں اونٹ کی قربانی میں اولیٰ ہے کہ اشعار و تقلید دونوں ہوں اور

حج قرآن میں احوط تلبیہ ہے اگرچہ اس کا احرام اشعار یا تقلید سے منعقد ہوا ہو معنی اشعار کوہان کو دائیں طرف سے چیرا جائے یعنی محرم اونٹ کے بائیں طرف کھڑا ہو کر دائیں طرف کوہان کو چیرا دے اور خون آلودہ کرے تقلید یعنی حاجی اپنے پرانے جوتوں کا ہار بنا کر قربانی کی گردن میں ڈالے۔

مسئلہ ۱۸۳۔ صحت احرام میں حدث اصغر و اکبر سے طاہر ہونا شرط نہیں ہے لذا حدث اصغر و اکبر کے ساتھ ہی احرام باندھنا صحیح ہے یعنی بغیر وضو یا جنب و حیض و نفاس کی حالت میں احرام باندھنا کوئی اشکال نہیں رکھتا بنا بر ایں شخص جنب و حائض و نفساء احرام باندھ سکتے ہیں

مسئلہ ۱۸۴۔ نماز میں تکبیرۃ الاحرام کی مانند تلبیہ کی پوزیشن ہے پس تلبیہ کے بغیر احرام محقق نہیں ہوتا یا اشعار و تقلید کے بغیر احرام منعقد نہیں ہوگا۔ خاص کر حج قران میں لذا اگر کوئی دو کپڑے احرام پہنے اور نیت احرام کے بعد اور تلبیہ سے قبل احرام میں حرام ہو جانے والا فعل بجالائے تو نہ کفارہ ہوگا اور نہ ہی گنہگار ہوگا۔

مسئلہ ۱۸۵۔ جو شخص مدینہ کے راستہ سے جا رہا ہو تو افضل ہے کہ تلبیہ کو تا بیدار تاخیر کرے اور اگر کسی دیگر راستے سے جا رہا ہو تو کچھ مقداً چلنے تک تاخیر کرے اور مکہ سے حج کے لئے تلبیہ میں تا رقطاء تاخیر کر سکتا ہے لیکن احوط ہے کہ تلبیہ فوراً بجالائے مطلقاً ہاں مذکورہ مقامات میں جہر سے کہے

بیدا، ذوالحلیفہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے مکہ کی طرف اور یہ قطاد وہ جگہ ہے جس کا نام مدعی جو ردم سے پہلے ہے۔

مسئلہ ۱۸۶:۔ جو عمرہ تمتع بجالا رہا ہو اُس کے لئے احوط ہے کہ مکہ کے قدیم گھروں پر جب نظر پڑے تو تلبیہ ختم کردے۔ اس کی حد یہ ہے کہ جو مدینہ کے راستے سے جا رہا ہو تو عقبۃ المدنیین پر جاکر تلبیہ ختم کرے اور جو عمرہ مفردہ بجالا رہا ہو تو وہ حرم میں داخل ہوکر ختم کرے جب کہ خارج حرم سے آئے اور جو مکہ سے احرام کے لئے باہر جائے تو جب کعبہ دکھائی دے تو تلبیہ ختم کرے اور احرام حج کی ہر نوع میں عرفہ کے دن زوال کے وقت تلبیہ ختم کرے۔

مسئلہ ۱۸۷:۔ اگر کوئی جامہ احرام پہننے کے بعد اور میقات سے تجاوز کرنے سے پہلے شک کرے کہ تلبیہ بجالایا ہے یا نہیں تو بنا رکھے کہ نہیں بجالایا اور جب تلبیہ کہنے کے بعد شک کرے کہ بطور صحیح کہا ہے یا نہیں تو بنا رکھے کہ انشاء اللہ صحیح ادا کیا ہے۔

۳۔ جو چیزیں محرم پر حرام ہیں ان سے اجتناب کرنے کے بعد لباس احرام کے دو کپڑے پہننے لازم ہیں ایک بطور لنگ کے اور دوسرا دونوں کندھوں پر ڈالے ہاں اس حکم سے بچے مستثنیٰ ہیں کہ بچے احرام باندھنے میں مقام فخ تک تاخیر کرسکتے ہیں جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔

مسئلہ ۱۸۸:۔ لباس احرام واجب تعبدی ہے۔ بنا دبر اظہر احرام کے تحقق میں شرط نہیں ہے اور احوط ہے کہ لباسِ احرام بطور متعارف پہنا جائے۔

مسئلہ ۱۸۹:۔ لنگ میں معتبر ہے کہ ناف سے لے کر گھٹنوں تک کے حصے کو چھپالے جیسے کہ ردا میں معتبر ہے کہ دونوں کندھوں کو ڈھانپ لے۔ ہاں احوط ہے کہ لباس احرام نیت و تلبیہ سے پہلے پہنا جائے پس اگر عکس کرے تو اعادہ کرے گا۔

مسئلہ ۱۹۰:۔ اگر جہالت کی وجہ سے یا بھول کر پیراہن کے ہوتے ہوئے احرام باندھ لے تو فوراً پیراہن اتار دے تو احرام صحیح ہوگا۔ بلکہ اظہر ہے کہ اگر عمداً پیراہن کے اوپر احرام باندھے تو بھی احرام صحیح ہوگا۔ ہاں اگر احرام کے بعد پیراہن باندھے تو بدون شک احرام صحیح ہوگا لیکن پاؤں کی طرف سے اُتارنا ضروری ہے اور اگر پیراہن کا گلہ تنگ ہو جو پاؤں کی طرف سے نہ نکل سکتا ہو تو اُس کو پھاڑ ڈالے اور پاؤں سے نکال دے خلاصہ پیراہن سر کی طرف سے نہیں اتار سکتا۔

مسئلہ ۱۹۱:۔ احرام میں سردی یا گرمی کی وجہ سے دو کپڑوں سے زیادہ ہوں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۱۹۲:۔ جو کچھ لباس نماز گذار میں شرط ہے وہی لباس

احرام میں بھی شرط ہے پس لباس احرام خالص ریشم اور اجزا حیوان حرام گوشت کا جائز نہیں ہے اور سونے کی تاروں سے بنا ہوا کپڑا بھی جائز نہیں ہے اسی طرح لباس احرام کو پاک ہونا چاہیئے۔ ہاں جو چیز نجس نماز میں معاف ہے وہ لباس احرام میں بھی معاف ہے۔

مسئلہ ۱۹۳:۔ لنگ ایسے کپڑے کا نہ ہو جس میں بدن دکھائی دے بلکہ احوط ہے کہ ردا بھی پتلے کپڑے کی نہ ہو۔ دونوں کپڑے موٹے ہوں۔

مسئلہ ۱۹۴:۔ احوط ہے کہ دونوں کپڑے بُنے ہوئے ہوں یعنی چمڑے اور تہ شدہ چیز کے نہ ہوں۔

مسئلہ ۱۹۵:۔ لنگ اور ردا مردوں کے ساتھ مختص ہے پس عورتوں کے لئے جائز ہے کہ اپنے عادی لباس واجد الشرائط مذکورہ میں احرام باندھ سکتی ہیں۔

مسئلہ ۱۹۶:۔ اگرچہ لباس ریشم فقط مردوں کے لئے حرام ہے لیکن عورتیں بھی احرام میں استعمال نہ کریں بلکہ احتیاط یہ ہے کہ کوئی چیز بھی ریشم خالص کی تمام حالت احرام میں نہ پہنیں۔

مسئلہ ۱۹۷:۔ اگر دونوں احرام کے کپڑے یا کوئی ایک احرام باندھنے کے بعد نجس ہو جائیں تو احوط ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے تبدیل یا پاک

کئے جائیں۔

مسئلہ ۱۹۸:۔ لباس احرام کو نیت کے بعد ہمیشہ پہننا واجب نہیں ہے بلکہ برائے ضرورت یا غیر ضرورت کندھوں سے بردار اٹھالی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے نیز تبدیل بھی کرسکتے ہیں جب کہ عوض میں شرائط موجود ہوں۔

تروک احرام

جیسے کہ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ احرام تلبیہ سے محقق ہوتا ہے یا اشعار و تقلید سے پس ان تینوں کے بغیر احرام منعقد نہیں ہوگا۔ اگرچہ نیت احرام کرلی جائے پس جب مکلف نے احرام باندھ لیا تو ۲۵ چیزیں حسب ذیل اس پر بحالت احرام میں حرام ہوں گی۔

۱۔ شکار بری ۲۔ جماع ۳۔ عورت کا بوسہ لینا ۴۔ عورت کو مس کرنا ۵۔ عورت کی طرف نگاہ کرنا ۶۔ استنماء ۷۔ عقد نکاح ۸۔ استعمال خوشبو ۹۔ مردوں کے لیے سلا ہوا کپڑا پہننا ۱۰۔ آنکھوں میں سرمہ لگانا ۱۱۔ آئینہ دیکھنا (۱۲) مردوں کا خف وجوراب پہننا ۱۳۔ جھوٹ وسب کرنا ۔۱۴۔ مجادلہ کرنا ۱۵۔ جوئیں و دیگر بدنی حشرات کا مارنا ۱۶۔ زینت کرنا ۱۷۔ تیل لگانا ۱۸۔ بدن سے بال مونڈنا ۱۹۔ مردوں کا سر پر ستر کرنا ۲۰۔ عورتوں کو چہرہ چھپانا

۲۱. مردوں کے لئے سایہ ۲۲. بدن سے خون نکالنا ۲۳. ناخن اتارنا ۲۴. دانت نکالنا ۲۵. اسلحہ ہمراہ اٹھانا۔

۱۔ شکار بری

مسئلہ ۱۹۹:۔ حالتِ احرام میں محرم پر حیوانِ بری کا شکار کرنا یا مارنا حرام ہے۔ حیوان چاہے حرم سے باہر ہو یا اندر ہو اور حرم میں شکار مطلقاً حرام ہے اگرچہ شکاری محل بھی کیوں نہ ہو۔

مسئلہ ۲۰۰:۔ جیسے کہ محرم پر حیوان بری کا شکار حرام ہے ایسے ہی حیوان کی طرف اشارہ کرنا بھی حرام ہے فرق نہیں ہے کہ شکاری مُحرم ہو یا مُحل ہو۔

مسئلہ ۲۰۱:۔ محرم کے لئے شکار کا روکنا و نگہداری میں رکھنا حرام ہے اگرچہ اُس نے احرام سے پہلے شکار کیا ہو اور محرم پر شکار کا گوشت کھانا حرام ہے اگرچہ شکاری محل بھی کیوں نہ ہو نیز ٹکڑی حیوان بری میں داخل ہے پس ٹکڑی کا شکار اور اُسے روکنا و کھانا محرم پر حرام ہے۔

مسئلہ ۲۰۲:۔ مذکورہ بالا حکم حیوان بری کے ساتھ مختص ہے البتہ شکاری بحری مچھلی وغیرہ کا شکار جائز ہے اسی طرح حیوان اھلی مثل مرغی و بھیڑ و گائے و اونٹ اور مرغ حبشی کا ذبح کرنا محرم کے لئے جائز ہے

مسئلہ ۲۰۳: حیوان بری و بحری و اصلی کے بچے اور انڈے بطور حکم ہر حیوان کے تابع ہوں گے۔

مسئلہ ۲۰۴: محرم کسی درندے کو قتل نہیں کر سکتا مگر جب کہ اپنی جان کا خوف ہو یا حرم کے کبوتروں کو اذیت دیں تو جائز ہوگا اور درندے کے مارنے میں کفارہ نہیں ہے حتیٰ شیر بنا بر اظہر چاہے اُس کا قتل جائز ہو یا نہ ہو

مسئلہ ۲۰۵: افعی سیاہ رنگ کا بڑا سانپ و دوسرے بڑے سانپ و عقرب اور چوہے کو محرم مار سکتا ہے اور کسی کا کوئی کفارہ نہیں ہے

مسئلہ ۲۰۶: محرم کوّے اور شکاری باز کو تیر مار سکتا ہے اور اگر تیر لگنے سے مر جائیں تو کوئی کفارہ نہیں۔

کفاراتِ شکار

مسئلہ ۲۰۷: اگر محرم شتر مرغ کو ہلاک کر دے تو اُس کا کفارہ ایک اونٹ دینا ہوگا اور اگر جنگلی گائے ہلاک کرے تو ایک گائے کفارہ میں دے گا اور جنگلی گدھے کا کفارہ ایک اونٹ یا ایک گائے دے گا اور ہرن و خرگوش کا کفارہ ایک دنبہ ہے اور بنا بر احتیاط لومڑی کا کفارہ بھی ایک دنبہ دینا ہوگا

مسئلہ ۲۰۸: اگر ایسے حیوان کا شکار کرے جس کا کفارہ اونٹ ہو لیکن اونٹ نہ مل سکے تو ساٹھ مسکین کو طعام دینا واجب ہے اور ہر مسکین

کو ایک گوسفند دینا ہوگا و اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو ۱۸ دن کے روزے رکھے اور اگر کفارہ میں گائے دینا ہو لیکن وہ دستیاب نہ ہوسکے تو ۳۰ مسکین کو طعام دے گا و اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ۹ دن کے روزے رکھے و نیز اگر کفارہ میں دُنبہ واجب ہو اور وہ نہ مل سکے تو ۱۰ مسکین کو طعام دے گا اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو ۳ دن کے روزے رکھے۔

مسئلہ ۲۰:۔ اگر محرم نے حرم سے باہر کبوتر وغیرہ کا شکار کیا ہو اور اسے ذبح کردے تو کفارہ میں ایک دُنبہ دے گا اور اگر کبوتر کا بچہ ہلاک کیا ہو تو کفارہ میں برہ یا بز غالہ دینا پڑے گا نیز کبوتر کا انڈا توڑنے کا کفارہ ایک درہم ہے۔ بنابر احتیاط اور اگر کوئی محل شخص حرم میں کبوتر و مانند کبوتر ہلاک کرے تو ایک درہم کفارہ دے گا۔ ہاں کبوتر کے بچے کا آدھا درہم اور انڈا توڑنے کا کفارہ چوتھا حصہ درہم کفارہ میں دینا پڑے گا اور اگر محرم کبوتر کو حرم میں مار ڈالے تو ہر دو کفارہ دینا واجب ہوگا اور اسی طرح ہے جب کہ بچے اور انڈے توڑ دے اور جب انڈا میں بچہ حرکت کرے تو وہ انڈا حکم بچہ میں ہوگا۔

مسئلہ ۲۱:۔ قطاۃ؎ و حجل و دراج وغیرہ کے ہلاک کرنے میں جو بھیڑ کا بچہ دودھ چھوڑ کر چرنا شروع کردے کفارہ میں دینا پڑے گا اور عصفور و قبرہ و صعوہ وغیرہ کے مارنے سے بنابر مشہور ایک مد طعام

؎ اقسام طیور

دے گا لیکن حقِ تعلیم دینا احوط ہے اور مکڑی کے قتل میں ایک دانہ کھجور
کفارہ دے گا اور اگر ایک سے زیادہ ہوں تو مٹھی بھر طعام اور اگر بہت زیادہ
ہوں تو ایک بکری کفارہ میں دے گا۔

مسئلہ ۲۱۱:۔ جنگلی چوہے، قنفذ، گوہ وغیرہ کے قتل میں ایک
چھوٹا بکرا کفارہ میں دینا ہو گا اور ٹڈی میں مٹھی بھر طعام دے گا۔

مسئلہ ۲۱۲:۔ اگر کوئی عمداً زنبور کو ہلاک کرے تو کچھ مقدار طعام
کفارہ میں دے گا ہاں از جہت اذیت مارنے کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۳:۔ جس راستہ پر ٹڈی ہو تو محرم پر واجب ہے کہ
وہ راستہ چھوڑ دے۔ ہاں اگر ممکن نہ ہو یعنی راستہ چھوڑنے کا امکان نہ
ہو اور چلنے سے مکڑی ہلاک ہو جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۱۴:۔ اگر کچھ محرم لوگوں نے مل کر کسی حیوان کو قتل کیا ہو
تو ہر ایک کو علیحدہ کفارہ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۱۵:۔ حیوان کا شکار یا شکار شدہ حیوان کا گوشت کھانا
دونوں کا کفارہ یکساں ہے۔ پس اگر محرم شکار کرکے اس کا گوشت کھالے تو
دو کفارے اس پر واجب ہیں۔

ۓ جو بھیڑ کا بچہ دودھ چھوڑ کر خود گھاس وغیرہ کھاتا ہو

مسئلہ ۲۱۶:۔ جو شکار کو ہمراہ لے کر حرم میں داخل ہو تو اُس پر واجب ہے کہ اُسے رہا کر دے پس اگر نہ چھوڑے اور وہ حیوان مرجائے تو اس پر کفارہ لازم ہے بلکہ جس نے احرام سے قبل شکار کیا ہو اور بعد میں محرم ہوا ہو تو پھر بھی شکار کا رہا کرنا واجب ہے اگرچہ حرم میں داخل نہیں ہوا ہو بنا بر احتیاط۔

مسئلہ ۲۱۷:۔ حیوان کا شکار کرنا اور اس کا گوشت کھانے میں فرق نہیں ہے چاہے عمداً ہو یا سہواً یا بوجہ نادانی ہو کفارہ واجب ہوگا۔

مسئلہ ۲۱۸:۔ اگر شکار مکرر ہو تو کفارہ بھی مکرر ہوگا اگرچہ شکار بوجہ نادانی یا بھول کر خطاءً کیا ہو اور یہی حکم ہے کہ شکار حرم میں عمداً کیا ہو اور شکاری محل ہو یا کئی دفعہ احرام سے محرم ہوا ہو۔ ہاں اگر محرم سے ایک ہی احرام میں عمداً تکرار کے ساتھ شکار ہوا ہو تو کفارہ ایک ہی کفارہ دینا پڑے گا۔

جماع

مسئلہ ۲۱۹:۔ اثناء عمرہ تمتع و اثناء عمرہ مفردہ و اثنا حج میں محرم پر جماع حرام ہے بلکہ اس کے بعد نماز طواف نساء سے قبل بھی حرام ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲۰:- اگر کوئی اثنا عمرہ میں جماع کرے جان بوجھ کر قبل ودبر میں تو اگر سعی کے بعد ہو تو اس کا عمرہ فاسد نہیں ہوگا۔ ہاں بنا بر احوط کفارہ میں اونٹ کا بچہ دینا واجب ہوگا اگر اس سے عاجز ہو تو گائے دے ورنہ بکری دینی واجب ہوگی اور اگر سعی ختم کرنے سے پہلے جماع کرے تو کفارہ جو ذکر ہو چکا ہے دے گا اور بنا بر اظہر عمرہ فاسد نہیں ہوگا۔ ہاں احوط ہے کہ صورت امکان میں حج سے قبل عمرہ کا اعادہ کرے اور اگر ممکن نہ ہو تو آئندہ سال پورے حج کا اعادہ کرنا پڑے گا۔

مسئلہ نمبر ۲۲۱:- اگر محرم احرام میں جان بوجھ کر اپنی عورت سے وقوف مزدلفہ سے قبل جماع کرے تو اس پر کفارہ جماع اور اتمام باقی اعمال واجب ہوگا اور سال آئندہ حج کا اعادہ کرے گا نیز فرق نہیں ہے کہ حج واجب ہو یا مستحب اور یہی حکم عورت کے لئے جب کہ وہ بھی حالت احرام میں ہو اور جان بوجھ کر جماع میں شوہر کی اتباع کی ہو۔ ہاں اگر عورت کو شوہر جماع پر مجبور کرے تو اس صورت میں عورت کا حج فاسد نہیں ہوگا اور شوہر پر دو کفارے واجب ہوں گے۔ البتہ عورت پر کوئی کفارہ نہیں ہے اور جماع کا کفارہ صورت امکان میں ایک اونٹ ہے ہاں اگر اونٹ دینے سے عاجز ہو تو ایک گائے دے گا ورنہ ایک بکری کا دینا ہوگی اور عورت و مرد کو جدا رہنا باقی اعمال میں واجب ہے اور سال آئندہ اعادہ حج

میں اگر کوئی تیسرا آدمی ساتھ نہ ہو تو ایک دوسرے سے مقام جماع تک جدا رہیں گے اور اگر عرفات کی طرف جاتے ہوئے منیٰ سے محل کر جماع کرے تو منیٰ میں قربانی دینے سے قبل تمام سفر میں ایک دوسرے سے جدا رہیں گے بلکہ بنا بر احوط تمام اعمال حج سے فارغ ہونے تک جُدا رہنا ضروری ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۲۲۔ اگر محرم جان بوجھ کر وقوف مزدلفہ کے بعد اپنی عورت سے جماع کرے پس اگر جماع طوافِ نساء سے قبل ہو تو اس پر کفارہ مثل سابق واجب ہے لیکن اعادہ واجب نہیں ہے اور یہی حکم ہے جبکہ پانچویں شوط طواف نساء سے قبل جماع کرے ہاں اگر پانچویں شوط کے بعد جماع کیا ہو تو کوئی کفارہ نہیں ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۲۲۳۔ اگر محرم جان بوجھ کر عمرہ مفردہ میں عورت سے جماع کرے تو مثل سابق کفارہ اُس پر واجب ہوگا لیکن اُس کا عمرہ فاسد نہیں ہوگا جب کہ سعی کے بعد جماع کیا ہو ہاں اگر جماع سعی سے قبل واقع ہوا ہو تو اُس کا عمرہ باطل ہوگا اور ایک ماہ مکہ میں ٹھہرنا واجب ہوگا پھر ایک ماہ کے بعد کسی میقات پر جاکر بطور اعادہ عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ جائے گا نیز بنا بر احوط عمرہ فاسدہ کو بھی تمام کرنا ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۲۲۴۔ جو شخص اپنے احرام سے محل ہوکر عورت سے

جماع کرے جب کہ عورت حالت احرام میں تھی تو عورت پر کفارہ واجب ہوگا لیکن بطور فراغت مرد ہی ادا کرے گا اور کفارہ ایک اونٹ دینا پڑے گا۔

مسئلہ ۲۲۵۔ اگر از روئے جہالت یا بھول کر محرم اپنی عورت سے جماع کرلے تو اس کا عمرہ و حج صحیح ہوگا اور کفارہ بھی واجب نہیں ہوگا اور یہ حکم باقی تمام محرمات میں جو موجب کفارہ بنتے ہیں جاری ہوگا یعنی ہر عمل موجب کفارہ اگر محرم سے از جہت جہالت یا نسیان کی وجہ سے صادر ہو تو اُس پر کفارہ نہیں ہوگا مگر در چند موارد ذیل :۔

۱۔ اگر محرم طواف حج کو بھول کر اپنی عورت سے جماع کرلے یا کچھ مقدار سعی عمرہ تمتع میں بھول جائے اور عورت سے جماع کرے یا اپنے آپ کو محل سمجھ کر ناخن اتار دے اور بعد از سعی و قبل از تقصیر جہالت بالحکم کی وجہ سے جماع کرلے۔

۲۔ اگر محرم خواہ مخواہ اپنا ہاتھ سر یا داڑھی پر عبثاً پھیرے اور ایک یا دو بال گر جائیں۔

۳۔ اگر محرم از روئے جہالت بدن پر تیل لگالے اور ان سب کا حکم اپنے مقام پر آجائے گا۔

تقبیلِ نساء

مسئلہ ۲۲۶:۔ اگر محرم از روئے شہوت اپنی عورت کا بوسہ لے تو حرام ہے اور اگر بوسہ کی وجہ سے منی خارج ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ ایک اونٹ یا جزور کفارہ میں دے بلکہ بنا بر احوط اگر منی خارج نہ بھی ہو تو کفارہ دے گا۔

ہاں اگر بوسہ شہوت کے ساتھ نہ لیا ہو تو کفارہ میں ایک بکری دینا ہوگی

مسئلہ ۲۲۷:۔ اگر کوئی طوافِ نساء کے بعد اپنی عورت کا حالتِ احرام میں بوسہ لے تو احوط ہے کہ کفارہ میں بکری دے۔

لمسِ عورت

مسئلہ ۲۲۸:۔ محرم کے لئے جائز نہیں ہے کہ شہوت کے ساتھ اپنی عورت کو مس کرے اگر ایسا کیا تو کفارہ میں ایک بکری دے گا ہاں اگر شہوت کے بغیر عورت کو مس کرے تو اس پر کوئی چیز نہیں ہے۔

عورت کی طرف نظر اور اس سے ملاعبہ کرنا

مسئلہ ۲۲۹:۔ اگر محرم اپنی عورت سے ملاعبہ کرے اور منی خارج ہو جائے تو ایک اونٹ کفارہ میں دے گا اور اگر اجنبی عورت کی طرف

شہوت یا غیر شہوت سے دیکھے اور منی نکل آئے تو اُس پر ایک اونٹ کفارہ میں دینا ہوگا۔ ہاں اگر اونٹ دینے پر قادر نہ ہو تو جزور دے گا اور اگر متوسط درجہ کی زندگانی ہو تو ایک گائے دے گا اور فقیر ہو تو ایک بکری دے گا البتہ اگر اپنی عورت کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھے اور منی خارج نہ ہو تو اگرچہ گنہگار ہوگا لیکن کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۲۳۰:۔ اگر محرم زوجہ کی طرف شہوت سے نظر کرے اور منی خارج ہو تو ایک اونٹ یا جزور کفارہ میں دینا واجب ہے۔ ہاں اگر شہوت کے ساتھ نظر کرے اور منی خارج نہ ہو یا بغیر شہوت کے دیکھے اور منی نکلے تو ہر دو صورت میں کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۱:۔ محرم مذکورہ بالا افعال کے علاوہ اپنی زوجہ سے لذت اُٹھا سکتا ہے بنا بر اظہر لیکن احوط ہے کہ ہر لذت کو ترک کرے۔

استمناء

مسئلہ ۲۳۲:۔ اگر محرم اپنے آلہ تناسل سے ملاعبہ کرے اور منی خارج ہو جائے تو اس کا حکم مثل جماع ہوگا۔ پس اگر محرم احرامِ حج میں وقوف مزدلفہ سے قبل مشت زنی کرے تو کفارہ واجب ہے اور باقی اعمالِ حج کا اتمام لازم اور سال آئندہ اعادۂ حج ضروری ہوگا جیسے کہ

ایسا فعل عمرہ مفردہ میں فراغت سعی سے قبل کرے تو عمرہ باطل و اعمال عمرہ کا اتمام اور سال آئندہ عمرہ کا اعادہ لازم ہے۔ کفارہ استمنا مثل کفارہ جماع کے ہے (چنانچہ بغیر مشت زنی کے منی خارج ہو مثلاً عورت کی طرف دیکھنے یا خیال میں لانے کی وجہ سے منی خارج ہو تو اس صورت میں بھی کفارہ واجب ہے البتہ بنا بر اظہر حج و عمرہ فاسد نہیں ہوگا اگرچہ احتیاط ہے کہ حج و عمرہ کا اعادہ کرے

عقد نکاح

مسئلہ ۲۳۳:۔ محرم پر اپنا یا کسی غیر کا عقد نکاح کرنا حرام ہے فرق نہیں ہے۔ دوسرا آدمی محرم ہو یا محل ہو نکاح دائمی ہو یا منقطع ہو مذکورہ تمام صورتوں میں عقد باطل ہوگا۔

مسئلہ ۲۳۴:۔ اگر محرم یا کوئی شخص محل، محرم کے لئے کسی عورت سے نکاح کرے اور شوہر دخول بھی کرلے جب کہ ایسے نکاح کی حرمت کا عاقد و زوج دونوں کو علم تھا تو دونوں پر ایک ایک اونٹ کفارہ دینا ہوگا اور اگر عورت کو علم ہو تو وہ بھی کفارہ دے گی۔

مسئلہ ۲۳۵:۔ مشہور یہ ہے کہ کسی مجلس نکاح میں یا نکاح کی گواہی دینے میں محرم کا حاضر ہونا حرام ہے بلکہ بعض نے تو فرمایا کہ کسی

سابق نکاح کی گواہی بھی محرم پر حرام ہے لیکن اس کی دلیل ظاہر نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۳۶ ۔ حالتِ احرام میں بنا بر احوط کسی عورت کو خطبہ نکاح کے لئے آمادہ کرنا محرم کے لئے جائز نہیں ہے ہاں طلاق رجعی میں رجوع کرنا کوئی مضائقہ نہیں رکھتا اور محرم لونڈی بھی خرید سکتا ہے اگرچہ اس سے لذت اٹھانے کا قصد ہو البتہ احوط ہے کہ محرم لونڈی خریدتے وقت قصد لذت نہ کرے نیز بنا بر اظہر کسی کے لئے تحلیل لونڈی وقبول تحلیل جائز ہے۔

استعمال خوشبو

مسئلہ ۲۳۷ ۔ حالتِ احرام میں استعمال زعفران وعود ومشک وعنبر وغیرہ حرام ہے یعنی سونگھنا وملنا وکھانا حرام ہے اور جس لباس پر مذکورہ چیزوں کا اثر ہو اس کا استعمال حرام ہے بلکہ بنا بر احوط ہر خوشبو سے اجتناب کرے

مسئلہ ۲۳۸ ۔ خوشبو دار فروٹ کا کھانا جائز ہے مثل سیب وسفرجل وغیرہ لیکن کھاتے وقت ناک بند رکھے۔

مسئلہ ۲۳۹ ۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت خوشبو کی وجہ سے ناک بند کرنا محرم پر واجب نہیں ہے جب کہ وہاں عطر بیچا

جارہا ہو البتہ احتیاط لازم ہے کہ سعی کے علاوہ کسی اور حالت میں خوشبو کی وجہ سے ناک بند رکھے اور خلوق کعبہ جو ایک خوشبو کی قسم ہے کا سونگھنا کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۴۰:۔ اگر محرم عمداً کچھ مقدار خوشبو کھالے تو بنا بر مشہور ایک دنبہ کفارہ میں دے گا اور کھانے کے علاوہ کفارہ کا ثابت ہونا محل اشکال ہے اگرچہ کفارہ دینا احوط ہے۔

مسئلہ ۲۴۱:۔ بدبو کی وجہ سے اگر محرم ناک بند رکھے تو حرام ہے۔ ہاں اُس جگہ سے تیزی کے ساتھ گذر جانا کوئی حرج نہیں ہے۔

مردوں کیلئے سلا ہوا لباس

مسئلہ ۲۴۲:۔ محرم پر قمیص و شلوار و عبا و زرہ اور بٹن والا کپڑا وغیرہ پہننا حرام ہیں بلکہ احوط ہے کہ ہر سلے ہوئے لباس سے اجتناب کرے بلکہ احوط ہے کہ جو چیز سلے ہوئے کپڑے کے مشابہ ہو مثل نمد وغیرہ اُس سے بھی اجتناب کرے۔ ہاں نقدی محفوظ کرنے کے لیے سلی ہوئی ہمیان کمر کے ساتھ باندھنا جائز ہے اور فتق بند بھی باندھ سکتا ہے اور سلے ہوئے لحاف وغیرہ میں محرم ہو سکتا ہے لیکن سر پر عمداً لحاف نہ ڈالے۔

مسئلہ ۲۴۳:۔ احوط یہ ہے کہ محرم لنگ کے دونوں پلے گردن میں نہ باندھے بلکہ مطلقاً اس میں گرہ نہ دے یعنی ایک پلے کو دوسرے پلے سے متصل کرنے کے لئے نہ گرہ ڈالے اور نہ سوئی کے ذریعہ متصل کرے بلکہ احوط ہے کہ ردا میں بھی گرہ وغیرہ نہ ڈالے ہاں ردا کے پلے سوئی وغیرہ سے متصل کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۲۴۴:۔ عورتیں حالتِ احرام میں ہر سلا ہوا لباس پہن سکتی ہیں لیکن قفازین ہاتھوں میں نہ پہنیں۔

مسئلہ ۲۴۵:۔ اگر محرم عمداً ایسا لباس پہن لے جو حالتِ احرام میں حرام ہو تو اس کا کفارہ ایک بکری دے گا۔ اور بنا بر احوط کفارہ دینا لازم ہوگا اگرچہ حالت مجبوری میں بھی استعمال کرے۔

سرمہ لگانا

مسئلہ ۲۴۶:۔ سرمہ لگانے کی چند صورتیں ہیں۔

۱. قصدِ زینت سے سیاہ سرمہ آنکھوں میں لگائے تو محرم پر یقیناً حرام ہے اور اس کا کفارہ ایک بکری ہے۔ بنا بر احوط

۲. بغیر قصد زینت سیاہ سرمہ لگانا

۳. قصد زینت ہو لیکن سرمہ سیاہ رنگ کا نہ ہو تو احوط ہے کہ ان

دوسروں سے اجتناب کرے جیسے کہ سرمہ لگانے سے کفارہ دینا احوط ہے۔

۴۔ سرمہ سیاہ رنگ کے علاوہ اور بغیر قصد زینت کے آنکھوں میں لگانا کوئی حرج نہیں اور بلا اشکال کفارہ نہیں ہے۔

آئینہ دیکھنا

مسئلہ ۲۴۲ :- بطور زینت آئینہ دیکھنا حالت احرام میں حرام ہے اور اس کا کفارہ ایک بکری ہے۔ بنا بر احوط اولیٰ ہاں اگر بغیر زینت کے کسی دیگر غرض کے لئے آئینہ میں نگاہ کرے جیسے کہ ڈرائیور پیچھے سے آنے والی موٹروں کو آئینہ سے دیکھتا ہے۔ اس طرح کوئی حرج نہیں ہے اور جو زینت کے لئے آئینہ دیکھے تو مستحب ہے کہ تلبیہ کی تجدید کرے۔ عورت و مرد کے لئے عینک لگانا جائز ہے جب کہ بطور زینت نہ ہو لیکن بہتر ہے کہ محرم عینک نہ لگائے البتہ یہ حکم باقی صاف شفاف چیزوں میں نظر کرنے پر جاری نہیں ہوگا۔ پس صاف پانی اور دیگر صیقل شدہ اجسام میں نگاہ کرنا کوئی حرج نہیں ہے۔

خُف اور جوراب پہننا

مسئلہ ۲۴۸:۔ مرد پر حالتِ احرام میں خف و جوراب وغیرہ پہننا حرام ہے اور بطور احوط اس کا کفارہ ایک بکری ہے۔ ہاں عورتیں پہن سکتی ہیں اور احوط ہے کہ جو چیز تمام پشت پاؤں کو چھپا دے اُسے نہ پہنے و چنانچہ مرد محرم کو ہوائی چپل وغیرہ نہ مل سکے اور خف و جوراب پہننے پر مجبور ہو جائے تو احوط ہے کہ پاؤں کی پشت سے اُسے پھاڑ دے اور اگر کوئی چیز بغیر پہننے کے پُشت پا کو چھپا دے تو کوئی حرج نہیں ہے جیسے کہ پاؤں لحاف کے اندر رکھ کر سو جائے۔

جھُوٹ وسبّ

مسئلہ ۲۴۹:۔ ہر حالت میں جھوٹ و سب حرام ہیں لیکن حالتِ احرام میں حرمت کی تاکید ہے قال اللہ تعالیٰ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ اس آیہ میں فسوق سے مراد جھُوٹ و سب ہیں تفاخر یعنی حسب و نسب کے لحاظ سے دوسروں پر اظہارِ فخر کرنا اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ انسان اپنے لئے ایسے مقام پر فضیلت و برتری کو ثابت کرے

جہاں دوسروں کی توہین ہو تو یہ حرام ہے۔

۲. انسان کسی مقام پر اپنی فضیلت ثابت کرے جہاں دوسرے لوگوں کی توہین نہ ہو تو یہ محرم وغیر محرم کے لیے جائز ہے۔

جدال

مسئلہ نمبر ۲۵۰ :۔ محرم کے لیے جدال جائز نہیں ہے یعنی لَا وَاللّٰہِ وَ بَلٰی وَاللّٰہِ بلکہ ان الفاظ کے بغیر بھی قسم کو ترک کرے۔ یہ احوط ہے

مسئلہ ۲۵۱ :۔ حرمتِ جدال سے دو چیزیں مستثنیٰ ہیں

۱۔ ضرورت کے تحت اثباتِ حق یا ابطالِ باطل کے لیے قسم جائز ہے

۲۔ جب کہ ارادہ قسم کا نہ ہو بلکہ ارادہ کسی دیگر امر کا ہو جیسے اظہار تعظیم کے لیے کہے لَا وَاللّٰہ تم یہ کام نہ کرو۔

مسئلہ ۲۵۲ :۔ جب کہ انسان سچائی کی بنا پر قسم اٹھائے تو کوئی کفارہ نہیں ہے لیکن استغفار کرے جب کہ فقط دو مرتبہ قسم اٹھائے ہاں اگر دو مرتبہ سے تجاوز کرے تو ایک بکری کفارہ میں دے گا اور اگر جھوٹی قسم اٹھائے تو ایک مرتبہ کا کفارہ ایک بکری واجب اور دو مرتبہ پر دو بکری اور تیسری مرتبہ ایک گائے دینا واجب ہے۔

بدنی جانوروں کو مارنا

مسئلہ ۲۵۳:۔ جوئیں مارنا یا بدن سے پکڑ کر دوسری جگہ پھینکنا محرم پر حرام ہے۔ ہاں ایک جگہ سے پکڑ کر دوسری جگہ چھوڑنا کوئی حرج نہیں ہے اور اگر مار دے تو احوط ہے کہ مٹھی بھر طعام کفارہ میں کسی فقیر کو دے اور مچھر، پسو وغیرہ کو بنا بر احوط نہ مارے جب کہ وہ محرم کو ضرر نہ پہنچائیں البتہ دونوں کو اپنے نزدیک آنے سے دفع کرنا بنا بر اظہر جائز ہے اگرچہ اسے بھی ترک کرنا احوط ہے۔

زینت کرنا

مسئلہ ۲۵۴:۔ بقصدِ زینت ہاتھ میں انگوٹھی رکھنا محرم کے لئے حرام ہے ہاں بقصد سنت کوئی حرج نہیں ہے بلکہ کسی چیز سے بھی حالتِ احرام میں زینت کرنا حرام ہے اور بنا بر احتیاط کفارہ ایک دنبہ ہوگا۔

مسئلہ ۲۵۵:۔ حالتِ احرام میں حنا لگانا جب کہ زینت کہی جائے تو حرام ہے اگرچہ محرم خود قصدِ زینت نہ بھی کرے۔ ہاں اگر زینت نہ کہا جائے تو جائز ہے جیسے کہ بطور علاج وغیرہ کے لگائے۔

مسئلہ ۲۵۶:۔ حالتِ احرام میں بطورِ زینت عورت کو زیور استعمال کرنا حرام ہے ہاں اگر احرام سے قبل زیور کی عادت ہو تو اس صورت میں استعمال کرسکتی ہے لیکن حالتِ احرام میں اپنے شوہر اور دیگر مردوں سے چھپائے رکھے ظاہر نہ کرے۔

تیل لگانا

مسئلہ ۲۵۷:۔ حالتِ احرام میں تیل وغیرہ لگانا محرم پر جائز نہیں ہے اگرچہ تیل خوشبودار نہ بھی ہو ہاں ضرورت و علاج کے لئے جائز ہے۔

مسئلہ ۲۵۸:۔ اگر محرم جان بوجھ کر تیل استعمال کرے تو کفارہ ایک بکری ہے اور اگر جہالت کی وجہ سے ہو تو احوط یہ کہ فقیر کو کھانا کھلائے

بدن سے بال زائل کرنا

مسئلہ ۲۵۹:۔ محرم کو اپنے یا کسی غیر کے بدن سے بالوں کو زائل نہیں کرسکتا فرق نہیں دوسرا آدمی محرم ہو یا محل ہو۔ ہاں چار حالتوں میں محرم بال زائل کرسکتا ہے۔ (۱) جب کہ بدن محرم میں جوئیں کثرت سے ہوں (۲) حالتِ مجبوری میں (۳) جب بال آنکھ میں اُگ کر

اذیت کریں (۴) ہنگام وضو و غسل میں بال خود بخود گر جائیں۔

مسئلہ ۲۶۰:۔ اگر محرم بغیر ضرورت کے سر کے بال مونڈ دے تو ایک دنبہ کفارہ دے گا اور اگر بطور ضرورت مونڈے تو کفارہ میں ایک دنبہ دے گا یا تین دن روزے رکھے گا یا چھ مساکین کو طعام دے گا یعنی ہر مسکین کو دو مُد طعام دے گا۔ اگر دونوں زیر بغل بالوں کو مونڈے تو کفارہ ایک دنبہ دے گا اور بنا بر احتیاط ایک بغل کا بھی یہی حکم ہے اور اگر کچھ بال ڈاڑھی وغیرہ کے مونڈے تو مٹھی بھر طعام فقیر کو دے گا چنانچہ محرم کسی دوسرے کا سر مونڈے چاہے وہ دوسرا آدمی محرم ہو یا محل ہو تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۱:۔ اگر محرم اپنے سر یا بدن کو خراشے اور کوئی بال نہ گرے اور نہ ہی خون نکلے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ چنانچہ سر یا ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرنے سے ایک دو بال گر جائیں تو مٹھی بھر طعام بطور صدقہ دے۔

مردوں کا سر کو چھپانا

مسئلہ ۲۶۲:۔ حالتِ احرام میں تمام سر یا بعض حصّہ کو کسی چیز سے چھپانا حتیٰ گیلی مٹی سے بھی حرام ہے اور بنا بر احتیاط کوئی چیز سر پر نہیں رکھ سکتا۔ ہاں تسمہ مشک یا سر درد کی وجہ سے

سر پر رومال باندھنا جائز ہے۔ نیز کان بھی نہیں چھپانے چاہئیں۔

مسئلہ ۲۶۳: حالتِ احرام میں سر پر ہاتھ رکھنا جائز ہے لیکن بہتر ہے کہ اس کو بھی ترک کرے

مسئلہ ۲۶۴: بنا بر احتیاط محرم پانی وغیرہ میں سر کو نہ ڈبوئے اور اس صورت میں عورت و مرد کے لئے کوئی فرق نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۶۵: اگر محرم اپنے سر کو ڈھانپ لے تو بنا بر احتیاط ایک دنبہ کفارہ دے گا اور ظاہر اً درحالتِ اضطرار کفارہ نہیں ہے۔

عورتوں کا چہرہ چھپانا

مسئلہ ۲۶۶: حالتِ احرام میں عورتیں چہرہ پر نقاب وغیرہ نہ ڈالیں۔ بنا بر احتیاط بلکہ چہرے کا بعض حصہ بھی نہ چھپائیں۔ ہاں سونے کے وقت یا حالتِ نماز میں سر کے ساتھ از باب مقدمہ چہرے کو چھپانا کوئی حرج نہیں ہے البتہ بنا بر احتیاط فراغت نماز کے بعد کپڑے کو چہرے سے فوراً ہٹالے۔

مسئلہ ۲۶۷: حالتِ احرام میں عورتیں اس طریقہ سے چہرہ کو چھپا سکتی ہیں کہ سر کی طرف سے چادر و عبا کا پلہ کھینچ کر ٹھوڑی تک لے جائیں اور احتیاط ہے کہ اس پلہ کو ہاتھ یا لکڑی و پنکھا وغیرہ کے

ذریعہ چہرہ سے ہٹا کر رکھیں۔

مسئلہ ۲۶۸:۔ بنا بر احتیاط عورت کو چہرہ چھپانے پر ایک دنبہ کفارہ دینا ہوگا۔

مَردوں کا زیرِ سایہ چلنا

مسئلہ ۲۶۹:۔ حالتِ احرام میں مردوں کا حالتِ سیر میں زیرِ سایہ چلنا یا چھتری وغیرہ سے سر پر سایہ کرنا حرام ہے۔ اگرچہ سایۂ سقف محمل یا موٹر یا ہوائی جہاز وغیرہ کا ہو محرم پیدل ہو یا سواری پر ہو بنا بر احتیاط نیز احوط بلکہ اظہر ہے کہ سایہ دار چیز اگرچہ سر پر نہ بھی ہو تو بھی اُس کے سایہ میں نہ چلے مثلاً چلتے ہوئے سایہ دائیں بائیں ہو اور محرم ایسے سایہ میں چلے تو جائز نہیں ہے ہاں اپنے ہاتھ کو آفتاب سے بچاؤ کے لئے رکھنا جائز ہے اور حال السیر میں ظل محمل کا کوئی حرج نہیں نیز مسجد شجرہ کی چھت والی جگہ محرم ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۷۰:۔ حالتِ احرام میں سایہ حرام ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آفتاب یا سردی یا گرمی یا بارش وغیرہ سے بچانے والی چیز کو استعمال نہ کرے۔ چنانچہ اگر اس طرح نہ ہو یعنی سایہ کا ہونا اور نہ ہونا برابر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۷۱: جب محرم مکہ معظمہ پہنچ جائے اگرچہ منزل کا ابھی بندوبست نہ کیا ہو پھر بھی سایہ میں چل پھر سکتا ہے بلکہ راستہ میں اگر کہیں توقف کرے تو سایہ میں جانا کوئی حرج نہیں ہے اور اظہر ہے کہ ان موارد میں چھتری وغیرہ کا سایہ سر پر کر سکتا ہے اگرچہ بنا بر احتیاط اجتناب کرے۔

مسئلہ ۲۷۲: عورتوں اور بچوں کا سایہ میں چلنا اور مردوں کا حالتِ مجبوری یا گرمی و سردی کی وجہ سے جائز ہے۔

مسئلہ ۲۷۳: سایہ میں چلنے کا کفارہ ایک دنبہ ہے اور فرق نہیں ہے کہ حالت اختیاری یا اضطراری ہو۔ اور اگر سایہ میں چلنے کا تکرار ہو تو احتیاط ہے کہ ہر روز کے عوض میں کفارہ دے اگرچہ اظہر یہ ہے کہ ہر احرام میں ایک کفارہ لازم ہے۔

بدن سے خون نکالنا

مسئلہ ۲۷۴: حالتِ احرام میں بدن خراشنے یا مسواک کرنے سے بنا بر احتیاط خون نکالنا حرام ہے۔ ہاں ضرورت کے تحت یا ناراحتی رفع کرنے کے لئے خون نکالنے میں کوئی حرج نہیں۔ خون نکالنے کا کفارہ ایک دنبہ دینا واجب ہے۔

ناخن اُتارنا

مسئلہ ۲۷۵ :۔ حالتِ احرام میں پُورا ناخن یا کچھ حصہ اتارنا حرام ہے ہاں کچھ حصہ ناخن اگر اذیت دے رہا ہو تو اُسے کاٹنا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۷۶ :۔ ایک ناخن اتارنے کا ایک مُد طعام ہے اور اگر کوئی ایک مجلس میں دونوں ہاتھوں کے ناخن اُتارے تو کفارہ ایک دنبہ دے گا اور یہی حکم پاؤں کے ناخنوں کا ہے۔ چنانچہ ہاتھوں اور پاؤں کے ناخنوں کو ایک مجلس میں اتارے تو کفارہ ایک دنبہ اور اگر دو مجلس میں اتارے تو دو دنبے کفارہ میں دے گا۔

مسئلہ ۲۷۷ :۔ جو مفتی ناخنوں کا اتارنا جائز سمجھتا ہو تو اس کا مقلد حالتِ احرام میں ناخن اتارے اور خون نکل آئے، تو بنا بر احتیاط اس کا کفارہ مفتی پر لازم ہوگا۔

دانت نکالنا

مسئلہ ۲۷۸ :۔ تمام فقہاء کا نظریہ ہے کہ دانت نکالنے سے خون نہ بھی نکلے تو پھر بھی حرام ہے اور کفارہ ایک دنبہ دینا ہوگا۔ لیکن اُن کی دلیل میں تامل ہے اور بعید نہیں ہے کہ ایسا عمل جائز ہو۔

اسلحہ ساتھ رکھنا

مسئلہ ۲۷۹:۔ حالتِ احرام میں تلوار اور نیزہ یا عرف جس کو اسلحہ کہے ہمراہ رکھنا حرام ہے اور بعض فقہانے ہر آلہ تحفظ یعنی زرہ وغیرہ کو ناجائز کہا ہے اور یہ احوط ہے۔

مسئلہ ۲۸۰:۔ جب کہ اسلحہ بدن سے متصل نہ ہو بلکہ سامان وغیرہ میں رکھا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں اگرچہ اسے بھی ترک کرنا احوط ہے۔

مسئلہ ۲۸۱:۔ حالتِ اختیار میں حمل اسلحہ حرام ہے البتہ حالت اضطرار میں کوئی حرج نہیں ہے اور بنا بر احوط اسلحہ کا کفارہ ایک بکری ہے

شکار حرم و درخت و گھاس حرم

یہاں تک ۲۵ چیزیں جو حالتِ احرام میں حرام تھیں وہ ذکر ہو چکی ہیں اور اب دو چیزیں جو محرم و محل دونوں پر حرام ہیں حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ حدود حرم میں شکار محرم و محل دونوں پر حرام ہے جیسے کہ ذکر ہو چکا ہے

۲۔ حدودِ حرم میں گھاس وغیرہ کو اکھاڑنا یا درخت کا ٹنا حرام ہے ہاں بطور متعارف چلنے سے گھاس وغیرہ کا اکھڑ جانا کوئی حرج نہیں ہے نیز گھاس کھانے کے لئے جانور کو آزاد کرنا جائز ہے۔ ہاں حرمت قلع یا قطع

سے چند موارد مستثنیٰ ہیں یعنی جائز ہیں۔

۱۔ اذخر جو معروف بوٹی ہے ۲۔ کھجور اور پھل دار درخت ۳۔ گھاس جو اونٹ کی خوراک ہو۔ (۴) جو گھاس یا درخت کسی کے گھر میں اُگے ہوں یا خود اُس نے لگائے ہوں البتہ وہ درخت جو مکان خریدنے سے قبل موجود تھا تو اُس کا حکم باقی درختوں کی طرح ہے یعنی جائز نہیں ہے

مسئلہ ۲۸۲:۔ اگر کوئی ایسا درخت ہو کہ اُس کا تنا حدودِ حرم میں ہو اور شاخیں حرم سے باہر ہوں یا اُس کا عکس ہو تو ایسے درخت کا حکم اُس درخت کی مانند ہے جو سب کا سب حدودِ حرم میں ہو نیز درخت کا کفارہ اس کی قیمت ہو گی۔ ہاں گھاس کاٹنے کا کوئی کفارہ نہیں ہے۔

کفارے کا جانور کہاں ذبح کیا جائے گا

مسئلہ ۲۸۳:۔ حالتِ احرام میں اگر کوئی عمرہ میں شکار کرے تو کفارہ کا جانور مکہ مکرمہ میں ذبح کیا جائے گا اور اگر احرام حج میں شکار کرے تو اُس کا کفارہ منیٰ میں ذبح کرے گا۔

مسئلہ ۲۸۴:۔ اگر محرم پر صید کے علاوہ کسی اور سبب سے کفارہ واجب ہو تو اظہر ہے کہ اعمالِ حج ختم کرنے کے بعد وطن تک تاخیر جائز ہے پھر جہاں چاہے حیوان کفارہ کو ذبح کرے لیکن افضل ہے کہ کفارہ کو

موقع حج ہی میں ذبح کرے۔

شرائطِ طواف

عمرہ تمتع میں طواف دوسرا واجب ہے اگر کوئی عمداً طواف کو ترک کرے تو اُس کا حج باطل ہوگا۔ چاہے وہ حکم طواف سے عالم تھا یا جاہل یا جاہل بالموضوع تھا۔ یاد رہے کہ طواف بھی ارکان حج میں سے ایک رکن ہے اور اگر کوئی طواف انجام دینے میں اتنی تأخیر کرے کہ اب اگر طواف کرے تو وقوف عرفات کو درک کر نا سکے نہ ہو تو یہ صورت بھی ترک طواف کے حکم میں ہوگی پھر جب عدم طواف سے عمرہ باطل ہوگا تو بنا بر اظہر احرام بھی باطل ہوگا۔ اور ایسی صورت میں احوط اولی یہ ہے کہ حاجی حج افراد کی طرف عدول کرے گا لہٰذا ان دونوں صورتوں میں سال آئندہ حج تمتع کا اعادہ واجب ہے نیز طواف میں چند امور معتبر ہیں۔

نیت:۔ پس اگر طواف میں قصد قربت نہ ہو تو طواف باطل ہوگا۔

طہارت:۔ از حدث اصغر و حدث اکبر پس اگر کوئی عمداً یا جہلاً یا نسیاناً بغیر طہارت کے طواف کرے تو باطل ہوگا۔

مسئلہ ۲۹۵:۔ اگر اثنا طواف میں محرم سے حدث سرزد ہو تو اس میں چند صورتیں ہیں۔

اگر حدث ۳½ چکر سے پہلے صادر ہوا ہو تو اس صورت میں طواف باطل ہوگا اور طہارت کے بعد اعادہ طواف لازم ہے۔

۲۔ اگر چوتھے چکر کے بعد بغیر اختیار کے حدث صادر ہو تو طواف چھوڑ کر طہارت کے بعد جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے لے کر اتمام کرے۔

۳۔ حدث ۳½ چکر کے بعد اور چوتھے کو تمام کرنے سے پہلے واقع ہوا ہو یا چوتھا چکر تمام ہونے کے بعد ہو لیکن اختیاراً ہو تو بنا بر احوط ان دو صورتوں میں طواف چھوڑ کر طہارت کر کے جہاں سے توڑا تھا وہیں سے لے کر اتمام کرے اور پھر طواف کا اعادہ کرے بلکہ اس احتیاط سے بہتر ہے کہ طہارت کے بعد ایک طواف کامل بقصد ما فی الذمہ بجا لائے تو دوسرا طواف کامل حساب ہو سکتا ہے یا پہلے ناقص کو اتمام کرنے والا ہوگا اور زائد لغو شمار ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۶۔ اگر کوئی طواف میں شروع ہونے سے پہلے یا اثناء طواف میں طہارت کا شک کرے۔ پس اگر حالت سابقہ کا علم تھا کہ طہارت تھی اور حدث صادر ہونے کا اس کے بعد شک ہوا ہو تو شک کی پرواہ نہ کرے ورنہ طہارت و طواف واجب ہوگا یا طہارت کے بعد از سر نو طواف بجا لائے گا۔

مسئلہ ۲۸۷۔ اگر کوئی طواف سے فارغ ہو کر شک کرے کہ

طہارت تھی یا نہ تو ایسے شک کی پرواہ نہ کرے۔ اگرچہ اعادہ طواف احوط ہے البتہ نماز طواف کے لئے طہارت واجب ہوگی۔

مسئلہ ۲۸۸ :۔ اگر کسی کے لئے وضو ممکن نہ ہو تو تیمم کر کے طواف بجالائے اور اگر تیمم بھی ممکن نہ ہو تو اس پر حکم جاری ہوگا کہ گویا اصل طواف کے لئے امکان نہیں پس جب تمکن سے ناامید ہو جائے تو طواف کے لئے کسی کو نائب بنائے گا ہاں احوط اولیٰ ہے کہ نائب کے علاوہ خود بھی اسی حالت میں بغیر طہارت کے طواف بجالائے۔

مسئلہ ۲۸۹ :۔ حائض و نفساء کا جب خون منقطع ہو جائے تو ان دونوں اور مجنب پر طواف کے لئے غسل واجب ہے اور اگر غسل دشوار ہو اور امکان کی ناامیدی ہو تو تیمم کر کے طواف بجالانا واجب ہے۔ اور بناء بر احوط و اولیٰ اس کے علاوہ کسی کو طواف کے لئے نائب بھی بنائے ہاں اگر تیمم دشوار ہو تو نائب متعین ہوگا۔

مسئلہ نمبر ۲۹۰ :۔ اگر عمرہ تمتع میں عورت حال احرام یا احرام کے بعد حائض ہو اور اعمال عمرہ بجالانے کا وقت وسیع ہو تو صبر کرے کہ خون ختم ہونے کے بعد غسل کر کے اعمال بجالائے ہاں اگر وقت تنگ ہو تو مسئلہ کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) اگر حیض احرام باندھنے سے قبل شروع ہو چکا تھا تو اس صورت میں حج

افراد کی طرف عدول کرے گی اور اعمال حج بجالانے کے بعد اگر ممکن ہو تو عمرہ مفردہ بجالانا اُس پر واجب ہے۔

(۲) اگر احرام کے بعد حیض شروع ہو تو اس صورت میں اُسے اختیار ہے کہ حج افراد بجالائے۔ پہلی صورت کی طرح یا عمرہ تمتع کے اعمال بغیر طواف کے بجالائے اور سعی کے بعد تقصیر کرے پھر حج کا احرام باندھ کر عرفات جائے پھر اعمال منیٰ سے فارغ ہو کر طواف حج سے پہلے طواف عمرہ کو بطور قضاء بجالائے اور اگر یقین رکھتی ہو حیض منیٰ سے واپسی کے بعد بھی ختم نہیں ہوگا تو طواف کے لئے نائب بنائے اور خود سعی کرے اور جس دن خون کی آزمائش ضروری ہے وہ دن بھی ایّام حیض کے حکم میں ہوگا اور ایام حیض کا حکم اس دن پر جاری ہوگا۔

مسئلہ ۲۹۱:۔ اگر اثنار طواف میں حیض جاری ہو تو مشہور ہے کہ اگر نصف طواف پورا ہونے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہے چنانچہ اگر نصف طواف سے تجاوز کرنے کے بعد ہو تو جتنا بجالایا ہے صحیح ہوگا۔ اور غسل کے بعد باقی ماندہ کو بجالانا واجب ہے بلکہ ہر دو صورت میں احوط یہ ہے کہ غسل کے بعد ایک طواف کامل بقصد اعم از تمام و اتمام بجالائے جب کہ وقت وسیع ہو ورنہ سعی کرے اور تقصیر کے بعد حج کا احرام باندھے پھر اعمال منیٰ سے فارغ ہو کر مکہ لوٹ کر بطور قضاء طواف

بجالائے طواف حج سے پہلے۔

مسئلہ ۲۹۲ :- اگر عورت کو طواف کے بعد خونِ حیض آئے لیکن ابھی نماز طواف نہ پڑھی ہو تو طواف صحیح ہے اور غسل حیض کے بعد نماز طواف بجالائے گی اور اگر وقت تنگ ہو تو سعی و تقصیر کرے پھر طواف حج سے قبل نماز کی قضا کرے۔

مسئلہ ۲۹۳ :- اگر عورت طواف اور نماز کے بعد حیض کا احساس کرے اور معلوم نہ ہو کہ طواف و نماز سے قبل تھا یا اثنا نماز میں یا نماز کے بعد جاری ہوا ہے تو بنا رکھے گی کہ طواف و نماز دونوں صحیح ہیں اور اگر معلوم ہو کہ نماز سے قبل تھا اور وقت بھی تنگ ہو تو سعی و تقصیر کرے اور پاک ہونے تک نماز میں تاخیر کرے گی اس طرح عمرہ تمام ہو جائے گا۔

مسئلہ ۲۹۴ :- جب عورت مکہ میں داخل ہوئی تھی تو اعمال عمرہ بجالانے پر متمکن تھی لیکن جان بوجھ کر تاخیر کی حتیٰ کہ حائض ہو گئی اور وقت سعی تنگ ہو گیا تو ظاہراً اس کا عمرہ فاسد ہو جائے گا لہذا بنا بر احوط اب حج افراد کی طرف عدول کرے لیکن آئندہ سال حج کا اعادہ واجب ہے۔

مسئلہ ۲۹۵ :- طواف مستحب میں طہارت معتبر نہیں ہے پس طواف بغیر طہارت کے صحیح ہے لیکن نماز کے لئے طہارت شرط ہے۔

مسئلہ ۲۹۶ :- معذور شخص کے لئے طہارت عذریہ کافی ہے

مثلاً حالتِ مجبوری وسلسل بول کی صورت میں ہاں جس کو جلاب لگے ہوئے ہوں اور اگر امکان ہو تو جمع کرے یعنی خود بھی ہر حالت میں طواف کرے اور کسی کو نائب بھی بنائے اور مستحاضہ کے لئے احوط یہ ہے کہ طواف اور نماز کے لئے علیحدہ علیحدہ وضو کرے اگر استحاضہ قلیلہ ہو لیکن ایک غسل اور دو وضو کرے دونوں یعنی طواف و نماز کے لئے جب کہ استحاضہ متوسطہ ہو اور اگر کثیرہ ہو تو ہر ایک کے لئے علیحدہ غسل کرے وضو کی ضرورت نہیں ہے جب کہ حدث اصغر صادر نہ ہو ورنہ ہر غسل کے ساتھ وضو بھی لازم ہے بنا بر احوط۔

طہارت عَن الخَبَث یعنی جو چیزیں طواف میں معتبر ہیں اُن میں سے تیسری طہارت بدن و لباس ہے پس اگر محرم کا بدن یا لباس نجس ہو تو طواف صحیح نہیں ہوگا اور بنا بر احوط جو نجاست نماز میں معاف ہے وہ طواف میں معاف نہیں ہے۔

مسئلہ ۲۹۷:۔ حالتِ طواف میں زخم و پھوڑے والا خون جبکہ اس سے اجتناب کرنا دشوار ہو تو کوئی حرج نہیں رکھتا اور طواف میں اسے لباس اور بدن سے زائل کرنا واجب نہیں ہے جیسے کہ طواف میں متنجس چیز کا حاجی کے ہمراہ ہونا کوئی مانع نہیں ہے نیز ایسی چیز کا نجس ہونا جس سے ستر عورتین نہ ہو سکے مثلاً ہمیان و ٹوپی و جراب وغیرہ کا ہمراہ

ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۲۹۸ :۔ اگر کوئی نجاست بدن یا لباس کو نہ جانتا ہو اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد نجاست کا علم ہو جائے تو طواف صحیح ہے۔ اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔ نیز اگر نماز کے بعد نجاست کا علم ہو تو نماز صحیح ہوگی۔

مسئلہ ۲۹۹ اگر کوئی نجاست بدن یا لباس کو بھول جائے اور طواف کے بعد یاد آجائے تو طواف صحیح ہے بنا بر اظہر اگرچہ طواف کا اعادہ احوط ہے اور اگر نماز کے بعد نجاست یاد آجائے تو نماز کا اعادہ کرے گا۔

مسئلہ ۳۰۰ :۔ اگر کسی کو پہلے نجاست بدن یا لباس کا علم نہ ہو اور اثناء طواف میں علم ہو جائے یا طواف سے فارغ ہونے سے قبل نجاست پڑ جائے تو اس صورت میں اگر پاک کپڑا ساتھ ہو تو نجس کپڑا اتار کر پھینک دے اور پاک کپڑا پہن کر طواف کو تمام کرے اور اگر پاک کپڑا ساتھ نہ ہو اور چوتھا چکر تمام کرنے کے بعد نجاست پڑی ہو یا علم ہوا ہو تو طواف توڑ دے اور نجاست کو زائل کر کے باقیماندہ چکر بجا لائے اور اگر چوتھے چکر کے اکمال ہونے سے پہلے نجاست کا علم ہو تو طواف کو قطع کرے اور نجاست زائل کرنے کے بعد ایک طواف کامل بقصد اعم از تمام و اتمام بجالائے بنا بر احوط۔

مرد اگر ختنہ شدہ ہو تو طواف صحیح ہوگا۔ ہاں اگر بچہ ممیز خود بخود احرام باندھے تو احوط بلکہ اظہر ہے کہ اُسے ختنہ شدہ ہونا چاہیئے اور اگر بچہ غیر ممیز ہو یا اُس کے ولی نے اُسے احرام بندھوایا ہو تو طواف میں اُس کا ختنہ شدہ ہونا معتبر نہیں ہے اگرچہ احوط ہے کہ وہ بھی ختنہ شدہ ہو۔

مسئلہ ۳۰۱۔ اگر کوئی بالغ یا بچہ ممیز بغیر ختنہ کے طواف کرے تو اس کا طواف کافی نہیں ہوگا۔ پس اگر ختنہ کے بعد طواف کا اعادہ نہ کرے تو گویا تارک طواف کے حکم میں ہوگا اور آگے آنے والے احکام اُس پر جاری ہوں گے۔

مسئلہ ۳۰۲۔ اگر مستطیع غیر مختون ہو تو اگر ختنہ کرنا اور حج بجالانا اسی سالِ استطاعت میں ممکن ہوں تو اُسی سال دونوں کام واجب ہوں گے ورنہ حج دوسرے سال بجالائے گا اور اگر کسی ضرر و حرج کی بناء پر اصلاً ختنہ نہ ہو سکے تو حج بجالانا اُس پر لازم ہوگا لیکن احوط یہ ہے کہ عمرہ اور حج کا طواف خود بھی بجالائے اور کسی کو دونوں طواف انجام دینے کے لئے نائب بھی بنائے لیکن ہر طواف کی نماز خود پڑھے گا۔

حالتِ طواف میں بناء بر احوط ستر عورتین ضروری ہے اور ساتر کا مباح ہونا معتبر ہے بلکہ احوط یہ ہے کہ تمام شرائط لباس مصلّی کو معتبر قرار دیا جائے

واجبات طواف

طواف میں ۱۳ امور معتبر ہیں۔

۱۔ حجر اسود سے طواف کی ابتدا کی جائے اور احوط اولیٰ ہے کہ حاجی کا تمام بدن تمام اجزاء حجر اسود کے آگے سے گزرنا چاہیئے لہذا بنا بر احتیاط کچھ مقدار پہلے حجر اسود سے کھڑا ہوکر طواف کی نیت کرے تاکہ محاذات واقعی ثابت ہو جائے اور کچھ مقدار زیادتی من باب مقدمہ علمیہ شمار ہوگی۔

۲۔ ہر شوط کی انتہا حجر اسود کے آخر تک ہوگی اور آخری شوط میں احتیاط کرتے ہوئے حجر اسود سے تھوڑا آگے نکل جائے تاکہ زیادتی من باب مقدمہ علمیہ شمار ہوگی۔

۳۔ تمام حالات طواف میں خانہ کعبہ کو بائیں طرف قرار دے۔ پس اگر دورانِ طواف میں کسی رکن کو بوسہ دینے کے لئے یا ازدحام کی وجہ سے کعبہ کی طرف رُخ ہو جائے یا پشت ہو یا کعبہ کو دائیں طرف قرار دے تو اتنی مقدار طواف میں شمار نہ کرے اور علی الظاہر کعبہ کو بائیں طرف قرار دینا بصدق عرفی معتبر ہے جیسے کہ طواف النبیؐ سے ظاہر ہوتا ہے۔ جب کہ آنحضرتؐ سواری پر طواف کرتے تھے۔ لیکن بہتر ہے کہ دقت کی جائے خاص کر جب دیوار اسماعیل

اور ارکان کے قریب سے گذرے تو حتماً بایاں کندھا کعبہ کی طرف قرار دے

۴. مطاف میں حجرِ اسماعیل کو داخل رکھے یعنی دیوار حجرِ اسماعیل کے باہر سے گذرے اور اندر داخل نہ ہو۔

۵. حالتِ طواف میں دیوارِ کعبہ اور شاذروان سے ہٹ کر گذرے۔

۶. کعبہ کا طواف یعنی اُس کے گرد ... چکر پے در پے لگائے عرفاً پس ۷ سے کمتر چکر کافی نہیں ہیں اور اگر عمداً ۷ سے زیادہ چکر لگائے تو طواف باطل ہوگا جیسے کہ بیان ہوگا

مسئلہ ۳۰۳۔ بنا بر مشہور معتبر ہے کہ طواف میں کعبہ اور مقامِ ابراہیمؑ کے درمیان چکر لگائے یعنی چاروں طرف ۲۶½ ہاتھ سے باہر نہ چلے اور چونکہ دیوار حجر اسماعیل کو مطاف کے اندر رکھنا ہوگا لہٰذا محل طواف: دیوار اسماعیل کی جانب ۶½ ہاتھ تک محدود ہے لیکن ظاہراً اس مقدار سے زائد بھی اگر کوئی چلے تو کافی ہے خاص کر جو شخص اس حد مذکور میں طواف کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو یا حرج لازم آتا ہو۔ ہاں بہتر ہے کہ صورتِ امکان میں رعایتِ احتیاط کی جائے۔

مطاف سے خارج ہونا

اندر کی طرف یا خارج کی طرف

مسئلہ ۳۰۴:۔ اگر کوئی مطاف سے ہٹ جائے اور کعبہ میں داخل ہو جائے تو طواف باطل ہوگا اور اعادہ لازم ہے لیکن بہتر ہے کہ طواف کو پورا کرے پھر اعادہ کرے جب کہ ۳½ چکر کے بعد مطاف چھوڑا ہو

مسئلہ ۳۰۵:۔ اگر کوئی مطاف چھوڑ کر شاذروان کی طرف بڑھے تو اتنی مقدار طواف باطل ہوگا اور احوط ہے کہ اس مقدار کا تدارک کرنے کے بعد طواف پورا کرے اور پھر اعادہ طواف کیا جائے بلکہ احوط ہے کہ حالت طواف میں شاذروان کی طرف ہاتھ بھی نہ بڑھائے اور نہ ہی استلام رکن کے لئے دیوار کعبہ کی طرف ہاتھ بڑھائے۔

مسئلہ ۳۰۶:۔ اگر طواف کرنے والا دیوار حجر اسماعیل کے اندر چلا جائے تو وہ چکر باطل ہوگا پس اُس چکر کا اعادہ لازم ہے بلکہ پہلا طواف پورا کرنے کے بعد بہتر ہے کہ دوبارہ طواف کیا جائے بلکہ دیوار حجر اسماعیل پر چلنے کا بھی یہی حکم ہے بنا بر احوط نیز احوط ہے کہ دیوار اسماعیل پر بھی ہاتھ نہ رکھا جائے۔

مسئلہ ۳۰۷:۔ اگر کوئی بغیر عذر کے ۳½ چکر سے پہلے مطاف سے خارج ہو جائے پس اگر موالات عرفیہ فوت ہو جائے تو طواف باطل

اور اعادہ لازم ہوگا اور اگر موالات فوت نہ ہو۔ یا اُس کا خارج ہونا ۳ ½ چکر کے بعد ہو تو احوط ہے کہ طواف کو پورا کرے اور پھر طواف کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۰۸:۔ اگر اثنار طواف میں کسی سے حدث صادر ہو تو جائز ہے کہ وہ نکل کر طہارت کرکے طواف پورا کرے جو ذکر ہو چکا ہے اور اسی طرح نجاست کو بدن یا لباس سے زائل کرنے کے لئے بھی طواف چھوڑا جا سکتا ہے اور اگر عورت اثنا طواف میں حائض ہو جائے تو طواف قطع کرنا اُس پر واجب ہے اور مسجد الحرام سے فوراً خارج ہو جائے اور شرائط طواف میں اس کا حکم گذر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۰۹:۔ اگر سر درد یا پیٹ درد کی وجہ سے مطاف سے خارج ہونا اور طواف قطع کرنا پڑے۔ پس اگر یہ چوتھا چکر تمام ہونے سے پہلے ہو تو طواف باطل و اعادہ لازم ہے اور اگر ۴ چکر کے بعد ہو تو احوط ہے کہ باقی مقدار طواف کے لئے کسی کو نائب بنائے اور خود احتیاط کرے یعنی اتمام طواف کے بعد اور عذر زائل ہونے کے بعد اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۱۰:۔ طواف کرنے والے کے لئے جائز ہے کہ عیادت مریض یا اپنی کسی حاجت یا کسی مومن کی حاجت کو رفع کرنے کے لئے مطاف کو چھوڑ دے لیکن اعادہ لازم ہے جب کہ طواف واجب ہو

اور ایک دو چکر ابھی لگانے تھے۔ ہاں اگر تین چکر کے بعد خارج ہوا ہو تو احوط ہے کہ جب واپس آئے تو ایک طواف کامل بقصد اعم از تمام و اتمام بجالائے۔

مسئلہ ۳۱۱:۔ دورانِ طواف میں آرام کرنے کے لئے بیٹھنا جائز ہے لیکن اتنی زیادہ مقدار نہ بیٹھے کہ جس سے موالات عرفیہ فوت ہو جائے پس اگر زیادہ بیٹھے تو طواف باطل اور از سرِ نو بجالانا لازم ہے۔

طواف میں نقصان

مسئلہ ۳۱۲:۔ اگر کوئی عمداً ناقص بجالائے اور موالات فوت ہو جائے تو طواف باطل ہے ورنہ طواف کو پورا کرنا جائز ہے جبکہ مطاف سے خارج نہ ہوا ہو اور پہلے گذر چکا ہے کہ جو عمداً مطاف سے خارج ہو جائے اس کے لئے کیا حکم ہے۔

مسئلہ ۳۱۳:۔ اگر کوئی سہواً طواف ناقص بجالائے تو اگر موالات فوت ہو جانے سے قبل یاد آجائے اور مطاف سے بھی خارج نہ ہوا ہو تو باقی ماندہ بجالائے طواف صحیح ہوگا اور اگر موالات فوت ہونے کے بعد یا مطاف سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو اگر ایک چکر بھولا ہو تو اسے بجالائے یہاں تک کہ طواف صحیح ہوگا اور اگر وطن لوٹ جانے

کے بعد یاد آجائے اور خود نہ بجا لاسکتا۔ تو تو کسی کو نائب بنائے گا۔ اور اگر ایک سے زیادہ اور چار سے کم بھولا ہو تو لوٹ کر جتنے کم تھے وہ بجا لائے لیکن بہتر ہے کہ اتمام طواف کے بعد اعادہ کرے اور اگر چار چکر یا زیادہ بھول گیا ہو تو احوط ہے کہ اتمام طواف کے بعد اعادہ طواف کرے۔

طواف میں زیادتی

طواف میں زیادتی کی ۵ صورتیں ہیں۔

۱۔ جس طواف میں مشغول ہے اگر زیادتی کا قصد جزئیت نہ کرے یا دوسرے طواف کی جزئیت کا بھی قصد نہ ہو تو ایسی زیادتی سے طواف باطل نہیں ہوگا۔

۲۔ ابتداء طواف میں یا اثناء طواف میں زائد کو جزئیت کا قصد کرے تو طواف باطل ہوگا۔ جس کا اعادہ لازم ہے۔

۳۔ طواف سے فراغت کے بعد زائد کو قصد جزئیت طواف قرار دے تو بناء بر اظہر طواف باطل ہے۔

۴۔ زائد چکر کو دوسرے طواف کی جزئیت کا قصد کرے تو دوسرا طواف تمام کرنا پڑے گا اور اس صورت میں اگرچہ زائد چکر بطور حقیقت ثابت نہیں ہے لیکن احوط بلکہ اظہر ہے کہ طواف باطل ہے کیونکہ فریضہ میں دو طوافوں کو متصل کر دیا گیا ہے۔

۵۔ زائد چکر کو دوسرے طواف کی جزئیت کا قصد کرے اور اتفاق سے دوسرا طواف پورا نہ کر سکے تو اس صورت میں نہ زیادتی ہے اور نہ اتصال ہے لیکن پھر بھی عدم تحقق قصد قربت کی وجہ سے طواف باطل ہوگا مثلاً حاجی ابتداء طواف یا اثناء طواف میں زائد چکر کا قصد کرے حالانکہ اُسے علم ہو کہ دو طواف کا اتصال حرام اور طواف باطل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں قصد قربت محقق نہیں ہوگا کیونکہ قصد قربت و قصد حرام جمع نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ از باب اتفاق وہ حرام انجام نہ دیا جا سکے۔

مسئلہ ۳۱۴:۔ اگر کوئی طواف میں سہواً زائد چکر لگائے اور وہ ایک شوط سے کمتر ہو تو اُسے چھوڑ دے طواف صحیح ہوگا اور اگر ایک چکر پورا یا اکثر بطور زائد بجالائے تو احوط ہے کہ اُس زائد کے ساتھ باقی چکر ملا کر طواف کامل بقصد قربت مطلق بجالائے۔

شک در عدد شوط

مسئلہ ۳۱۵:۔ اگر طواف ختم ہونے کے بعد عدد شوط میں شک کرے تو چونکہ محل سے تجاوز ہو چکا ہے شک کی پرواہ نہ کرے جیسے نماز طواف میں مشغول ہونے کے بعد عدد طواف میں شک کرے تو مضائقہ نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۱۶:۔ اگر کسی کو ۷ چکر کا یقین ہو اور زائد کا شک ہو

جیسے کہ آخری چکر میں شک کرے کہ یہ آٹھواں چکر ہے تو اس شک کی پرواہ نہ کرے بلکہ طواف صحیح ہے۔ ہاں اگر آخری چکر تمام کرنے سے قبل شک ہو تو بناء بر اظہر اس صورت میں طواف باطل ہوگا بلکہ احوط یہ ہے کہ رجاءً آخری چکر تمام کرے اور بعد میں طواف کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۱۷:۔ اگر کوئی ۶ اور ۷ یا ۵ و ۶ اس سے ما قبل عدد میں شک کرے یا ۷ اور ۸ شوط کے درمیان شک کرے اور نہ جانتا ہو کہ آخری چکر ۷ ہے یا ۸ ہے تو مذکورہ بالا صورت میں طواف باطل ہے۔

مسئلہ ۳۱۸:۔ اگر کوئی ۶ اور ۷ کے درمیان شک کرے اور جاہل بالحکم ہونے کی وجہ سے ۷ چکر پر بنا رکھے اور طواف کو پورا کرے تو از سر نو طواف بجا لانا لازم ہے اور اگر جہالت مُستمر رہے حتیٰ کہ تدارک کا وقت فوت ہو جائے تو بعید نہیں ہے کہ طواف صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۳۱۹:۔ عدد شوط میں حاجی اپنے ساتھی کے شمار پر بھروسہ کر سکتا ہے جب کہ ساتھی اپنے شمار پر یقین رکھتا ہو۔

مسئلہ ۳۲۰:۔ اگر کوئی مستحبی طواف کے عدد میں شک کرے تو اقل پر بناء رکھے طواف صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۳۲۱:۔ اگر کوئی عمرہ تمتع کا طواف جان بوجھ کر یا جاہل بالحکم ہونے کی وجہ سے نہ بجالائے اور وقوف عرفات سے پہلے طواف

بجالانے پر ممکن نہ ہو تو اُس کا عمرہ باطل ہوگا اور سال آئندہ حج بجالانا واجب ہوگا اور جیسے کہ پہلے گذر چکا ہے احرام بھی باطل ہوگا لیکن احوط یہ ہے کہ اس صورت میں حج افراد کی طرف عدول کرے اور تمام کرے بقصد اتم از حج وعمرہ مفردہ اور اگر کوئی عمداً طواف حج ترک کردے اور تدارک ممکن نہ ہو تو حج باطل ہوگا اور سال آئندہ حج کا اعادہ لازم ہوگا اور اگر جاہل بالحکم ہونے کی وجہ سے ترک کیا ہو تو کفارہ میں ایک اونٹ دینا لازم ہوگا۔

مسئلہ ۳۲۲:۔ اگر کوئی بھول کر طواف نہ بجالائے تو جب ہی یاد آئے اس کا تدارک کرے اور اگر محل فوت ہو جانے کے بعد یاد آئے تو قضاء کرے اور حج صحیح ہوگا۔ ہاں احوط ہے کہ طواف قضاء کے بعد سعی کا اعادہ کرے اور اگر ایسے وقت میں یاد آئے کہ قضاء بھی ممکن نہ ہو جیسے کہ وطن پہنچ کر یاد آئے تو واجب ہے کہ انجام طواف کے لئے کسی کو نائب بنائے اور بنا بر احوط نائب اس کا طواف انجام دینے کے بعد سعی بھی بجالائے۔

مسئلہ ۳۲۳:۔ اگر کوئی طواف بھول کر وطن چلا جائے اور اپنی عورت سے جماع کرلے اور بعد میں یاد آجائے تو اُس پر لازم ہے کہ ایک قربانی منیٰ میں ذبح کرنے کے لئے بھیجے جب کہ طواف حج بھول گیا ہو

اور اگر طواف عمرہ بھول گیا ہو تو قربانی مکہ میں بھیجے گا اور اس میں ایک ہی قربانی کے لئے کافی ہے۔

مسئلہ ۳۲۴:۔ اگر کوئی طواف بھول جائے اور اس وقت قضا بجالانا ممکن ہو تو اسی پہلے ہی احرام سے قضاء بجالائے گا۔ تجدید احرام کی ضرورت نہیں ہے۔ ہاں اگر مکہ سے خارج ہو جائے اور ایک ماہ سے بیشتر گذر جائے اور بھولا ہوا طواف یاد آجائے تو لازم ہے کہ اب دخول مکہ کے لئے تازہ احرام باندھ کر جائے جیسے کہ گذر چکا ہے۔

مسئلہ ۳۲۵:۔ جو چیزیں طواف کے بعد حلال ہوتی ہیں وہ جب تک حوسلہ ہوئے طواف کی قضاء خود یا اُس کا نائب نہ بجالائے تو حلال نہیں ہوسکتیں۔

مسئلہ ۳۲۶:۔ اگر کوئی بیماری یا ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے خود طواف بجالانے پر امکان نہ رکھتا ہو تو وہ طواف انجام دینے میں دوسرے آدمی کی مدد لے سکتا ہے اگرچہ کسی کے کندھوں پر سوار ہونا پڑے اور اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو واجب ہے کہ کسی کو نائب بنائے تاکہ وہ اُس کی نیابت میں طواف بجالائے اور یہی صورت ہے نماز طواف میں بھی امکان ہو تو خود نماز پڑھے ورنہ نماز کے لئے نائب بنائے۔ نیز شرائط میں حائض اور نفساء کا حکم گذر چکا ہے۔

نمازِ طواف

عمرہ تمتع کے واجبات میں سے تیسرا واجب نمازِ طواف ہے اور یہ دو رکعتیں ہیں جو طواف کے بعد بجالانا پڑتی ہیں۔ مثل نماز صبح لیکن بلند آواز یا آہستہ پڑھنے میں انسان کو اختیار ہے اور مقام ابراہیم کے قریب بجالانا واجب ہے۔ ہاں احوط بلکہ اظہر ہے کہ خلف مقام میں بجالانا لازم ہے البتہ اگر وہاں گنجائش نہ ہو تو مسجد میں کسی جگہ پڑھ سکتا ہے لیکن الاقرب فالاقرب کی مراعات بہ نسبت مقام احوط ہے جب کہ طواف واجب ہو۔ ہاں طواف مستحب میں درصورت اختیار مسجد میں جہاں کہیں بجالائے جائز ہے۔

مسئلہ ۳۲۷ :۔ جو شخص جان بوجھ کر نمازِ طواف نہ پڑھے تو اس کا حج باطل ہوگا کیونکہ اس کا لازمہ ہے کہ سعی فاسد ہوگی جو نماز کے ساتھ مترتب ہے۔

مسئلہ ۳۲۸ :۔ طواف کے بعد فوراً نماز ادا کرنا واجب ہے یعنی عرفاً طواف و نماز کے درمیان فاصلہ نہ ہو۔

مسئلہ ۳۲۹ :۔ اگر کوئی نماز طواف بھول جائے اور سعی کے بعد یاد آئے تو نماز بجالائے اب دوبارہ سعی واجب نہیں ہے اگر چہ

اعادہ سعی احوط ہے اور اگر نماز سعی میں یاد آجائے تو سعی چھوڑ کر مقام ابراہیم میں نماز بجالائے پھر لوٹ کر سعی تمام کرے جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا اور اگر مکہ سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو لازم ہے کہ واپس لوٹ کر مقام پر بجالائے اور اگر واپس جانا ممکن نہ ہو تو جس جگہ یاد آئی ہو وہیں پر نماز بجا لائے۔ ہاں اگر کوئی حدود حرم تک لوٹ سکتا ہو تو بنا بر احوط اولی لوٹ جائے اور حرم میں نماز بجالائے وحکم الجاہل برائے نماز مثل حکم نسیان کے ہے اور فرق نہیں ہے کہ جاہل قاصر ہو یا مقصر ہو۔

مسئلہ ۳۳۰ :۔ اگر کوئی نماز طواف بھول جانے کے بعد مر جائے تو اس کے ولی پر واجب ہے کہ اس کی نماز کی قضا کرے

مسئلہ ۳۳۱ :۔ اگر نماز گزار کی قرائت صحیح نہ ہو اور درست نہ کر سکتا ہو تو اس صورت میں جو کچھ جانتا ہو اتنا ہی نماز میں پڑھنا کافی ہے چاہے نماز طواف ہو یا کوئی اور نماز ہو ہاں اگر قرائت صحیح کرنا ممکن ہو تو لازم ہے کہ صحیح کرے اور اگر امکان کے باوجود صحیح نہ کرے اور وقت تنگ ہو جائے تو حسب مقدور نماز طواف خود پڑھے و جماعت کے ساتھ بھی اور نائب بھی بنائے۔

مسئلہ ۳۳۲ :۔ اگر کوئی اپنی قرائت غلط سے جاہل ہو اور اپنی نادانی میں معذور ہو تو جو کچھ پڑھے نماز صحیح ہو گی اور اعادہ کی ضرورت

نہیں ہے حتیٰ کہ اگر نماز کے بعد سمجھ لے کہ قرائت میں اشکال تھا تو بھی نماز صحیح ہے۔ ہاں اگر معذور نہیں تھا تو قرائت صحیح کرنے کے بعد اعادہ کرے اور نماز طواف بھولے ہوئے شخص کا حکم اس پر جاری ہوگا۔

وجوب سعی

عمرہ تمتع کے واجبات میں سے چوتھا واجب صفا و مروہ کے درمیان سعی ہے اور سعی بھی رکن ہے کہ اگر کوئی عمداً اسے ترک کرے تو حج باطل ہوگا چاہے عالم بالحکم ہو یا جاہل بالحکم ہو نیز سعی میں قصد قربت لازم و معتبر ہے ہاں سعی میں ستر عورتیں و طہارت از حدث و خبث معتبر نہیں ہے البتہ بہتر ہے کہ طہارت کی رعایت کرے۔

مسئلہ ۳۳۳:۔ طواف اور نماز کے بعد سعی کا محل ہے پس اگر کوئی سعی کو طواف یا نماز سے قبل بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ طواف و نماز کے بعد سعی کا اعادہ کرے اور حکم گذر چکا ہے جو طواف بھول جائے اور سعی کے بعد یاد آئے۔

مسئلہ ۳۳۴:۔ سعی میں نیت معتبر ہے یعنی عمرہ کی سعی یا حج کی سعی کرتا ہوں قربۃً الی اللہ تعالیٰ۔

مسئلہ ۳۳۵:۔ سعی کی ابتدا اوّل جزء صفا سے ہوگی اور مروہ پر

انتہا ہوگی۔ یہ ایک شوط شمار ہوگا پھر مروہ سے صفا تک ایک شوط شمار ہوگا اسی طرح ساتواں شوط مروہ پر جاکر ختم ہوگا۔

مسئلہ ۳۳۶:۔ اگر کوئی مروہ سے شروع کرے تو وہ شوط لغو ہوگا اور پھر صفا سے شروع کرے اور اگر اول شوط کے علاوہ مثلاً دوسرا شوط مروہ سے شروع کرے تو لغو اور از سر نو صفا سے شروع کرے۔

مسئلہ ۳۳۷:۔ سعی میں پیدل چلنا معتبر نہیں ہے بلکہ کسی حیوان پر سوار ہوکر یا انسان کے کندھوں پر بھی جائز ہے لیکن حاجی پر لازم ہے کہ ابتدا صفا سے کرے اور اختتام مروہ پر۔

مسئلہ ۳۳۸:۔ سعی میں جانا و آنا متعارف راستہ سے معتبر ہے پس مسجد الحرام سے گذر کر یا کسی اور راستہ کے ذریعہ سعی کافی نہیں ہے ہاں بالکل سیدھا آنا وجانا بھی معتبر نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۳۹:۔ مروہ کی طرف جاتے ہوئے استقبال واجب ہے جیسے کہ صفا کی طرف استقبال واجب ہے جب کہ صفا کی طرف روانہ ہو پس اگر پشت کرکے چلے تو کافی نہیں ہے۔ ہاں چلتے ہوئے دائیں بائیں یا پیچھے کی طرف دیکھنا کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۰:۔ آرام کرنے کے لئے صفا و مروہ یا درمیان

میں بیٹھنا جائز ہے اگرچہ احوط ہے کہ درمیان میں نہ بیٹھے۔

احکامِ سعی

پہلے گذر چکا ہے کہ حج میں سعی رکن ہے پس اگر کوئی جان بوجھ کر اس کو ترک کرے چاہے عالم بالحکم ہو یا جاہل بالحکم یا بالموضوع ہو حتیٰ کہ وقت تنگ ہو جائے اور اب وقوفِ عرفات سے قبل تدارک ممکن نہ ہو تو حج باطل ہوگا اور سال آئندہ حج کا اعادہ لازم ہے بلکہ بناء بر اظہر احرام بھی باطل ہوگا اگرچہ احوط اولیٰ ہے کہ حج افراد کی جانب عدول کرے اور بقصد اعم از حج و عمرہ مفردہ اتمام کرے۔

مسئلہ ۳۴۱:۔ اگر کوئی سعی بھول جائے تو جب ہی یاد آئے بجا لائے اور اگر تمام اعمال حج انجام دینے کے بعد یاد آئے لیکن خود انجام نہ دے سکتا ہو یا حرج و مشقت لازم آئے تو کسی کو نائب بنائے اور دونوں صورتوں میں حج صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۳۴۲:۔ اگر کوئی سعی بجا لانے میں امکان نہ رکھتا ہو حتیٰ کہ انسان کے کندھوں یا جانور پر سوار ہو کر بھی انجام نہ دے سکے تو کسی کو سعی انجام دینے میں نائب بنائے جب نائب اس کے لئے سعی تمام کرے گا تو حج صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۳۴۳۔ بغیر اضطرار کے طواف و نماز کے بعد متعارف مقدار سے سعی میں تاخیر جائز نہیں ہے۔ بنا بر احوط اگرچہ رات تک تاخیر جائز ہے بنا بر اقوی ہاں حالت اختیار میں دوسرے دن تک تاخیر جائز نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۴۔ سعی میں زیادتی کا حکم مثل زیادتی طواف کے ہے پس سعی باطل ہوگی جب کہ زائد چکر جان بوجھ کر بجا لائے جیسے کہ طواف میں گزر چکا ہے ہاں اگر جاہل بالحکم ہونے کی وجہ سے ہو تو اظہر یہ ہے کہ زائد چکر سے سعی باطل نہیں ہوگی اگرچہ احوط ہے کہ سعی کا اعادہ کیا جائے۔

مسئلہ ۳۴۵۔ اگر کوئی از روئے خطا زائد چکر لگائے تو سعی صحیح ہوگی لیکن اگر زائد پورا چکر ہو تو مستحب ہے کہ چھ چکر اور لگائے تاکہ پہلی کے علاوہ دوسری سعی کامل ہو جائے پس اب صفا پر انتہا ہوگی اور اگر ایک سے زائد چکر بطور زیادتی لگایا جائے تو رجاءً اتمام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۴۶۔ اگر کوئی سعی میں کم چکر لگائے جان بوجھ کر چاہے عالم بالحکم ہو یا جاہل بالحکم ہو اور وقوف عرفات سے قبل اس کا تدارک ممکن نہ ہو تو اس کا حج فاسد ہوگا اور سال آئندہ حج کا

اعادہ لازم ہوگا بلکہ علی الظاہر احرام بھی باطل ہوگا اگرچہ بہتر ہے کہ حج افراد کی طرف عدول کرے اور بانیت اعم از حج وعمرہ مفردہ بجالائے لیکن اگر بھول کر کم چکر لگائے اور چار چکر پورے کرنے کے بعد چھوڑا ہو تو جب ہی یاد آئے مابقی کا تدارک واجب ہے اگرچہ اعمال حج سے فراغت کے بعد بھی کیوں نہ ہو اور اگر مابقی چکر بجالانے پر ممکن نہ ہو یا دشوار ہو تو مابقی شوط کے لئے کسی کو نائب بنائے اگرچہ وطن پہنچ کر بھی یاد آئے البتہ احوط یہ ہے کہ نائب اس کی نیابت میں فارغ ذمہ کی نیت سے سعی کامل انجام دے یعنی از روئے اتمام یا تمام اور اگرچہ چوتھے چکر سے پہلے چھوڑ جائے تو اس صورت میں بھی احوط ہے کہ سعی کامل بقصد تمام یا اتمام بجالائے اور دشواری کی حالت میں نائب بنائے

مسئلہ ۳۴۷:۔ اگر کوئی عمرہ تمتع میں بھول کر سعی کی کچھ مقدار ناقص بجالائے اور اس خیال سے کہ سعی سے فارغ ہو چکا ہے۔ اپنی عورت سے نزدیکی کرے یا ناخن یا بال کاٹ لے تو احوط بلکہ اظہر ہے کہ ایک گائے کفارہ میں دے گا اور جس طرح ہم نے ذکر کیا ہے اتمام سعی لازم ہے۔

سعی میں شک

اگر کوئی تقصیر کے بعد عدد شوط سعی میں شک کرے تو ایک جماعت

علمار نے فرمایا ہے کہ انصراف از سعی کے بعد شک کی پرواہ نہ کرے اور اگر تقصیر سے قبل شک ہو تو اظہر لزوم اعتنا رہے۔

مسئلہ ۳۴۸:۔ اگر کوئی مروہ پر جاکر آخری چکر میں شک کرے کہ یہ ساتواں چکر ہے یا نانواں تو شک کا کوئی اعتبار نہ کرے بلکہ سعی صحیح ہوگی لیکن اگر یہی شک اثنا، شوط میں ہو تو سعی باطل اور از سرِ نو بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۳۴۹:۔ عدد شوط سعی کا شک مثل عدد شوط طواف کے ہوگا پس عدد شوط کا شک سعی کو باطل کردیتا ہے۔

تقصیر

عمرہ تمتع کے واجبات میں سے پانچواں واجب تقصیر ہے یعنی کچھ مقدار بال کاٹنا یا کوئی ناخن اتارنا اس کو تقصیر کہتے ہیں اور تقصیر میں قصد قربت معتبر ہے اور بالوں کا نوچنا کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۵۰:۔ عمرہ تمتع سے مُحل ہونے کے لیے فقط تقصیر متعین ہے۔ پس سر کا مونڈنا کافی نہیں ہے بلکہ سر منڈانا حرام ہے اور اگر کوئی جان بوجھ کر یا مطلقاً حلق کرے تو ایک بکری کفارہ میں لازم ہے بنا بر احوط۔

مسئلہ ۳۵۱:۔ اگر کوئی جہالت کی وجہ سے سعی کے بعد اور تقصیر سے قبل جماع کرے تو ایک اونٹ کفارہ میں دے گا۔

مسئلہ ۳۵۲:۔ سعی سے فارغ ہونے سے قبل تقصیر حرام ہے پس اگر کوئی جان بوجھ کر ایسا کرے تو کفارہ لازم ہے

مسئلہ ۳۵۳:۔ سعی کے بعد فوراً تقصیر واجب نہیں ہے پس جس جگہ چاہے تقصیر کر سکتا ہے۔ مروہ کے قریب ہو یا منزل میں ہو۔

مسئلہ ۳۵۴:۔ اگر کوئی عمداً تقصیر کو ترک کرے اور حج کا احرام باندھے تو عمرہ باطل ہوگا اور ظاہراً اُس کا حج بدل جائے گا حج افراد کی طرف پس اعمال حج کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور احوط ہے کہ سال آئندہ حج کا اعادہ کرے۔

مسئلہ ۳۵۵:۔ اگر کوئی بھول کر تقصیر نہ کرے اور حج کا احرام باندھے تو عمرہ صحیح ہوگا لیکن احوط ہے کہ ایک بکری کفارہ میں دے۔

مسئلہ ۳۵۶:۔ عمرہ تمتع میں جب محرم تقصیر کرے گا تو حلق کے علاوہ باقی چیزیں حلال ہو جائیں گی جو احرام میں حرام ہوگئی تھیں البتہ حلق کے بارے میں تفصیل ہے پس اگر مکلف عمرہ تمتع ماہ شوال میں بجالائے تو روز عید فطر سے لیکر تیس دن تک حلق جائز ہے اور تیس دن کے بعد حلق جائز نہیں ہے بنا بر احوط پس اگر کوئی حلق کر بھی لے

جان بوجھ کر تو احوط ہے کہ ایک بکری کفارہ میں دے۔

مسئلہ ۳۵۷۔ عمرہ تمتع میں طواف نساء واجب نہیں ہے ہاں رجاءً بجالانا کوئی حرج نہیں ہے۔ البتہ ہمارے شیخ شہید نے بعض علماء سے نقل ہے کہ طوافِ نساء واجب ہے۔

احرامِ حج

پہلے بیان ہو چکا ہے کہ واجبات حج ۱۳ چیزیں ہیں۔ اب تفصیل سے ذکر ہوں گی۔

۱۔ احرامِ حج ہے اور افضل وقت احرام یوم ترویہ یعنی ۸ ذی الحجہ ہے۔ اور یوم ترویہ سے تین دن پہلے احرام باندھنا جائز ہے۔ خاص کر بوڑھے اور مریض لوگ جب کہ ازدحام سے ڈرتے ہوں۔ پس یہ لوگ احرام باندھ کر دوسرے لوگ سے پہلے مکّہ سے خارج ہو سکتے ہیں بلکہ جب ہی عمرہ تمتع سے فارغ ہوں تو از جہت ضرورت اسی وقت احرامِ حج باندھ کر مکّہ سے خارج ہونا جائز ہے۔

مسئلہ ۳۵۸۔ جیسے عمرہ بجالانے والا تقصیر سے قبل احرام حج نہیں باندھ سکتا اسی طرح اتمامِ اعمالِ حج سے قبل عمرہ مفردہ کا احرام

باندھنا جائز نہیں ہے ان تمام اعمال حج کے بعد طواف نساء سے قبل احرام عمرہ مفردہ جائز ہے۔

مسئلہ ۳۵۹۔ یوم عرفہ وقوف عرفات فوت ہونے کا جب خوف لاحق ہو تو گویا احرام حج کا وقت تنگ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ ۳۶۰۔ کیفیت وواجبات ومحرمات احرام حج واحرام عمرہ میں کوئی فرق نہیں ہے البتہ نیت کا فرق ہے فقط

مسئلہ ۳۶۱۔ حج کا احرام حدود مکہ میں کسی جگہ سے باندھا جا سکتا ہے لیکن مستحب ہے کہ مسجد الحرام میں مقام ابراہیم یا حجر اسماعیل سے باندھا جائے۔

مسئلہ ۳۶۲۔ اگر بھول کر یا جاہل بالحکم ہونے کی وجہ سے بغیر احرام کے مکہ سے خارج ہو جائے اور یاد آجائے یا عالم بالحکم ہو جائے تو مکہ کی طرف لوٹ جانا واجب ہے تاکہ احرام باندھ کر دوبارہ نکلے اگرچہ عرفات سے بھی واپس ہونا پڑے اور اگر وقت تنگ ہو یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے واپس لوٹنا ممکن نہ ہو تو جہاں یاد آئے وہیں سے احرام باندھ لے اور یہی حکم ہے جب کہ وقوف عرفات کے بعد یاد آجائے یا علم بالحکم ہو جائے تو صورت امکان میں مکہ جا کر احرام باندھ کر آئے۔ اور اگر اعمال حج سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے یا علم بالحکم ہو جائے

تو اس صورت میں حج صحیح ہوگا۔

مسئلہ ۳۶۳:۔ اگر کوئی جان بوجھ کر احرام نہ باندھے تو تدارک لازم ہے اور اگر وقوف عرفات سے قبل ممکن نہ ہو تو حج فاسد ہوگا اور سال آئندہ حج کا اعادہ لازم ہے۔

مسئلہ ۳۶۴:۔ بنا بر احوط احرام حج تمتع کے بعد اور مکہ سے خارج ہونے سے قبل کوئی مستحبی طواف نہیں کرنا چاہیئے پس اگر کوئی مستحبی طواف کر بھی لے تو احوط ہے کہ بعد از طواف تجدید تلبیہ کرے۔

وقوفِ عرفات

حج تمتع کے واجبات میں سے دوسرا واجب وقوفِ عرفات ہے بقصد قربت یعنی میدان عرفات میں حاضر ہونا واجب ہے چاہے سواری پہ ہو یا پیدل ساکن ہو یا حرکت میں ہو۔

مسئلہ ۳۶۵:۔ میدانِ عرفات کی حدود متعین ہیں۔

۱۔ ثوبہ ۲۔ نمرہ ۳۔ ذی المجاز ۴۔ مازمین

البتہ مذکورہ حدود عرفات سے خارج ہیں۔ حاجی کو ان حدود کے اندر قیام کرنا ہوگا

مسئلہ ۳۶۶:۔ بظاہر اً جبلِ رحمت موقف میں ہے لیکن

وہاں قیام کر رہے ہے۔ ہاں دامنِ جبل میں بائیں طرف قیام مستحب ہے۔

مسئلہ ۳۶۷:۔ حالتِ اختیار میں قیام عرفات معتبر ہے یعنی اگر کوئی تمام وقت سویا رہے یا غشی طاری رہے تو ایسے شخص کا وقوف محقق نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۳۶۸:۔ بنا بر احوط حالتِ اختیار میں وقوف عرفات اول ظہر سے ۹ ذی الحجہ کو غروب تک ہونا چاہیئے اور بنا بر اظہر ظہر کے بعد ایک گھنٹہ تک وقوف میں تاخیر جائز ہے۔ مذکورہ تمام وقت میں وقوف واجب ہے اسے ترک کرنے والا گنہگار ہے لیکن رُکن نہیں ہے یعنی اگر کوئی مذکورہ وقت میں کچھ مقدار قیام ترک کر دے تو اس کا حج فاسد نہیں ہوگا ہاں اگر کوئی اختیاراً تمام قیام ترک کرے تو حج فاسد ہوگا نیز کچھ مقدار قیام رُکن ہے نہ کہ پورا قیام

مسئلہ ۳۶۹:۔ اگر کوئی بھول کر یا جہالت یا اور کسی عذر کی وجہ سے قیام اختیاری عرفات درک نہ کر سکے تو اس کے لئے وقوف اضطراری لازم ہے یعنی شب عید کچھ مقدار عرفات میں قیام کرے تو حج صحیح ہوگا پس اگر عمداً ترک کرے گا تو حج فاسد ہو جائے گا۔

مسئلہ ۳۷۰:۔ عرفات سے جان بوجھ کر غروب سے قبل کوچ کرنا حرام ہے لیکن حج باطل نہیں ہوگا پس اگر پشیمان ہو کر

عرفات کی طرف لوٹ جائے تو اُس پر کوئی شے نہیں ہے ورنہ ایک اونٹ کفارہ منیٰ میں ذبح کرے گا اور اگر اونٹ ممکن نہ ہو تو پے درپے ۱۸ دن کے روزے رکھے اور یہی حکم جاری ہوگا جو بھول کر جاہل یا علم ہونے کی وجہ سے قبل از غروب عرفات سے کوچ کرے۔ پس جب یاد آئے یا عالم بالحکم ہو جائے تو واپس لوٹنا اُس پر واجب ہے۔ پس اگر نہ لوٹے تو کفارہ دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۱۷۴ :۔ اگر قاضی اہلسنت کے نزدیک چاند کی پہلی ثابت ہو جائے تو اس کے مطابق حکم جاری کرے اور شیعہ کے نزدیک ثابت نہ ہو تو اس میں دو صورتیں ہیں۔

۱۔ اگر احتمال پایا جائے کہ قاضی کا حکم واقع کے مطابق ہے تو اس صورت میں اُن کی متابعت واجب ہے لہٰذا وقوف عرفات اُن کے ساتھ کیا جائے گا بلکہ تمام اعمال حج اُن کے ساتھ بجا لانا لازم ہیں اور بنا بر اظہر اس طرح اعمال حج بجا لانا کافی ہے اور اگر کسی نے تقیہ کی مخالفت کرتے ہوئے احتیاط سے کام لیا تو فعلِ حرام کا مرتکب ہوگا اور احتیاطی وقوف بھی فاسد ہوگا۔ الحاصل بطور تقیہ حاکم سنّی کی متابعت واجب ہے اور حج بھی صحیح ہوگا لہٰذا ایسی صورت میں احتیاط جائز نہیں ہے خاص کر جب کہ جان و مال تلف ہونے کا خوف ہو جیسے کہ زمان حاضر میں۔

۲. اگر حکم قاضی کے خلاف کا علم ہو یعنی جس دن قاضی نے یوم عرفہ کہا ہو اُس دن کا علم ہو کہ وہ دن یوم ترویہ ۸ ذی الحجہ فی الواقع ہو تو اس صورت میں اُن کی متابعت جائز نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اگر مکلف اپنے وظیفہ کو انجام دینے میں تمکن رکھتا ہو اور کوئی محذور بھی لازم آئے تو اگرچہ وقوف اضطراری مزدلفہ پر قادر ہو تو اپنے وظیفہ پر عمل کرے گا اور اگر اس صورت کے علاوہ کوئی غیر صورت پیش آئے تو اس کا حج عمرہ مفردہ سے بدل جائے گا اور عمل حج نہیں بجا لائے گا پس اگر استطاعت سال حاضرہ میں تھی اور آئندہ استطاعت ختم ہو جائے تو اصلاً وجوب حج ساقط ہو جائے گا ہاں اگر پھر کسی سال استطاعت موجود ہو جائے تو دوبارہ حج واجب ہوگا۔

وقوفِ مُزدلفہ

یہ حج تمتع کے واجبات میں سے تیسرا واجب ہے۔ مزدلفہ ایک مقام کا نام ہے جسے مشعر الحرام کہتے ہیں اور اس میں وقوف کی حد یہ ہے کہ مقام مازمین سے حیاض اور وادی محسر کے اندر وقوف کرنا ضروری ہے۔ ہاں ازدحام اور تنگیٔ وقت کے لحاظ سے عین نقطۂ

حدود پر قیام کر سکتا ہے پس مازمین کی طرف سے بالا چلا جانا چاہیے اور اس میں قصد قربت معتبر ہے

مسئلہ ۳۷۲ :- جب حاجی عرفات سے کوچ کرے تو احوط ہے کہ عید کی رات مزدلفہ میں گزارے اگرچہ رات گذارنے کا وجوب ثابت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۷۳ :- وقوف مزدلفہ طلوع فجر سے لے کر طلوع آفتاب روزِ عید قربان واجب ہے۔ ہاں رکن وقوف مختصر مقدار میں ہے۔ پس اگر کوئی کچھ مقدار طلوعین کے درمیان وقوف کرے اور عمداً منیٰ کی طرف کوچ کرے تو اُس کا حج صحیح ہوگا۔ اگرچہ فعل حرام کا مرتکب ہوگا۔

مسئلہ ۳۷۴ :- اگر کوئی بین طلوعین کا وقوف عمداً ترک کردے تو اُس کا حج فاسد ہوگا۔ ہاں اس وقوف سے عورتیں بچے بخالف ضعیف بوڑھے و مریض وغیرہ مستثنیٰ ہیں۔ ان کے لیے جائز ہے کہ شب عید کو مزدلفہ میں وقوف کرکے طلوع فجر سے قبل منیٰ کو کوچ کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۳۷۵ :- جو شخص شب عید کو مزدلفہ میں وقوف کرے اور جاہل بالحکم ہونے کی وجہ سے طلوع فجر سے قبل مزدلفہ سے نکل جائے تو بنا بر اظہر اُس کا حج صحیح ہے البتہ ایک بکری کفارہ میں دے گا۔

مسئلہ ۳۷۶ :- اگر کوئی بھول کر یا کسی دیگر عذر کی وجہ سے

وقوف اختیاری یعنی تین گھنٹے قیام کرنے پر متمکن نہ ہو تو اُس کے لئے وقوف اضطراری کافی ہوگا۔ یعنی طلوع آفتاب کے بعد اور زوال یوم عید سے پہلے کچھ مقدار قیام کافی ہے۔ ہاں اگر عمداً اُس کو ترک کرے تو حج فاسد ہوگا۔

درک وقوفین یا کوئی ایک

سابقاً گذر چکا ہے کہ وقوف عرفات و مزدلفہ ہر ایک کی دو قسمیں ہیں اختیاری و اضطراری پس اگر کوئی دونوں وقوف اختیاری درک کرلے تو نہایت ہی بہتر ہے ورنہ وہ چند حالات سے خالی نہیں ہوگا۔

اگر وہ دونوں وقوف کی دونوں صورتیں درک نہ کرسکے یعنی نہ اختیاری وقوف اور نہ اضطراری تو ایسی حالت میں حج باطل ہوگا اور اُسی احرام حج کے ساتھ عمرہ مفردہ بجالانا اُس پر واجب ہے اور سال آئندہ حج بجالانا واجب ہے جب کہ اگلے سال تک استطاعت باقی رہے یا حج اُس کے ذمہ میں مستقر ہو۔

اگر حاجی وقوف اختیاری عرفات میں اور اضطراری مزدلفہ میں درک کرے تو اس کا حج صحیح ہوگا۔

وقوفِ اضطراری عرفات میں اور وقوفِ اختیاری مزدلفہ میں درک کرلے تو بھی حج اُس کا صحیح ہوگا۔

دونوں مقام یعنی عرفات و مزدلفہ میں وقوفِ اضطراری درک کرسکے تو بطور اظہر اس میں بھی حج صحیح ہوگا۔ اگرچہ احوط ہے کہ سال آئندہ حج کا اعادہ کرنا پڑے گا اگر شرائط حج باقی ہوں یا حج اُس کے ذمہ مستقر ہو

اگر کوئی وقوف اختیاری مزدلفہ کو ہی فقط درک کرسکے تو اس صورت میں بھی حج صحیح ہوگا۔

مزدلفہ کا وقوف اضطراری فقط درک کیا ہو تو اس صورت میں بھی بعید نہیں ہے کہ حج صحیح ہوگا۔ ہاں بطور احوط باقی اعمال کو فراغ ذمہ کے قصد سے اتمام حج یا عمرہ مفردہ انجام دینا ہوگا اور سال آئندہ حج کا اعادہ بھی لازم ہوگا۔

فقط وقوفِ اختیاری عرفات کو درک کیا ہو تو اس صورت میں بنا بر اظہر حج باطل ہوگا اور حج کو منقلب کرے گا عمرہ مفردہ کی طرف ہاں اگر قیام مزدلفہ بوجہ جاہل بالحکم یا موضوع ترک ہو جائے اور مزدلفہ سے گذر چکا ہو تو اس صورت میں بعید نہیں ہے کہ اُس کا حج صحیح ہوگا جبکہ مزدلفہ سے عبور کرتے ہوئے ذکر خدا کیا ہو البتہ اگر دوبارہ مزدلفہ جانے کا امکان ہو تو واجب ہے کہ وقت کو کچھ مقدار مزدلفہ میں قیام کرے اگرچہ

عید کے دن ظہر سے قبل بھی جانا ممکن ہو تو جائے اور مستحب قیام کرے اور اگر لوٹنا ممکن نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ہاں اگر مزدلفہ سے عبور ہی نہ کیا ہو تو حج صحیح نہیں ہوگا بلکہ عمرہ مفردہ کی طرف بدل کر کے عمرہ کے اعمال تمام کرے۔

فقط عرفات کا وقوف اضطراری درک کر سکا ہو تو حج باطل اور عمرہ مفردہ کی طرف عدول کر کے تمام کرے۔

منیٰ اور اس کے واجبات

جب حاجی مزدلفہ سے کوچ کرے تو منیٰ کی طرف جانا واجب ہے تاکہ وہاں کے واجبات بجا لائے اور وہ تین ہیں۔

رمی جمرہ عقبہ

واجبات حج کا چوتھا واجب رمی جمرہ عقبہ ہے جو عید قربان کے دن ہے اور اس میں چند امور معتبر ہیں۔

۱۔ قصد قربت ۲۔ رمی ۷ سنگریزے سے کی جائے ۷ سے کم نہ ہوں جیسے کہ سنگریزوں کے علاوہ کسی اور چیز سے رمی کافی نہیں ہے ۳۔ سات سنگریزے جدا جدا کر کے مارنے ضروری ہیں۔ لہٰذا یکجا کر یا

زیادہ ایک دفعہ مارنے کافی نہیں ہیں۔ بنا بر سنگریزے جمرہ پر لگنے لازم ہیں ۵۔ سنگریزے پھینکے جائیں۔ پس جمرہ پر رکھ دینا کافی نہیں ہے۔ بنا بر ظاہر اگر پتھر کسی اور چیز پر لگ کر جمرہ پر جا لگے تو کافی ہوگا ہاں اگر سنگریزہ کسی پتھر پر لگ کر پھر جمرہ پر جا لگے تو کفایت نہیں کرے گا ۶۔ رمی طلوع آفتاب کے بعد اور غروب سے پہلے کی جائے گی۔ ہاں عورتیں اور دیگر ایسے لوگ جورات کو مزدلفہ سے منیٰ جا سکتے ہیں وہ شب عید رمی کریں تو کافی ہو گی۔

مسئلہ ۳۷۷۔ اگر کوئی دوران رمی شک کرے کہ سنگریزہ لگا ہے یا نہیں تو بنا رکھے کہ نہیں لگا۔ ہاں اگر کوئی رمی کے بعد دوسرے واجب کام میں مشغول ہو اور شک کرے یا رات داخل ہونے کے بعد شک کرے کہ دوران رمی جمرہ پر سنگریزے لگے تھے یا نہیں تو ایسے شک کی پرواہ نہ کرے۔

مسئلہ ۳۷۸۔ سنگریزوں میں دو چیزیں معتبر ہیں۔

سنگریزے حدود حرم میں سے اٹھائے ہوں اور افضل ہے کہ مشعر الحرام سے اٹھائے جائیں۔

بنا بر احوط پہلے استعمال شدہ نہ ہوں بلکہ مستحب ہے کہ رنگدار و نقطہ دار اور نرم ہوں اور حجم کے لحاظ سے انگلی کے برابر ہوں اور

پاؤں پر کھڑے ہو کر مارنا اور طہارت کے ساتھ مستحب ہے۔

مسئلہ ۲۷۹:۔ جمرہ سابقاً جتنی بلندی تک تھا اُسی مقدار تک سنگریزے مارنے کفایت کریں گے بناء بر احوط اور آج کل جو بلندی بڑھائی گئی ہے بلکہ دوسرا طبقہ بنا دیا گیا ہے اُس پر سنگریزے مارنے کافی نہیں ہیں پس اگر سابقہ جگہ پر مارنے ممکن نہ ہوں تو خود حاجی زائد جگہ پر مارے اور کسی کو نائب بنائے جو اُس کی نیابت میں سابقہ جگہ پر مارے گا۔

مسئلہ ۲۸۰:۔ اگر کوئی بھول کر یا جاہل بالحکم ہونے کی وجہ سے عید کے دن پتھر نہ مار سکے تو ۱۳ ذی الحجہ تک تدارک لازم ہے جب کہ یاد آجائے یا علم بالحکم حاصل ہو۔ پس اگر کوئی رات کو عالم بالحکم ہو یا یاد کرے تو دوسرے دن رمی لازم ہے۔ یہ حکم ایسے لوگوں کے لئے ہے جو رات کو رمی نہیں کر سکتے نیز عنقریب آنے والا ہے کہ اگر ۱۳ ذی الحجہ کے بعد یاد آئے اور یا علم بالحکم ہو جائے تو احوط ہے کہ منیٰ میں جا کر رمی کرے اور سال آئندہ خود رمی کا اعادہ کرے یا کسی کو نائب بنائے

مسئلہ ۲۸۱:۔ اگر کوئی بھول کر یا جہلاً عید کے دن رمی نہ کرے اور طواف کے بعد یاد آئے یا علم ہو جائے تو تدارک رمی کے بعد اعادہ طواف واجب نہیں ہے اگرچہ اعادہ احوط ہے۔ ہاں اگر

جان بوجھ کر رمی ترک کردے تو حسب الظاہر طواف باطل ہوگا اور تدارک رمی کے بعد اعادہ طواف زیارت واجب ہے۔

منیٰ میں قربانی

حج تمتع کے واجبات میں پانچواں واجب قربانی ہے اور اس میں قصد قربت معتبر ہے اور قربانی دن کو کرنی چاہیئے مگر کوئی خائف ہو تو وہ رات کو ذبح کر سکتا ہے اور قربانی رمی کے بعد کرنی واجب ہے لیکن اگر کوئی بھول کر یا جہلاً قربانی پہلے کردے تو صحیح ہوگی۔ اعادہ کی ضرورت نہیں نیز ذبح یا نحر منیٰ میں واجب ہے اور اگر ممکن نہ ہو جیسے کہ اس زمانہ میں مذبح وادی محسّر میں بنایا گیا ہے پس اگر مکلف کے لئے تاخیر کرتے ہوئے منیٰ میں ذبح کرنا ممکن ہو اگرچہ آخر ذی الحجہ تک بھی امکان ہو تو اس صورت میں حلق یا تقصیر کرکے محل ہو جائے اور قربانی بعد میں کرکے طواف زیارت و نماز و سعی بجالائے ورنہ مذبح فعلی میں قربانی جائز ہے اور یہی کافی ہوگی۔

مسئلہ ۳۸۲:۔ بنا بر احوط قربانی عید کے دن دی جائے لیکن اگر بھول کر یا کسی دیگر عذر یا جاہل بالحکم ہونے کی وجہ سے عید کے دن قربانی نہ کرے تو آخر ایام تشریق یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳، ذی الحجہ تک تدارک لازم ہے

چنانچہ اگر عذر آخر ذی الحجہ تک مستمر ہے تو تاخیر کر سکتا ہے اور اگر طواف کے بعد یاد آئے یا علم ہو جائے تو تدارک قربانی کے بعد اعادہ طواف واجب نہیں ہے۔ اگرچہ اعادہ احوط ہے اور اگر جان بوجھ کر قربانی ترک کر کے طواف بجالائے تو ظاہراً طواف باطل ہوگا ہاں تدارک قربانی کے بعد اعادہ واجب ہے۔

مسئلہ ۳۸۳:۔ اس قربانی میں شرکت جائز نہیں ہے بلکہ ایک جانور ایک شخص ذبح کرے گا۔

مسئلہ ۳۸۴:۔ واجب ہے کہ قربانی کا جانور یا اونٹ یا گائے یا بھیڑ بکری ہو پس اگر اونٹ ہو تو اس کے پانچ سال تمام ہو چکے ہوں اور چھٹے سال میں داخل ہو چکا ہو اور اگر گائے ہو یا بکری ہو تو اس کے دو سال تمام ہو چکے ہوں اور بناء بر احوط تیسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور اگر دنبہ ہو تو سات ماہ تمام اور آٹھویں ماہ میں داخل ہو چکا ہو بلکہ احوط ہے کہ ایک سال تمام اور دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو اور جب ذبح کرنے کے بعد معلوم ہو کہ مذبوح جانور کی عمر مقررہ شدہ سن سے کم تھی تو ایسی قربانی کافی نہیں ہے بلکہ قربانی دوبارہ لازم ہو گی نیز قربانی میں معتبر ہے کہ اس کے تمام اعضاء سالم ہوں پس نابینا و لنگڑا و کان کٹا اور سینگ ٹوٹا جانور قربانی کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ بناء بر اظہر خصی و کمزور اور مریض اور زیادہ بوڑھا و خصیتین کو بیدہ کافی نہیں ہوگا۔ بنا بر احوط۔ ہاں جس کا کان چیرا یا سوراخ وغیرہ ہو تو اس کا کوئی حرج نہیں اگرچہ احوط ہے

کہ کان صحیح و سالم ہونے چاہئیں نیز احوط اولیٰ ہے کہ جانور اصل خلقت کے لحاظ سے دُم بُرید و سینگ بُریدہ بھی نہ ہو

مسئلہ ۳۸۵:۔ اگر کوئی قربانی والا جانور صحیح و سالم سمجھ کر خریدے اور قیمت دینے کے بعد عیب دار ثابت ہو تو ظاہراً کافی ہوگا۔

مسئلہ ۳۸۶:۔ قربانی کے شرائط جو ذکر ہو چکے ہیں بہ صورت امکان ہیں پس اگر واجد الشرائط پر متمکن نہ ہو تو جتنا ممکن ہو وہی کافی ہوگا۔

مسئلہ ۳۸۷:۔ اگر قربانی کو موٹا سمجھ کر ذبح کرے اور بعد میں معلوم ہو کہ کمزور ہے تو وہی کافی ہے اعادہ نہیں چاہیئے۔

مسئلہ ۳۸۸:۔ اگر قربانی کے لاغر ہونے میں شک کے باوجود فرمان خداوند متعال کے لئے ذبح کردے اگرچہ رجاءً اور بعد میں معلوم ہو جائے کہ جانور موٹا تازہ ہے تو یہی کافی ہے

مسئلہ ۳۸۹:۔ اگر سالم جانور خریدا ہو اور بعد میں مریض ہو جائے یا کوئی عضو ٹوٹ جائے یا کوئی عیب ہو تو اسی کو ذبح کرنا کافی ہے اس کے بدل کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۳۹۰:۔ اگر جانور خریدنے کے بعد گم ہو جائے اور دوسرا جانور خریدے پس اگر پہلا جانور مل جائے تو اسی کو ذبح کرے اور دوسرے کے متعلق اس کو اختیار ہے ذبح کرے یا نہ کرے گویا کہ وہ دیگر اموال کی طرح اس

کی ملکیت میں ہو گا تاہم احوط و اَولیٰ ہے کہ وہ دوسرے کو بھی ذبح کر دے البتہ اگر دوسرے کو ذبح کرنے کے بعد پہلا مل جائے تو احتیاطاً اولیٰ پہلے کو بھی ذبح کرے۔

مسئلہ ۲۹۱: اگر کسی کو گم شدہ جانور مل جائے اور کسی دوسرے شخص کی ملکیت ہو تو جسے ملا ہو اُس پر لازم ہے کہ ۱۲ ذی الحجہ تک اعلان و تعریف کرے پس اگر مالک نہ مل سکا تو ۱۲ کی عصر کو مالک کی طرف سے ذبح کرے۔

مسئلہ ۲۹۲: اگر بر وقت قربانی نہ مل سکے اور نقدی موجود ہو تو اُسے چاہیئے کہ کسی موثق آدمی کے پاس امانت رکھے تاکہ وہ آدمی قربانی خرید کر اُس کی طرف سے آخر ذی الحجہ تک ذبح کرے ہاں اگر پورا ماہ ذی الحجہ گزر جائے تو پھر ماہ محرم میں ذبح نہ کرے بلکہ اگلے سال ایام قربانی میں ذبح کرے۔

مسئلہ ۲۹۳: اگر کوئی جانور نہ مل سکے اور نقدی بھی موجود نہ ہو تو قربانی کے بدلے میں دس دن کے روزے رکھے یعنی تین روزے ۷، ۸، ۹ ذی الحجہ کو رکھے اور سات روزے واپس جا کر گھر میں رکھے ہاں احوط ہے کہ سات روزے پے در پے رکھے بلکہ تین دن والے روزے عمرہ تمتع کے بعد اوّل ذی الحجہ سے شروع کر سکتا ہے ہاں یہ تین روزے بھی پے در پے انجام دینے ہوں گے اور اگر کوئی وطن نہ جائے اور مکہ ہی میں مقیم ہو تو اپنے ساتھیوں کے وطن پہنچنے یا ایک ماہ گزر جانے کے بعد وہ سات دن کے روزے مکہ میں رکھے۔

مسئلہ ۲۹۴ ۔ جس کی تکلیف تین دن حج میں روزے رکھنے کی ہو اور سات ذی الحجہ کو روزہ نہ رکھ سکے تو اسے چاہیئے کہ ۸، ۹، ذی الحجہ دو دن روزے رکھے اور تیسرا روزہ منیٰ سے فارغ ہو کر مکہ میں رکھے اور اگر سات و آٹھ دونوں دنوں میں روزہ نہ رکھ سکے تو اس صورت میں تاخیر کرے اور منیٰ سے واپس آکر تینوں روزے رکھے۔ البتہ احوط ہے کہ منیٰ سے واپسی پر روزے جلدی ادا کرے اور بغیر عذر کے تاخیر نہ کرے اور منیٰ سے واپس آکر مکہ میں ممکن نہ ہو تو راستے میں یا وطن جاکر رکھے لیکن تین روزے اور سات بلا کر نہ رکھے اور اگر یہ تین روزے آخر ذی الحجہ تک تمام نہ کر سکے اور محرم کا چاند دکھائی دے تو پھر روزے ساقط ہو جائیں گے اور آئندہ سال قربانی دینا لازم ہے۔

مسئلہ ۲۹۵ :۔ اگر کوئی قربانی پر متمکن نہ ہو اور نہ نقدی رکھتا ہو اور ایام حج میں تین روزے رکھنے کے بعد قربانی پر متمکن ہو جائے تو بنا بر احوط قربانی دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۲۹۶ ۔ اگر کوئی اکیلا قربانی دینے پر قادر نہ ہو بلکہ دوسرے کے ساتھ شرکت میں متمکن ہو تو بنا بر احوط جمع کرے یعنی شرکت کے ساتھ قربانی دے اور ترتیب مذکور کے ساتھ روزے بھی رکھے۔

مسئلہ ۲۹۷ :۔ اگر کسی شخص کے حوالے قربانی کرے یا اس کی قیمت دے کر مالک کی وکالت میں حیوان ذبح کرے اور پھر شک کرے کہ وکیل نے ذبح

کیا ہے یا نہیں تو بنا ر رکھے کہ اُس نے ذبح نہیں کیا، ہاں اگر وکیل موثق ہو اور خبر دے کہ میں نے جانور ذبح کر دیا ہے تو کافی ہے

مسئلہ ۳۹۸:۔ قربانی کی شرائط کفارہ والے جانور میں معتبر نہیں ہیں اگرچہ احوط اعتبار شرائط ہے۔

مسئلہ ۳۹۹:۔ حیوان قربانی و کفارہ کا ذبح کرنا واجب ہے لیکن انسان کا خود ذبح کرنا معتبر نہیں ہے بلکہ جائز ہے کہ کوئی دوسرا شخص کسی کی قربانی کو ذبح کرے۔ در صورت اختیار البتہ نائب کے لئے ضروری ہے کہ مالک کی نیت سے ذبح کرے خود ذابح کی نیت شرط نہیں ہے۔ اگرچہ احوط اولیٰ ہے کہ ذابح بھی نیت کرے۔

مصرف قربانی

بنا بر احوط قربانی والے گوشت کے تین حصے کیے جائیں ایک حصہ کسی فقیر مومن کو بطور صدقہ دیا جائے اور دوسرا حصہ مومنین کو بطور ہدیہ دے اور تیسرا حصہ خود کھائے۔ حق فقراء اُن کے وکیل کے سپرد کرنا جائز ہے اگرچہ مالک قربانی خود ہی وکیل بنے تو جائز ہے حسب اجازہ مؤکل اُس حصہ میں وکیل تصرف کر سکتا ہے، چاہے آگے کسی کو ہبہ کر دے یا فروخت کر دے

مسئلہ ۴۰۰:۔ گوشت کے تین حصے جدا کرنا لازم نہیں ہیں بلکہ مشاعا

بطور صدقہ ایک ثلث دے۔ اور ہدیہ ایک ثلث اور باقی ماندہ میں سے اگر خود کچھ مقدار کھائے تو کافی ہے۔

مسئلہ ۴۰۱:۔ جو شخص بطور صدقہ یا بطور ہدیہ قبض کرلے تو پھر وہ اس حصہ میں ہر قسم کا تصرف کرسکتا ہے۔ اگرچہ وہ بعد از قبض کسی غیر مومن یا غیر مسلمان کو ہبہ کردے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۰۲:۔ اگر حیوان ذبح کرنے کے بعد کوئی اُسے چوری کرلے یا صدقہ و ہدیہ دینے سے پہلے کوئی زبردستی چھین لے تو اس صورت میں قربانی کا مالک ضامن نہیں ہوگا ہاں اگر مالک جان بوجھ کر گوشت کو تلف کردے یا کسی غیر مستحق کو عطا کرے تو بنا بر احوط دو ثلث کا ضامن ہوگا۔

(۳) حلق یا تقصیر

حج تمتع کے واجبات میں چھٹواں واجب حلق یا تقصیر ہے اور اس میں بھی قصد قربت معتبر ہے اور بنا بر احوط حلق یا تقصیر دن کو کرنی چاہیئے نیز رمی و ذبح کے بعد حلق کرے۔ بنا بر احوط لیکن اگر بھول کر یا جاہل بالحکم ہونے کی وجہ سے حلق پہلے کرلے اور بعد میں رمی یا ذبح کرے یا ہر دو تو ایسی صورت میں حلق یا تقصیر کافی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۰۳:۔ عورتوں کے لئے حلق جائز نہیں ہے بلکہ ان کے لئے

تقصیر معین ہے۔

مسئلہ ۴۰۴:۔ مرد کو اختیار ہے کہ حلق کرے یا تقصیر لیکن حلق افضل ہے ہاں اگر کوئی جوؤں کی وجہ سے سر کے بالوں میں شہد لگائے یا سر کے بال جمع کر کے ایک جگہ باندھ دے تو احتیاط ہے کہ حلق کو اختیار کرے بلکہ حلق کا واجب ہونا اظہر ہے اور جو شخص (صرورہ) یعنی پہلی مرتبہ حج پہ گیا ہو تو احوط ہے کہ وہ حلق کو اختیار کرے اگرچہ اس کے لئے بھی اختیار ہے کہ حلق کرے یا تقصیر بلکہ اختیار قوت سے

مسئلہ ۴۰۵:۔ جو شخص حلق کا ارادہ رکھتا ہو لیکن اُسے علم ہو کہ حجام سر کو زخمی کر دے گا تو پہلے وہ تقصیر کرلے اور پھر حلق کرالے۔

مسئلہ ۴۰۶:۔ خنثیٰ مشکل پر تقصیر واجب ہے ہاں اگر کسی نے سر کے بالوں میں شہد لگایا ہو یا بال جمع کر کے اکٹھا باندھ رکھا ہو تو دونوں کام کرے یعنی پہلے تقصیر اور بعد میں حلق کرائے بنا بر احوط۔

مسئلہ ۴۰۷:۔ حلق یا تقصیر کے بعد وہ تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی جو احرام کے بعد حرام ہوئی تھیں البتہ ابھی تک عورت اور خوشبو حلال نہیں ہوں گی بلکہ بنا بر احوط شکار بھی حرام رہے گا۔

مسئلہ ۴۰۸:۔ اگر کوئی بھول کر یا جاہل بالحکم ہونے کی وجہ حلق و تقصیر نہ کرے اور منیٰ سے خارج ہو جائے تو منیٰ لوٹ کر حلق یا تقصیر کرے اور اگر واپس منیٰ جانا دشوار ہو تو جہاں یاد آئے وہیں حلق یا تقصیر کرے اور اگر ممکن ہو تو بال منیٰ میں بھیج دے

مسئلہ ۴۰۹: اگر جہل کی بنا پر حلق یا تقصیر نہ کرے اور تمام اعمال حج بجالانے کے بعد یاد آئے اور تدارک کرے تو بنا بر اظہر طواف کا اعادہ واجب نہیں ہے اگرچہ اعادہ طواف و سعی احوط ہے یعنی اگر مکّہ سے خارج نہ ہوا ہو اور یاد آجائے یا علم بالحکم ہو جائے تو احتیاط ہے کہ طواف کا اعادہ کرے۔

طواف حج و نماز اور سعی

واجبات حج میں سے ۷، ۸، ۹ واجب، طواف و نماز اور سعی ہے اور ان کی کیفیت و شرائط مثل طواف و نماز اور سعی عمرہ کے ہے

مسئلہ ۴۱۰: حج تمتع میں حلق یا تقصیر کے بعد طواف بجالایا جائے گا۔ پس اگر کوئی جان بوجھ کر طواف پہلے کرلے تو حلق یا تقصیر کے بعد اعادہ طواف واجب ہے اور ایک بکری کفارہ دینا لازم ہے۔

مسئلہ ۴۱۱: احوط یہ ہے کہ طواف کو ۱۱ ذی الحجہ سے مؤخر نہ کرے اگرچہ ایام تشریق کے بعد تک بلکہ آخر ماہ ذی الحجہ تک تاخیر جائز ہے۔

مسئلہ ۴۱۲: حج تمتع میں وقوفین سے قبل طواف و نماز اور سعی جائز نہیں ہے ہاں بوڑھے مرد اور عورتیں جن کو حیض آجانے کا خوف ہو تو ان کے لئے طواف اور نماز پہلے بجالانا جائز ہے اور سعی اپنے وقت پر انجام دیں گے بلکہ بنا بر احوط قبل از وقوفین سعی بھی جائز ہے اور وقت پر اعادہ بھی

کریں گے بلکہ اولیٰ ہے کہ طواف و نماز بھی ایام تشریق یا پندرہ ذی الحجہ تک ممکن
ہو تو بجا لائیں ۔

مسئلہ ۲۱۳ : اگر کوئی وقوفین کے بعد مکہ میں داخل ہونے سے خائف
ہو تو وہ طواف و نماز اور سعی کو مقدم کر سکتا ہے بلکہ طواف نساء بھی پہلے بجا
لا سکتا ہے پھر اعمال منیٰ کے بعد سیدھا وطن جا سکتا ہے ۔

مسئلہ ۲۱۴ : اگر اعمال منیٰ کے بعد مکہ پر کوئی عذر طاری ہو جائے
جیسے عورت کو حیض یا نفاس دیکھ لے اور تیاری میں مکہ میں ٹھہر سکتی ہو تا کہ
پاک ہونے کے بعد طواف بجا لائے تو ایسی صورت میں کسی کو طواف کے لئے نائب
بنائے پھر نائب جب طواف بجا لائے تو خود سعی کرے ۔

مسئلہ ۲۱۵ : طواف زیارت و نماز اور سعی کے بعد خوشبو حلال ہو
جائیں گی البتہ عورت بلکہ بنا بر احوط شکار ابھی حرام ہوں گے ہاں طواف اور سعی
کے بعد نکاح کرنا جائز ہے لیکن بنا بر احوط عورت سے لذت نہیں اٹھا سکتا اگرچہ
حرمت جماع کے ساتھ مختص ہے علی الاظہر

مسئلہ ۲۱۶ : جس شخص کے لئے وقوفین سے قبل طواف و سعی
جائز ہو تو اس پر خوشبو حلال نہیں ہوگی بلکہ اعمال منیٰ یعنی رمی و قربانی اور
حلق یا تقصیر کے بعد خوشبو حلال ہوگی ۔

طواف نساء

واجبات حج میں سے ۱۰، ۱۱ واجب طواف نساء اور نماز ہے یہ دونوں اگرچہ واجب ہیں لیکن مناسک حج میں سے نہیں ہیں پس اگر کوئی دونوں کو عمداً ترک کر دے تو اس سے حج فاسد نہیں ہوگا۔

مسئلہ ۴۱۷۔ مرد اور عورت دونوں پر طواف نساء واجب ہے اگر مرد ترک کر دے تو اس پر عورت حرام ہوگی اور اگر عورت ترک کرے تو مرد اس پر حرام ہوگا نیز نائب طواف نساء میں منوب عنہ کی نیت کریگا۔

مسئلہ ۴۱۸۔ طواف نساء اور اس کی نماز کے کوائف و شرائط طواف حج و نماز کے مانند ہیں۔

مسئلہ ۴۱۹۔ اگر مرض کی وجہ سے کوئی طواف نساء خود نہ بجالا سکتا ہو تو دوسرے شخص کا سہارا لے کر یا حیوان پر سوار ہو کر طواف بجالائے اور اگر اس پر بھی متمکن نہ ہو تو نائب بنائے اور یہی صورت نماز میں ہے۔

مسئلہ ۴۲۰۔ اگر کوئی جان بوجھ کر یا بھول کر یا جاہل یا حکم نہ جاننے کی وجہ سے طواف نساء نہ بجالائے تو جب تک اس کا تدارک نہ کرے عورت حرام رہے گی اور اگر خود بجالانے میں دشواری ہو تو نائب بنائے کا پس نائب جب انجام دے گا تو اس پر عورت حلال ہو جائے۔ پس اگر کوئی طواف نساء بجالانے سے پہلے مر

جائے تو احوط یہ ہے کہ اُس کے ترک سے طواف نساء کی قضا کرائی جائے

مسئلہ ۴۲۱۔ طواف نساء قبل از سعی جائز نہیں ہے پس اگر کوئی جان بوجھ کر مقدم کرے تو سعی کے بعد دوبارہ بجا لانا ضروری ہے بلکہ صورت جہل و نسیان میں بھی اعادہ کرے بنا بر احوط۔

مسئلہ ۴۲۲۔ اگر کوئی کسی عذر کی بناء پر وقوفین سے پہلے طواف نساء بجا لائے ترتیب تک مناسک منیٰ یعنی رمی اور قربانی و حلق نہیں بجا لائے عورت اس پر حلال نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۴۲۳۔ اگر عورت حالت حیض میں ہو اور ساتھی اس کے طاہر ہونے سے قبل وطن جانا چاہیں تو اس عورت کے لئے جائز ہے کہ طواف نساء ترک کر کے قافلہ کے ساتھ وطن روانہ ہو جائے ہاں احوط ہے کہ طواف نساء و نماز کے لئے کسی کو نائب بنائے گی اور اگر ۴ شوط طواف نساء کے بعد خون حیض شروع ہو جائے تو اس صورت میں بھی طواف چھوڑ کر قافلہ کے ساتھ جا سکتی ہے ہاں بقیہ شوط و نماز کے لئے کسی کو نائب بنانا پڑے گا۔

مسئلہ ۴۲۴۔ طواف نساء میں نماز کو بھولنا شکل نسیان نماز طواف حج کے ہے جس کا حکم گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۴۲۵۔ جب حاجی طواف نساء و نماز بجا لائے تو عورت اس پر حلال ہو جائے گی اور عورت پر مرد طواف نساء و نماز کے بعد حلال ہو جائے گا۔

البتہ ۱۳ ذی الحجہ کی ظہر تک شکار حرام ہوگا بنا بر احوط نیز حرم میں اُگنے والے درخت وگھاس کو کاٹنا اور حدودِ حرم میں شکار کرنا ہر حالت میں یعنی محرم و محل دونوں پر حرام ہے۔ جیسے کہ گزر چکا ہے۔

منیٰ میں رات گزارنا

واجباتِ حج میں بارھواں واجب یہ ہے کہ ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کی راتیں منیٰ گزاری جائیں اور اس میں قصد معتبر ہے پس اگر حاجی عید کے دن طواف زیارت وسعی انجام دینے کے لئے مکہ جائے تو رات گزارنے کے لئے منیٰ لوٹنا واجب ہے اور جس نے حالتِ احرام میں شکار کرنے سے اجتناب نہ کیا ہو تو وہ شب ۱۳ بھی منیٰ میں گزارے یا عورت سے جماع کرلے تو بھی شب ۱۳ کو منیٰ میں رکنا واجب ہے۔ ہاں ان دو کے علاوہ عام حاجی صاحبان ۱۲ ذی الحجہ ظہر کے بعد منیٰ سے کوچ کر سکتے ہیں لیکن اگر کوئی منیٰ میں ٹھہرا رہے اور ۱۳ ذی الحجہ کی رات داخل ہوجائے تو ۱۳ کی رات وہیں ٹھہرنا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۲۶۔ اگر کوئی منیٰ سے نکلنے کی تیاری کرے اور کچھ مقدار چلے لیکن ازدحام کی وجہ سے قبل از غروب حدودِ منیٰ سے خارج نہ ہوسکے تو صورت امکان میں وہ رات منیٰ میں ٹھہرنا واجب ہے اور اگر ممکن نہ ہو یا رات وہاں گزارنے میں حرج ہو تو غروب کے بعد بھی منیٰ سے خارج ہوسکتا

ہے لیکن بنا در احوط ایک بکری کفارہ میں دینا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۲۷:- جس پر ۱۲، ذی الحجہ کی شب منیٰ میں گزارنا واجب ہو تو دن میں تینوں جمرات کو پتھر مار کر منیٰ سے خارج ہو سکتا ہے تمام دن گزارنا واجب نہیں ہے نیز تمام رات منیٰ میں ٹھہرنا لازم نہیں ہے پس حاجی اوّل رات سے آدھی رات کے بعد کچھ مقدار تک ٹھہر سکتا ہے یا آدھی رات سے کچھ مقدار پہلے سے لے کر طلوع فجر تک قیام کرنا جائز ہے لیکن افضل یہ ہے کہ پہلا حصہ آدھی رات تک قیام کرے پھر منیٰ سے نکل سکتا ہے لیکن طلوع فجر سے قبل مکہ میں داخل نہ ہو۔

مسئلہ ۴۲۸:- کچھ لوگ مستثنیٰ ہیں یعنی منیٰ میں رات گزارنا اُن پر واجب نہیں ہے

(۱) صاحبانِ عذر جیسے مریض یا منیٰ میں قیام کرنے سے مال و جان کا خوف ہو

(۲) جو لوگ تمام رات مکہ میں عبادت کرتے رہیں البتہ حاجات ضروری مثل کھانا پینا طہارت وغیرہ کے لئے عبادت نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

(۳) جو لوگ طوافِ زیارت و عبادت میں مشغول رہیں اور مکہ سے نکل کر عقبہ مدینہ سے آگے نکل جائیں تو ایسے لوگ راستہ ہی میں رات گزار سکتے ہیں حدودِ منیٰ میں داخل ہونا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۲۹:- جو منیٰ میں قیام نہ کرے تو اس پر ہر رات کے عوض میں ایک دُنبہ کفارہ دینا واجب ہے۔ بلکہ اگر کوئی بھول کر یا جاہل بالحکم ہونے کی وجہ

قیام منیٰ ترک کرے تو احوط ہے کہ کفارہ دے بلکہ معذور کو بھی بنا بر احوط کفارہ دینا چاہیئے۔ ہاں جو مکہ میں رات عبادت میں گزار دے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے اور یہی حکم جو طواف و یعنی عبادت کے بعد مکہ سے نکلے اور طلوع فجر سے قبل منیٰ میں داخل نہ ہو بلکہ راستہ ہی میں رات گزار دے تو اس پر بھی کفارہ نہیں ہے۔

مسئلہ نمبر ۴۳۰:۔ جو شخص منیٰ سے کوچ کر جائے اور پھر کسی اور کام کے لیئے ۱۳ ذی الحجہ کی رات داخل ہو جائے تو اس تیرھویں رات منیٰ میں گزارنا واجب نہیں ہے۔

رمی جمرات

واجبات حج میں تیرھواں واجب تینوں جمرات کی رمی ہے یعنی اولیٰ، وسطیٰ جمرہ عقبہ ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو تینوں جمرات کی رمی واجب ہے ہاں اگر ۱۳ کی رات منیٰ میں گزار دے تو بنا بر احوط تیرھویں کے دن کو بھی تینوں کو پتھر مارنے واجب ہیں اور چاہیئے کہ اختیاری صورت میں انسان خود پتھر مارے نیابت جائز نہیں ہے

مسئلہ نمبر ۴۳۱:۔ جمرہ اولیٰ سے رمی کی ابتداء واجب ہے پھر جمرہ وسطیٰ اور آخر میں جمرہ عقبہ پس اگر کوئی اس میں مخالفت کرے تو ترتیب حاصل کرنی واجب ہے اگرچہ مخالفت جہل و نسیان کی وجہ سے بھی ہو ہاں اگر کوئی پہلے تو

بھول کر دوسرے جمرہ کو پھر مارے تو ساتوں پورے کر سکتا ہے۔ اس کے بعد
پہلے کو مارے گا اور آخری کو پھر دوسرے کو اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۳۲:۔ جمرہ عقبہ کی رمی میں جو واجبات ذکر ہو چکے ہیں وہ
تینوں جمرات میں واجب ہیں۔

مسئلہ ۴۳۳:۔ رمی جمرات دن ہی کو واجب ہے پس اس حکم سے
غلام، چرواہا اور مدیون جس کو پکڑے جانے کا خوف ہو مستثنیٰ ہیں یا جس کو
مال و جان کا خوف ہو بلکہ اس میں بوڑھے، مریض، عورتیں اور بچے اور کمزور لوگ جن
کو ازدحام کی وجہ سے اپنی جانوں کا خوف ہو تو ایسے لوگ اس دن کی رمی رات کو
کر سکتے ہیں۔

مسئلہ ۴۳۴:۔ جو ۱۱ ذی الحجہ کو رمی بھول جائے تو اس کی قضا ۱۲
کو کر سکتا اور ۱۲ کی قضا ۱۳ کو کر سکتا ہے۔ اور احوط ہے کہ ادا اور قضا کے درمیان
وقفہ رکھے اور قضا کو مقدم قرار دے یعنی اگر قضا صبح میں اول وقت بجا لائے
تو ادا زوال کے قریب انجام دے۔

مسئلہ ۴۳۵:۔ اگر کوئی رمی بھول جائے اور مکہ میں جا کر یاد آئے تو واجب ہے
کہ منیٰ جا کر رمی بجا لائے اور اگر دو دن یا تین دن کی بھولی ہو تو رمی کرنے منیٰ میں جائے
تو احوط ہے کہ ہر دو رمی کے درمیان گھنٹہ کا فاصلہ رکھے اور اگر مکہ سے خارج ہو کر
یاد آئے تو اس صورت میں منیٰ لوٹنا واجب نہیں ہے بلکہ آئندہ سال خود یا اس کا

نائب قضاء بجا لائے گا۔

مسئلہ ۴۳۶:۔ اگر کوئی مریض بارہ مغرب سے قبل صحت یاب ہونے کی امید نہ رکھتا ہو تو اس کے لئے نائب بنائے گا ہاں اگر اتفاقاً قبل از غروب صحت یاب ہو جائے تو احوط ہے کہ خود بھی رمی انجام دے۔

مسئلہ ۴۳۷:۔ رمی ترک کرنے سے حج باطل نہیں ہوگا اگرچہ عمداً ترک کیا ہو ہاں اگلے سال بنا بر احوط واجب ہے کہ خود یا اس کا نائب بطور قضاء انجام دے گا۔

احکام مصدود

مسئلہ ۴۳۸:۔ مصدود وہ شخص ہے جس کو احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ سے روکا جائے۔

مسئلہ ۴۳۹:۔ جو شخص عمرہ سے روکا جائے تو اسی جگہ پر وہ جانور ذبح کر کے محل ہو جائے گا بلکہ احوط ہے کہ تقصیر یا حلق بھی کرانا پڑے گا۔

مسئلہ ۴۴۰:۔ جو شخص احرام حج میں موقفین یا ناص کر مشعر الحرام سے روکا جائے تو اس کا وظیفہ ہے کہ محل صد میں قربانی ذبح کر کے محل ہو جائے بلکہ بطور احوط تقصیر یا حلق بھی کرے اور اگر موقفین، اعمال اور منیٰ کے بعد طواف وسعی سے روکا جائے اور کسی کو نائب بنانے پر متمکن بھی نہ ہو تو محل صد

پر جانور ذبح کرے اور اگر نائب بنانے پر متمکن ہو تو احوط ہے کہ جمع کرے یعنی قربانی ذبح کرے اور باقی اعمال بجا لانے کے لئے کسی کو نائب بھی بنائے اور اگر کوئی خاص کر اعمال منیٰ سے روکا جائے اور دخولِ مکہ سے کوئی مخالفت نہ ہو تو اگر نائب بنانا ممکن ہو تو رمی و قربانی اور حلق کے بعد محل ہو جائے پھر باقی اعمال بجالائے اور اگر نیابت کا تمکن نہ ہو تو اس صورت میں اُس کا وظیفہ یہ ہے کہ قربانی کی قیمت کسی موثق کے ہاں امانت رکھے تاکہ وہ اس کی طرف سے ذبح کرے اور وہ خود اسی جگہ پر تقصیر یا حلق کرے اور مکہ کی طرف لوٹ کر اعمال بجالائے اب وہ گویا تمام چیزوں سے محل ہو جائے گا جو کہ حالتِ احرام میں حرام ہوئی تھیں حتیٰ کہ عورت بھی اس صورت میں حج صحیح ہوگا البتہ بنا بر احوط آئندہ سال رمی کا اعادہ لازم ہے۔

مسئلہ ۴۴۱:۔ مصدود حج کا مذکورہ قربانی دینے سے حج ساقط نہیں ہوگا بلکہ آئندہ سال تک استطاعت باقی رہ جائے یا اس کے ذمہ حج مستقر ہو تو آئندہ سال حج بجالانا واجب ہے۔

مسئلہ ۴۴۲:۔ اگر کوئی مکہ سے منیٰ میں رات گزارنے اور رمی جمرات کے لئے جانے سے روکا جائے تو اُس کا حج تمام ہوگا اور اگر ممکن ہو تو اسی سال رمی کے لئے نائب بنائے ورنہ آئندہ سال بنا بر احوط نیز ایسے شخص پر احکام مصدود جاری نہیں ہوں گے۔

مسئلہ ۲۴۳:۔ اگر کسی کو صدود حصر کے علاوہ کوئی اور مانع حج تمام کرنے کے در پیش ہو تو احوط ہے کہ جہاں رکاوٹ ہوئی ہو وہاں ہی جانور ذبح کر کے محل ہو جائے علی الاحوط

مسئلہ ۲۴۴:۔ قربانی میں فرق نہیں ہے کہ اونٹ ہو یا دنبہ اور اگر قربانی نہ کر سکے تو اس کا بدل یعنی روزے رکھے بنا بر احتیاط۔

مسئلہ ۲۴۵:۔ جو شخص حج کو فاسد کر بیٹھے اور بعد میں مصدود ہو جائے تو کیا اس پر احکام صد جاری ہوں گے یا نہیں؟ اس میں دو وجہ ہیں بنا بر ظاہر صد کا حکم جاری ہوگا لیکن قربانی کے ساتھ کفارۂ افسادِ حج بھی دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۴۶:۔ جو شخص قربانی ساتھ رکھتا ہو اور مصدود ہو جائے تو وہی قربانی میں ذبح کرے گا کوئی دوسرا جانور دینا واجب نہیں ہے۔

احکام محصور

مسئلہ ۲۴۷:۔ محصور یعنی جو شخص مُحرم ہونے کے بعد اعمال حج یا عُمرہ بجالانے میں مرض وغیرہ کی وجہ سے ممنوع ہو جائے۔

مسئلہ ۲۴۸:۔ اگر کوئی عمرہ مفردہ میں محصور ہو جائے تو اس کا وظیفہ یہ ہے کہ جانور ذبح کرنے کے لئے بھیجے اور ساتھیوں سے وعدہ کر

کہ فلاں وقت میں جا کر جانور ذبح کرنا پس وقت مقررہ میں وہاں خود محل ہو جائے اور وہ خود بھی وہیں ایک جانور ذبح کر کے محل ہو جائے اس صورت عمرہ مفردہ میں قربانی کے بعد تمام چیزیں حلال ہو جائیں گی سوائے عورت کے ہاں صحت یاب ہونے کے بعد اعمال عمرہ مفردہ بجالانے کے بعد عورت حلال ہوگی اور اگر کوئی عمرہ تمتع میں مصدود ہو تو اس کا حکم پہلے گزر چکا ہے۔ یعنی اس صورت میں عورت اور دیگر محرمات حلال ہو جائیں گے اور اگر احرام حج میں مصدود ہو تو اس کا بھی حکم گزر چکا ہے۔ البتہ بنا بر احوط اس صورت میں عورت حلال نہیں ہوگی بلکہ طواف زیارت و سعی کے بعد طواف نساء بجالانے کے بعد عورت حلال ہوگی۔ ہاں اگر حصر کی وجہ سے موقفین فوت جائیں اور وہ مکہ معظمہ یا عرفات و مزدلفہ کے راستہ میں ہو تو اس صورت میں اس کا وظیفہ حج کی بجائے عمرہ مفردہ ہوگا یعنی طواف و سعی اور تقصیر اور طواف نساء کے بعد تمام محرمات سے محل ہو جائے گا۔ چاہے عمرہ مفردہ کے اعمال خود بجا لائے یا اس کا نائب۔

مسئلہ ۲۴۹: اگر کوئی حصر کے بعد ہدیہ بھیج دے اور بعد میں بیماری خفیف ہو جائے اور گمان یا احتمال دے کہ ارکان حج درک کروں گا تو واجب ہے کہ اعمال حج میں مشغول ہو جائے پس اگر موقفین یا خاص کر مشعر الحرام کو درک کرلے تو اس کا حج صحیح ہوگا ورنہ اگر جانور ذبح نہ کرے تو حج عمرہ مفردہ کی طرف بدل جائے گا اور اگر جانور ذبح کر دے تو عورت کے علاوہ باقی سب

چیزیں حلال ہوں گی پس ــــــــ طواف ونماز وسعی اور طوافِ نساء و نماز انجام دینے سے عورت بھی حلال ہوگی ــ بنا بر احوط۔

مسئلہ نمبر ۴۵۰:۔ اگر کوئی مناسک منیٰ سے مصدود ہو تو اُس پر حکم حصر جاری نہیں ہوگا بلکہ رمی جمرہ و قربانی کے لئے کسی کو نائب بنائے گا اور خود تقصیر یا حلق کرے گا پھر مکہ معظمہ جاکر طواف زیارت وسعی وغیرہ انجام دے گا۔ اور اگر کسی کو نائب بنانا ممکن نہ ہو تو کسی مؤثق آدمی کے پاس قربانی کی قیمت امانت رکھے گا تاکہ وہ قربانی کرے اور وہ خود تقصیر یا حلق کر کے مکہ معظمہ جاکر طواف و دیگر اعمال بجالائے گا۔ اور اُس کے لئے احوط ہے کہ آئندہ سال خود یا اُس کا نائب رمی جمرات بجالائے ــ اور اگر موقفین کے بعد مکہ کے اعمال انجام دینے سے محصور ہو جائے تو بنا بر ظاہر اعمال مکہ کے لئے نائب بنائے اور عمل نائب کے بعد وہ تمام محرمات سے محل ہو جائیگا۔

مسئلہ ۴۵۱:۔ اگر کوئی شخص محصور ہو جائے اور ہدیہ بھیج دے پھر قربانی مقررہ مقام پر پہنچنے سے قبل سر درد ہو جائے تو ایسی صورت میں وہیں ذبح کرے گا یا تین دن کے روزے رکھے یا چھ مسکین کو طعام کھلائے، ہر مسکین کو دو مُد دے گا اُس کے بعد حلق کر کے محل ہو جائے گا

مسئلہ ۴۵۲:۔ حصر سے حج ساقط نہیں ہوتا بلکہ قربانی دے کر محل ہو جائے گا۔ خود آئندہ سال حج بجالائے گا اگر استطاعت باقی رہی یا حج اُس کے ذمہ مستقر ہو۔

مسئلہ ۴۵۳:۔ اگر محصور نہ قربانی رکھتا ہو اور نہ ہی اس کی قیمت تو دس دن کے روزے رکھے گا جیسے کہ گزر چکا ہے۔

مسئلہ ۴۵۴:۔ احرام باندھتے وقت مستحب ہے کہ حاجی اللہ تعالیٰ سے شرط کرے کہ اگر میں حبس ہو گیا تو احرام سے محل ہو جاؤں گا۔ اگرچہ اس کا محل ہونا اس شرط پر موقوف نہیں ہے کیونکہ حبس کے بعد محل ہو جائے گا چاہے شرط کرے یا نہ کرے۔

مسائل متفرقہ

مسئلہ ۴۵۵:۔ اگر عمرہ مفردہ کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہو اور عمرہ ختم کرنے کے بعد مکہ معظمہ میں حج نیابتی لے کر کسی ایک میقات سے احرام باندھ کر اسے اور عمرہ تمتع انجام دے تو جائز ہے اور حج نیابت دینے والا بھی کا وکیل بن کر دوسرے شخص کو نائب بنائے۔

مسئلہ ۴۵۶:۔ اگر کوئی جہالت کی وجہ سے اوپر والے طبقے رمی جمرہ کرے اور اگرچہ وہاں سے کوہ بھی کر جائے تو بنا بر احوط ایسی رمی کافی نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۵۷:۔ جو شخص شب ۱۲ ذی الحجہ مکہ معظمہ میں عبادت کرتا رہا ہو تو دن کو عصر تک بھی منیٰ جا کر رمی کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۴۵۸:۔ جس کا وظیفہ ہو کہ شب ۱۲ کو رمی کرے تو وہ شخص نصف شب کے بعد منیٰ سے خارج نہیں ہو سکتا جب کہ اُس کا ارادہ ہو کہ پھر مکہ سے واپس نہیں آؤں گا۔

مسئلہ ۴۵۹:۔ قربانی کا گوشت منیٰ سے باہر کہیں لے جانا جائز ہے۔

مسئلہ ۴۶۰:۔ اگر بھول کر رمی سے پہلے حلق یا قربانی کرے تو کافی ہے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مسئلہ ۴۶۱:۔ جو لوگ جدہ میں متوطن ہیں اور وہاں ہی مستطیع ہوئے ہوں تو اُن کا وظیفہ حج افراد ہو گا۔ اور اگر پہلے سے حج ذمہ میں مستقر ہو تو پھر اُن کا وظیفہ حج تمتع ہے بہر حال مقیمین جدہ ہی سے احرام باندھیں گے۔

مسئلہ ۴۶۲:۔ اگر کوئی شخص مقیم مکہ یا جدہ والدین کی نیابت میں حج تمتع بجا لانا چاہے تو اس پر واجب ہے کہ کسی ایک میقات سے عمرہ تمتع کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل ہو۔

مسئلہ ۴۶۳:۔ اگر کوئی دور کا رہنے والا حجاز جانے کا ارادہ کرے اور مکہ میں داخل ہونا مقصود نہ ہو تو جب وہ حدودِ حرم کے قریب پہنچے اور عمرہ مفردہ بجا لانے کا قصد ہو جائے تو ایسا شخص ادنی الحل سے عمرہ کا احرام باندھ سکتا ہے

مستحبّات

مستحبّاتِ احرامِ عُمرہ

(۱) احرام باندھنے والے کو احرام سے پہلے بدن کا پاک کرنا، ناخن کاٹنا، مونچھوں کی اصلاح کرنا، زیرِ بغل بالوں اور زیرِ ناف بالوں کا صاف کرنا مستحب ہے۔

(۲) احرام کے لئے غسل کرنا، میقات پر پانی نہ ملنے کا خطرہ ہو تو میقات سے پہلے غسل کرنا اور پانی مل جائے تو بعد دوبارہ غسل کرنا مستحب ہے۔ (۳) غسل کے وقت یہ دعا پڑھنا مستحب ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لِیْ نُوْرًا وَّطَهُوْرًا وَّحِرْزًا وَّاَمْنًا مِّنْ كُلِّ خَوْفٍ وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ وَّسُقْمٍ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِیْ

وَطَهِّرْ قَلْبِيْ وَاشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَاَجْرِ عَلٰى لِسَانِيْ مَحَبَّتَكَ
وَمِدْحَتَكَ وَالثَّنَاءَ عَلَيْكَ فَاِنَّهٗ لَاقُوَّةَ لِيْ اِلَّا بِكَ وَقَدْ
عَلِمْتُ اَنَّ قِوَامَ دِيْنِي التَّسْلِيْمُ لَكَ وَالْاِتِّبَاعُ لِسُنَّةِ
نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ -

ترجمہ بسم اللہ کے نام سے اور اس کی ذات سے مدد چاہتا ہوں،
اے اللہ اس (غسل) کو میرے لئے روشنی اور پاک کرنے والا ہر
خوف سے بچاؤ اور امن اور ہر بیماری اور خرابی سے شفا قرار دے
اے اللہ مجھے اور میرے دل کو پاکیزہ کردے میرا سینہ کشادہ فرما
میری زبان پر اپنی محبت اور تعریف وثناء جاری کر کیونکہ تیرے بغیر
میری کوئی طاقت نہیں اور تو جانتا ہے کہ میرا دین تیری فرمانبرداری
اور تیرے نبی کے طریقے مرتب ہے۔

(۴) احرام باندھنے سے پہلے یہ دعا پڑھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَزَقَنِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاُؤَدِّيْ
فِيْهِ فَرْضِيْ وَاَعْبُدُ فِيْهِ رَبِّيْ وَاَنْتَهِيْ فِيْهِ اِلٰى مَا اَمَرَنِيْ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَصَدْتُهٗ فَبَلَّغَنِيْ وَاَرَدْتُهٗ فَاَعَانَنِيْ
وَقَبِلَنِيْ وَلَمْ يَقْطَعْ بِيْ وَوَجْهَهٗ اَرَدْتُ فَسَلَّمَنِيْ فَهُوَ
حِصْنِيْ وَكَهْفِيْ وَحِرْزِيْ وَظَهْرِيْ وَمَلَاذِيْ وَرَجَائِيْ

وَمُنْجَايَ وَذُخْرِيْ وَعُدَّتِيْ فِيْ شِدَّتِيْ وَرَخَائِيْ۔

ترجمہ: تمام حمد اللہ کے لئے جس نے مجھے لباس دیا جس سے میں ستر پوشی کرتا ہوں اس میں اپنا فرض ادا اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں اور وہاں پہنچا ہوں جہاں کا مجھے حکم دیا ہے۔ تمام حمد اللہ کے لئے جس کا میں نے قصد کیا، تو اس نے پہنچایا اس کا ارادہ کیا تو میری مدد کی اور قریب فرمایا اور میری امید کو نہ توڑا میں نے اس کی رضا کا قصد کیا تو اس نے خالص فرمایا پس وہ میرا قلعہ، پناہ گاہ بچاؤ پشت پناہ، جائے پناہ، آرزو، سامان نجات ذخیرہ اور میری سختی نرمی میں ہر وقت مددگار رہا ہے۔

(۵) نماز ظہر کے بعد احرام باندھنا مستحب ہے اور اگر نماز ظہر کے بعد احرام نہ باندھا ہو تو پھر کسی بھی نماز واجب کے بعد احرام باندھے اور اگر نماز یومیہ کے بعد احرام نہیں باندھنا چاہتا تو کسی قضا نماز کے بعد احرام باندھ لے اور اگر قضا نماز بھی نہ رکھتا ہو تو پھر چھ رکعت نماز مستحبی دو دو رکعت کر کے پڑھے اور کم از کم دو رکعت پڑھنے کے بعد احرام باندھے لیکن ان مستحبی نمازوں میں پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ قل ہو اللہ احد اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون پڑھے۔

(۶) احرام کی نیت کو زبان پر جاری کرے البتہ نیت کے موقع پر خدا کی حمد و ثنا بجا لائے اور محمد و آل محمد صلی اللہ علیہم پر صلوات پڑھنے کے

بعد یہ دعا پڑھے : اللهم إني أسألك أن تجعلني ممن استجاب
لك وآمن بوعدك واتبع أمرك فإني عبدك وفي قبضتك
لا أوقى إلا ما وقيت ولا آخذ إلا ما أعطيت وقد ذكرت
الحج فأسألك أن تعزم لي عليه على كتابك وسنة نبيك
صلواتك عليه وآله وتقويني على ما ضعفت وتسلم لي
مناسكي في يسر منك وعافية واجعلني من وفدك الذي
رضيت وارتضيت وسميت وكتبت اللهم إني خرجت
من شقة بعيدة وأنفقت مالي ابتغاء مرضاتك اللهم
فتمم لي حجتي وعمرتي اللهم إني أريد التمتع با
لعمرة إلى الحج على كتابك وسنة نبيك صلواتك
عليه وآله فإن عرض لي عارض يحبسني فحلني حيث
حبستني بقدرك الذي قدرت علي اللهم إن لم
تكن حجة فعمرة أحرم لك شعري وبشري ولحمي
ودمي وعظامي ومخي وعصبي من النساء والثياب
والطيب أبتغي بذلك وجهك والدار الآخرة ۔

ترجمہ : اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے ان لوگوں میں قرار دے
جنہوں نے تیری دعوت پر لبیک کہی تیرے وعدے پر ایمان لائے ۔

ترجمہ: [illegible] میں تیرا بندہ ہوں تیرے قبضے میں ہوں میں تیرے
قبضے سے نہیں نکل سکتا اور تیری عطا کے بغیر کچھ پا نہیں سکتا اور تو نے حج کا
ذکر فرمایا ہے پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنی کتاب اور نبی کی سنت
کے مطابق میرے ارادہ کو اس پر پختہ فرما اور جس کام سے میں کمزور ہوں
اس پر مجھے قوت بخش اور میرے لئے میرے اعمال کو اپنی جانب سے
آسانی اور عافیت میں قبول فرما اور مجھے اپنے ان مہمانوں سے بنا دے
جن سے تو راضی اور خوش ہے جن کو تو نے نامہ بنام لکھ دیا ہے خدایا
میں دور دراز کی راہ سے آیا ہوں اور تیری رضا کے لئے اپنا مال خرچ کیا ہے
پس اے اللہ میرے عمل اور حج کو پورا فرما۔ میں تیری کتاب اور تیرے نبی
کی سنت پر حج تمتع کا عمرہ کرنا چاہتا ہوں مجھے اگر کوئی رکاوٹ پیش آجائے
تو جہاں مجھے روکا گیا میرے لئے مقدر (اپنی قدرت سے) مجھے بندش سے
اے اللہ اگر کامل حج نہ ہو سکے تو عمرہ تو ہو، میں تیری خاطر اپنے بال
جلد گوشت، خون، ہڈیاں، دماغ اور اعصاب کو عورتوں، کپڑوں اور
خوشبو سے بچاؤں گا اور اس عمل سے میں دار آخرت اور تیری رضا
کا طالب ہوں۔

(۷) کلمات تلبیہ کے ذکر کے بعد جو کہ صفحہ میں گزر چکے ہیں ان
کلمات کا کہنا مستحب ہے۔

لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَاالْمَعَارِجِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ دَاعِیًا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ
لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ غَفَّارَ الذُّنُوْبِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اَھْلَ التَّلْبِیَۃِ
لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ تُبْدِئُ
وَالْمَعَادُ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ تَسْتَغْنِیْ وَیُفْتَقَرُ اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ مَرْھُوْبًا
وَمَرْغُوْبًا اِلَیْکَ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ
ذَاالنَّعْمَاءِ وَالْفَضْلِ الْحَسَنِ الْجَمِیْلِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ کَشَّافَ
الْکُرُوْبِ الْعِظَامِ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدَیْکَ
لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ یَا کَرِیْمُ لَبَّیْکَ ۔

ترجمہ: لبیک لبیک اے بلندیوں والے لبیک لبیک جنت کی طرف بلانے
والے لبیک لبیک گناہوں کے بخشنے والے لبیک لبیک اے مالکِ تلبیہ لبیک لبیک
اے ذوالجلال والاکرام لبیک لبیک تو ہی پہلے خلق کرنے والا ہے
تیری طرف ہی بازگشت ہے لبیک لبیک تو بے پرواہ ہے اور ہر ایک کو
تیری طرف احتیاج ہے لبیک لبیک کہ تجھ سے ڈرا جاتا اور تیری طرف
رغبت کی جاتی ہے لبیک لبیک معبود حق لبیک لبیک نعمتوں اور خوبصورت
بہترین احسان والے لبیک لبیک بڑی سختیوں کو دور کرنے والے لبیک
لبیک میں تیرا بندہ اور تیرے بندے اور کنیز کا بیٹا ہوں لبیک اے
کریم لبیک

(۸) کلمات لبیک کو بکثرت کہے اور اگر مرد ہے تو بلند آواز سے کہے۔
(۹) احرام باندھنے والے کو سونے کے بعد بیدار ہوکر، سحر کے وقت نماز واجب و مستحب کے بعد سوار ہونے کے وقت، سواری سے اترتے وقت بلندی پر چڑھنے کے وقت بلندی سے اترنے کے وقت لبیک زیادہ کہنا چاہیئے۔

احرام عُمرہ کے مکروہات

حالتِ احرام میں چند چیزیں مکروہ ہیں اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔
(۱) سیاہ لباس سے احرام باندھنا اور لباس کا صاف نہ ہونا البتہ اگر حالتِ احرام میں میلا ہو جائے تو بہتر ہے کہ جب تک احرام ختم نہ کرلے لباس کو نہ دھوئے۔
(۲) زرد بستر اور تکیہ پر سونا مکروہ ہے۔
(۳) حمام جانا اور بدن کو ٹھنڈے پانی سے دھونا اور احوط ہے کہ بدن کو کیسہ وغیرہ سے نہ رگڑے۔
(۴) کسی کے بلانے پر لبیک کہنا۔

حرم اور مکّہ معظمہ و مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبّات

(۱) حرم مکہ میں داخل ہونے کے وقت سواری سے اُتر آئے اور حرم
میں داخل ہونے کی نیت سے غسل کرے اور جوتیوں کو ہاتھ میں لے
کر ننگے پیر داخل ہو اور یہ دُعا پڑھے ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ
فِيْ كِتَابِكَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ
رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مِمَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ وَقَدْ جِئْتُ
مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ وَّفَجٍّ عَمِيْقٍ سَامِعًا لِّنِدَائِكَ مُسْتَجِيْبًا
لَكَ وَمُطِيْعًا لِاَمْرِكَ وَكُلُّ ذٰلِكَ بِفَضْلِكَ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ
اِلَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا وَفَّقْتَنِيْ لَهٗ اَبْتَغِيْ بِذٰلِكَ الزُّلْفَةَ
عِنْدَكَ وَالْقُرْبَةَ اِلَيْكَ وَالْمَنْزِلَةَ لَدَيْكَ وَالْمَغْفِرَةَ لِذُنُوْبِيْ
وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ مِنْهَا بِمَنِّكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ
اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّحَرِّمْ بَدَنِيْ عَلَى النَّارِ وَاٰمِنِّيْ مِنْ عَذَابِكَ

وَبِعِقَابِكَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ .

ترجمہ: اے اللہ تو نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا ہے اور تیرا فرمانا حق ہے کہ اے ابراہیم) لوگوں میں حج کا اعلان کر دو وہ تیرے پاس پیدل اور ہر دور دراز کی راہ سے آنے والی دبلی پتلی سواریوں پر آئیں گے اے اللہ مجھے امید ہے کہ میں تیری دعوت پر لبیک کہنے والوں میں ہوں گا میں تیری آواز کو سن کر تیرے لئے لبیک کہتے ہوئے اور تیرے حکم کی اطاعت کرتے ہوئے دور دراز کی راہوں سے تیرے پاس آیا ہوں اور یہ سب کچھ تیرے ہی فضل اور احسان سے ہے میں اس پر تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے مجھے توفیق بخشی، میں اس سے تیری قربت، نزدیکی، تیرے ہاں قدر و منزلت تیرے احسان و منت کے سبب اپنے گناہوں کی بخشش اور اپنے توبہ کی قبولیت کا خواہاں ہوں اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت بھیج اور اپنی رحمت سے میرے بدن کو جہنم کی آگ پر حرام قرار دے اور مجھے اپنے عذاب اور عتاب سے بچالے اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

(۱) اگر ممکن ہو تو مکہ میں داخل ہونے کے لئے دوبارہ غسل کرے۔
(۲) سکون و وقار کے ساتھ اوپر والے راستہ سے مکہ میں وارد ہو اور مسجد میں داخل ہونے کے لئے بھی غسل کرے اور کمال خضوع و

خشوع کے ساتھ دروازۂ مسجد پر کھڑا ہو جائے اور کہے:
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ اور نیز کہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ وَاِلَى
اللّٰهِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ وَخَيْرُ الْاَسْمَاءِ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلٰى اَنْبِيَاءِ اللّٰهِ
وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ الرَّحْمٰنِ اَلسَّلَامُ
عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالسَّلَامُ
عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ
مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ
اٰلَ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ
وَعَلٰى اَنْبِيَآئِكَ وَرُسُلِكَ وَسَلَامٌ عَلَيْهِمْ وَسَلَامٌ عَلَى
الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ
اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَمَرْضَاتِكَ
وَاحْفَظْنِيْ بِحِفْظِ الْاِيْمَانِ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ جَلَّ ثَنَاءُ
وَجْهِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَنِيْ مِنْ وَفْدِهٖ وَزُوَّارِهٖ
وَجَعَلَنِيْ مِمَّنْ يَّعْمُرُ مَسَاجِدَهٗ وَجَعَلَنِيْ مِمَّنْ يُّنَاجِيْهِ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ فِيْ بَيْتِكَ وَعَلَى الْمَاْتِيِّ
حَقٌّ لِمَنْ اَتَاهُ وَزَارَهٗ وَاَنْتَ خَيْرُ مَاْتِيٍّ وَاَكْرَمُ
مَزُوْرٍ فَاَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَبِاَنَّكَ وَاحِدٌ اَحَدٌ
صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ
عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ يَا مَاجِدُ يَا جَبَّارُ يَا
كَرِيْمُ اَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ تُحْفَتَكَ اِيَّايَ بِزِيَارَتِيْ اِيَّاكَ
اَوَّلَ شَيْءٍ تُعْطِيْنِيْ فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ

ترجمہ :- اے نبی آپ سلام اور خدا کی رحمت اور برکتیں۔ اللہ کے

نام اس کی ذات اور اس کی مشیئت کے ساتھ شروع کرتا ہوں خدا کے نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو۔ ابراہیم خلیل اللہ پر سلام اور تمام حمد جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے ہے ـــــ اللہ کے نام اور اس کی ذات سے ابتداء ہے اللہ کی جانب سے اللہ کی طرف اور اس کی مشیئت کے مطابق اور اللہ کے رسولؐ کی ملت پر، بہترین نام اللہ کے ہیں اور تمام حمد خدا کے لئے ہے، رسول خدا پر سلام، محمد ابن عبداللہ پر سلام، اے نبیؐ آپ پر اللہ کی رحمت اس کی برکات اور سلام ہو، اللہ کے نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو، ابراھیم خلیل الرحمٰن پر سلام ہو تمام مرسلین پر سلام ہو اور تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت بھیج محمد آل محمد پر برکت نازل فرما، محمدؐ و آل محمدؐ پر رحم فرما، جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر رحمت، برکت اور رحم فرمایا ہے۔ تحقیق تو حمد والا اور بزرگی والا ہے اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد مصطفےٰ پر رحمت بھیج اے اللہ اپنے خلیل ابراہیمؑ اور اپنے نبیوں اور رسولوں پر رحمت بھیج ان پر اور تمام مرسلین پر سلام ہو، تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کے لئے تمام حمد ہے اے اللہ ہمارے لئے رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنی رضا اور طاعت میں لگا دے اور جب تک مجھے باقی رکھے

ہمیشہ مجھے میرے ایمان کے ساتھ محفوظ رکھ۔ تیری تعریف بہت جلیل ہے
تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے مجھے اپنے پاس آنے والوں اور زائرین
سے بنایا اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دیا جو اس کی مساجد کو آباد کرتے
ہیں اور مجھے ان سے بنایا جو اس سے مناجات کرتے ہیں اے اللہ میں تیرا
بندہ اور تیرے گھر میں تیرا ملاقاتی ہوں اور میزبان پر مہمان اور ملاقاتی کا حق
ہوتا ہے تو ان سب سے بہتر ہے جن کے پاس آیا جاتا اور جن کی ملاقات
کی جاتی ہے اور ان سب سے زیادہ کریم ہے۔ اے اللہ اے رحمٰن میں تجھ سے
با ایں طور دعا مانگتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی
شریک نہیں اور تو واحد، احد، بے نیاز ہے، نہ کسی کو تو نے جنا اور
نہ کسی سے تو پیدا ہوا۔ تیرا کوئی ہمسر نہیں اور محمد مصطفےٰ تیرے بندے
اور رسول ہیں ان پر اور ان کی اہلبیت پر اللہ کی رحمت ہو، اے عطا
کرنے والے اے سخی اے بزرگی والے اے زبردست اے کریم میں تجھ
سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنی ملاقات کا جو تحفہ عطا کرے اس میں
سب سے پہلے جو شے مجھے دے وہ میرا جہنم سے چھٹکارا ہو

پھر تین مرتبہ کہے

اَللّٰهُمَّ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اے اللہ مجھے نار جہنم سے آزاد فرما۔
اور بعد میں تین مرتبہ کہے وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ

الْقَلْبِ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ شَيَاطِيْنِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ
وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ○ اور میرے لئے پاکیزہ
حلال رزق کو کشادہ فرما اور مجھ سے جن و انس کے شیطانوں کی بدی اور
عرب و عجم کے فاسقوں کے شر کو دفع فرما۔

(۲) پھر باب السلام سے مسجد میں داخل ہو اور یہ پڑھتا جائے:
بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
میں برکت پانا اللہ کے نام اور اس کی ذات اور ملت رسولؐ خدا پر ہے
پھر ہاتھ بلند کر کے کعبہ کی طرف متوجہ ہو اور کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا وَفِيْ اَوَّلِ مَنَاسِكِيْ
اَنْ تَقْبَلَ تَوْبَتِيْ وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِيْئَتِيْ وَاَنْ تَضَعَ
عَنِّيْ وِزْرِيْ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَلَّغَنِيْ بَيْتَهُ الْحَرَامَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّ هٰذَا بَيْتُكَ الَّذِيْ جَعَلْتَهٗ
مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا مُّبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ ○
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ
جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَطَاعَتَكَ مُطِيْعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا
بِقَدَرِكَ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْفَقِيْرِ اِلَيْكَ الْخَائِفِ لِعُقُوْبَتِكَ
اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاسْتَعْمِلْنِيْ بِطَاعَتِكَ

وَمَرْضَاتِكَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ میں اپنے اس قیام اور اوّلین عمل میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ میری توبہ کو قبول فرمائے۔ میرے گناہوں سے درگذر کرے اور میرا بوجھ مجھ سے آثار دے میں حمد کرتا ہوں اللہ کے لئے جس نے مجھے اپنے حرمت والے گھر میں پہنچایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ تیرا حرمت والا گھر ہے جسے تو نے لوگوں کیلئے جائے پناہ امن، برکت اور عالمین کے لئے ہدایت (کرنے والا) قرار دیا ہے۔ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر اور یہ گھر تیرا گھر ہے میں تیری فرمانبرداری کرتے ہوئے اور تیری قدر پر راضی ہوتے ہوئے تیرے پاس تیری رحمت و طاعت کا طالب ہو کر آیا ہوں میں تجھ سے تیرے محتاج اور تیری سزا سے ڈرنے والے کا سوال کرتا ہوں۔ میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول اور مجھے اپنی طاعت اور رضا میں لگا دے۔

اس کے بعد کعبہ کو خطاب کرتے ہوئے کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَظَّمَكَ وَشَرَّفَكَ وَكَرَّمَكَ وَ جَعَلَكَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا وَّمُبَارَكًا وَّهُدًى لِّلْعَالَمِیْنَ

ترجمہ:۔ اللہ کی حمد کرتا ہوں جس نے تجھے عظمت و بزرگی بخشی تجھے عزت والا بنایا اور تجھے لوگوں کیلئے جائے پناہ، امن، برکت والا اور عالمین کے ہدایت کرنے والا قرار دیا

اور جب حجر اسود پر نظر کرے تو اس کو خطاب کر کے کہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِهٖ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِمَّا اَخْشٰى وَاَحْذَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّیْتَ وَبَارَكْتَ وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَسَلَامٌ عَلٰی جَمِیْعِ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُؤْمِنُ بِوَعْدِكَ وَاُصَدِّقُ رُسُلَكَ وَاَتَّبِعُ كِتَابَكَ۔

ترجمہ: حمد کرتا ہوں اللہ کی جس نے ہمیں اس دین کی ہدایت فرمائی اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے۔ اللہ پاک ہے اور سب حمد اسی کی ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ اپنی مخلوق سے بڑا ہے اور اس سے بڑا ہے جس سے میں

ڈرتا اور خوف کھاتا ہوں ، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ۔ ملک اور حمد اسی کے لئے ہے وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے وہ زندہ ہے جو مرتا نہیں ہر طرح کی اچھائی اس کے ہاتھ میں ہے اور ہر شے پر قادر ہے اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج ، محمدؐ و آل محمدؐ پر برکت نازل فرما جو اس سے بہتر ہو جو تو نے ابراہیمؑ و آل ابراہیمؑ پر رحمت برکت اور رحم فرمایا ہے تو لائق حمد اور بزرگ ہے تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام ہو اور تمام حمد عالمین کے پروردگار اللہ کے لئے ہے اے اللہ میں تیرے وعدے پر ایمان رکھتا اور تیرے رسولوں کو سچا سمجھتا ہوں اور تیری کتاب کی اتباع کرتا ہوں ۔

پھر اطمینان سے چل کر حجر اسود کے پاس پہنچ کر ہاتھوں کو بلند کر کے اللہ کی حمد و ثنا کرے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود پڑھے اور کہے ۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ : اے اللہ میری جانب سے قبول فرما ؛ اس کے بعد ہاتھ و چہرہ اور بدن کو حجر اسود سے مَس کرے اور اس کو بوسہ دے اور اگر بوسہ نہ دے سکے تو ہاتھ کو مَس کرے اور اگر ہاتھ بھی نہ لگ سکے تو حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے کہے :

اَللّٰهُمَّ اَمَانَتِيْ اَدَّيْتُهَا وَمِيْثَاقِيْ تَعَاهَدْتُهٗ لِتَشْهَدَ لِيْ بِالْمُوَافَاةِ اَللّٰهُمَّ تَصْدِيْقًا بِكِتَابِكَ وَعَلٰى سُنَّةِ

نَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اٰمَنْتُ
بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى وَ
وَعِبَادَةِ الشَّيْطَانِ وَعِبَادَةِ كُلِّ نِدٍّ يُدْعٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

ترجمہ: اے اللہ میں نے اپنی امانت کو ادا کر دیا اور اپنا عہد پورا کر ڈالا تاکہ تو اس ایفاء کا میرے لئے شاہد ہو، اے اللہ تیری کتاب کی تصدیق کے لئے اور تیرے نبی کی ملت پر قائم رہ کر میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد مصطفٰے تیرے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا اور بتوں، معبودانِ باطل لات اور عزیٰ شیطان کی عبادت اور اللہ کے سوا پوجے جانے والے ہر شریک کی عبادت سے انکار کرتا ہوں۔

اگر کوئی اس دُعا کو پورا نہ پڑھ سکے تو جتنا بھی پڑھ سکتا ہے پڑھے اور اس کے بعد کہے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ بَسَطْتُ يَدِيْ وَفِيْمَا عِنْدَكَ عَظُمَتْ رَغْبَتِيْ
فَاقْبَلْ سَبْحَتِيْ وَاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ
الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمَوَاقِفِ الْخِزْيِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیری جانب ہاتھ پھیلایا اور تیری نعمتوں کی طرف

میری چاہت بہت بڑھ گئی ہے پس اے اللہ میری کوشش کو قبول فرما۔ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اے اللہ میں کفر، نا داری اور دنیا و آخرت میں رسوائی کے مقامات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

جو چیزیں طواف میں مستحب ہیں

۱۔ ننگے پاؤں طواف کرنا، قدم چھوٹے رکھنا، ذکر میں مشغول رہنا فضول باتیں نہ کرنا جو کام نماز میں مکروہ ہیں ان کو نہ بجا لانا۔

۲۔ ہر چکر لگانے کے بعد (کہ جس میں دوسرے لوگوں کو زحمت نہ ہو) ہاتھ یا بدن کو حجر اسود سے مس کرنا اور حالت طواف میں یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی ظُلَلِ الْمَاءِ كَمَا یُمْشٰی بِهٖ عَلٰی جُدَدِ الْاَرْضِ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ یَهْتَزُّ بِهٖ عَرْشُكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِیْ

دَعَاكَ بِهٖ مُوْسٰی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ فَاسْتَجَبْتَ لَهٗ وَاَلْقَيْتَ عَلَيْهِ مَحَبَّةً مِّنْكَ وَاَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ غَفَرْتَ بِهٖ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَاَتْمَمْتَ عَلَيْهِ نِعْمَتَكَ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا۔ اور کذا کذا کی جگہ اپنی حاجت طلب کرے

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں۔ جس کے ساتھ جیسے زمین پر چلا جاتا ہے ویسے تاریک پانی پر چلا جاتا ہے اور میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تیرا عرش جھومتا ہے اور تجھ سے میں تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں، جس کے لئے مقرب فرشتوں کے قدم حرکت میں آتے ہیں میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تجھے موسیٰؑ نے طور کے پہلو سے پکارا تو تو نے اس کی دعا قبول کی اور اس پر اپنی محبت کا القاء فرمایا۔ اور میں تجھ سے تیرے اس نام کے ساتھ یہ سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو نے محمد مصطفیٰؐ (کی امت) کے گزشتہ و آئندہ گناہوں سے چشم پوشی فرمائی اور ان پر اپنی نعمت کو پورا فرمایا کہ تو میرے حق میں اس اس طرح سلوک فرما۔

نیز طواف کرتے وقت کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اِلَيْكَ فَقِيْرٌ وَاِنِّيْ خَائِفٌ مُسْتَجِيْرٌ فَلَا تُغَيِّرْ

جَسَدِیْ وَلَا تُبَدِّلْ اِسْمِیْ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ میں تیرا محتاج تیرے (عذاب) سے ڈرنے اور تیری پناہ کا طلبگار ہوں پس میرے جسم کو تغیر نہ دینا اور میرے نام کو تبدیل نہ فرمانا۔

۳۔ ہر جگہ میں جب خانہ کعبہ کے دروازہ پر پہنچے تو محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات پڑھے اور کہے۔

سَائِلُكَ فَقِيْرُكَ مِسْكِيْنُكَ بِبَابِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهِ بِالْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ الْمُسْتَجِيْرِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَعْتِقْنِيْ وَ وَالِدَيَّ وَاَهْلِيْ وَوُلْدِيْ وَاِخْوَانِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنَ النَّارِ يَا جَوَادُ يَا كَرِيْمُ۔

ترجمہ: تیرا سائل تیرا محتاج ہے اور تیرا مسکین تیرے دروازے پر کھڑا ہے پس اس پر جنت تصدق فرمادے اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم تیرا حرم ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ جہنم سے تیری پناہ اور حمایت کے طلب کی تیرے سامنے پیشی ہے پس میرے مومن بھائیوں، میرے بچوں میرے گھر والوں اور میرے ماں باپ کو اور مجھے جہنم سے آزاد فرمادے جود و کرم والے

(۴) حجر اسماعیلؑ کے قریب پہنچ کر نالہ طلائی کی طرف نظر کرے اور کہے۔

اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ وَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ وَ

وَعَافِنِيْ مِنَ السُّقْمِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنَ الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَشَرَّ فَسَقَةِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

ترجمہ: اے اللہ مجھے جنّت میں داخل فرما اور اپنی رحمت کے ساتھ جہنّم سے پناہ دے، مجھے خرابی سے محفوظ رکھ حلال رزق میرے لئے کشادہ فرما اور مجھ سے جن وانس کے فساق کے شر اور عرب وعجم کے فاسقوں کی بدی کو دور فرما۔

(۵) حجرِ اسماعیل سے آگے جا کر پشت خانہ کعبہ پر پہنچ کر کہے۔

يَا ذَا الْمَنِّ وَالطَّوْلِ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

ترجمہ: اے احسان وانعام والے اے جود وکرم والے میرا عمل کمزور ہے اسے دوچند فرما اور میری جانب سے قبول کر بے شک تو سننے والا جاننے والا ہے۔

(۶) رکن یمانی کے قریب پہنچنے پر ہاتھوں کو بلند کر کے یہ دُعا پڑھے۔

يَا اَللّٰهُ يَا وَلِيَّ الْعَافِيَةِ وَخَالِقَ الْعَافِيَةِ وَرَازِقَ الْعَافِيَةِ وَالْمُنْعِمَ بِالْعَافِيَةِ وَالْمُتَفَضِّلَ بِالْعَافِيَةِ عَلَيَّ وَعَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِكَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْزُقْنَا الْعَافِيَةَ وَتَمَامَ الْعَافِيَةِ

يَشْكُرُ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ترجمہ: اے اللہ اے عافیت کے مالک رازق اور خالق اور عافیت کے ساتھ انعام اور تفضل فرمانے والے مجھ پر اور اپنی تمام مخلوق پر اے دنیا و آخرت کے مہربان اور رحم فرمانے والے محمدؐ و آل محمدؐ پر درود بھیج اور ہمیں عافیت اور دنیا و آخرت میں عافیت پر شکر ادا کرنا نصیب فرما، اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

پھر اپنے سر کو کعبہ کی طرف بلند کرے اور کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ شَرَّفَكَ وَعَظَّمَكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا نَبِيًّا وَجَعَلَ عَلِيًّا إِمَامًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَهٗ خِيَارَ خَلْقِكَ وَجَنِّبْهُ شِرَارَ خَلْقِكَ۔

ترجمہ: تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے تجھے شرف و عظمت بخشی تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے سرکار دو عالم محمد مصطفےٰ کو نبی بنا کر بھیجا اور علیؑ مرتضےٰ کو امام بنایا۔ اے اللہ ان کے واسطے اپنی بہترین مخلوق قرار دے اور ان کو اپنی بدترین مخلوق سے بچا۔

(۷) رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان پہنچ کر کہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

ترجمہ : اے ہمارے پالنے والے ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی عطا فرما

اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا۔

(۸) ساتویں پھیرے میں پشت کعبہ پر پہنچ کر جب مقام مستجار (جو کہ رکن یمانی کے نزدیک ہے) پر پہنچے تو کعبہ کے دروازہ کے سامنے کھڑا ہو کر ہاتھوں کو کھول کر منہ اور پیٹ کو خانہ کعبہ سے ملا کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَلْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ مِنْ قِبَلِكَ الرَّوْحُ وَالْفَرَجُ وَالْعَافِيَةُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ وَاغْفِرْ لِيْ مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّيْ وَخَفِيَ عَلٰى خَلْقِكَ اَسْتَجِيْرُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عِنْدِيْ اَفْوَاجًا مِّنْ ذُنُوْبٍ وَاَفْوَاجًا مِّنْ خَطَايَا وَعِنْدَكَ اَفْوَاجٌ مِّنْ رَحْمَةٍ وَاَفْوَاجٌ مِّنْ مَغْفِرَةٍ يَا مَنِ اسْتَجَابَ لِاَبْغَضِ خَلْقِهٖ اِذْ قَالَ اَنْظِرْنِيْ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ اسْتَجِبْ لِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ یہ گھر تیرا ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ نار جہنم سے تیری پناہ پکڑنے والے کی پیشی ہے اے اللہ عافیت کشائش اور راحت تیری جانب سے ہے اے اللہ میرا عمل کمزور ہے پس اسے دو چند فرما اور میرے ان گناہوں کو بخش جو تجھ پر تو آشکارا ہیں اور

تیری مخلوق سے پوشیدہ ہیں میں نار جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں
اے اللہ میرے پاس گروہ در گروہ خطائیں اور گناہ ہیں اور تیرے پاس رحمت
اور مغفرت کی فوجیں ہیں میری دعا کو قبول فرما۔ اے وہ کہ جس نے اپنی مبغوض ترین
مخلوق کی عرضداشت قبول کی جب اس نے کہا تھا کہ (اے میرے رب)
مجھے روز قیامت تک ڈھیل دے۔

اس کے بعد اپنی حاجات طلب کرے اور اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور بخشش کی دعا کرے اور گناہ یاد نہ ہوں تو اجمالی طور سے اقرار کرے اور بخشش چاہے اور دعا زیادہ پڑھے۔

(۹) حجر اسود کے قریب پہنچ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا اٰتَیْتَنِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ تو نے مجھے جو رزق دیا اس پر قانع رکھ اور جو مجھے عطا فرمایا اس میں برکت دے۔

مستحبات نماز طواف

مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورۂ قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون پڑھے اور نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجالائے اور عبادت کی قبولیت کی التجا کرے بعد میں محمد و آل

محمدؐ پر صلوات بھیجے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ وَلَا تَجْعَلْہُ اٰخِرَ الْعَھْدِ مِنِّی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بِمَحَامِدِہٖ کُلِّھَا عَلٰی نَعْمَائِہٖ کُلِّھَا حَتّٰی یَنْتَھِیَ الْحَمْدُ اِلٰی مَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنِّیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَزَکِّ عَمَلِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِطَاعَتِیْ اِیَّاکَ وَطَاعَتِیْ رَسُوْلَکَ وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یُّحِبُّکَ وَیُحِبُّ رَسُوْلَکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَمَلَائِکَتَکَ وَعِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ میرا یہ عمل مجھ سے قبول فرما اور اسے میری جانب سے آخری ملاقات نہ قرار دے۔ اللہ کے لئے حمد ہے اس کے تمام محامد کے ساتھ اس کی تمام نعمتوں پر انتہا تک۔ اللہ کی حمد جہاں تک وہ پسند کرے اور راضی ہو۔ اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت بھیج۔ اور میری طرف سے عمل قبول فرما میرے دل کو طاہر کر اور میرے عمل کو پاک فرما۔ اے اللہ مجھ پر تیری اور اپنے رسول کی فرمانبرداری کے طفیل رحم فرما۔ اور مجھے ان لوگوں سے قرار دے جو تجھ سے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے تیرے فرشتوں سے اور تیرے صالح بندوں (آئمہ طیبین) سے محبت رکھتے ہیں۔

اس کے بعد سجدہ میں جا کر یہ دعا پڑھے۔

سَجَدَ لَکَ وَجْھِیْ تَعَبُّدًا وَّرِقًّا لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ حَقًّا حَقًّا

الْاَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَالْاٰخِرُ بَعْدَ كُلِّ شَيْءٍ وَهَا اَنَا ذَا بَيْنَ
يَدَيْكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذَّنْبَ
الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنِّيْ مُقِرٌّ بِذُنُوْبِيْ عَلٰى نَفْسِيْ
وَلَا يَدْفَعُ الذَّنْبَ الْعَظِيْمَ غَيْرُكَ فَاغْفِرْ لِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ میرا چہرہ تیری غلامی اور بندگی میں جھکا ہے۔ حق ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو ہی ہر شے سے اوّل ہے اور ہر شے کے آخر ہے۔ یہ میں تیرے سامنے ہوں۔ میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے، پس مجھے بخش دے کیونکہ گناہ عظیم کو تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔ پس مجھے بخش دے کہ میں اپنے نفس کے اوپر اپنے گناہوں کا اقرار کرنے والا ہوں اور بڑے گناہ کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا، سو مجھے بخش دے۔

صفا و مروہ کے درمیان کے مستحبات

سعی سے پہلے چند چیزیں مستحب ہیں۔

(۱) حجر اسود کو بوسہ دینا۔ ہاتھ یا بدن کا حجر اسود سے مس کرنا یا اس طرف اشارہ کرنا۔

(۲) چاہ زمزم سے ایک یا دو ڈول پانی کھینچ کر اپنے سر و کمر و پیٹ پر ڈالنا اور یہ دعا پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ وَسُقْمٍ۔ ترجمہ :۔ اے اللہ اسے فائدہ بخش علم، کھلا رزق اور ہر بیماری اور خرابی سے شفا قرار دے۔

(۳) حجر اسود کے مقابل والے دروازہ سے آرام کے ساتھ کوہ صفا کی طرف جانا وہاں جا کر کعبہ کی طرف نگاہ کرنا اس کے بعد رکن عراقی کی طرف دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اور اس کی دی ہوئی نعمتوں کو یاد کر کے سات مرتبہ اللہ اکبر اور سات مرتبہ الحمد للہ اور سات مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنا بعد میں تین مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَيُمِيْتُ وَيُحْيِيْ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ کہنا۔

ترجمہ : اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے حمد اسی کے لئے ہے وہی جلاتا اور مارتا ہے، مارتا اور جلاتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں آتی اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

پھر محمد و آل محمد پر صلوات بھیجنا اور تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى مَا اَوْلَانَا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْحَيِّ الدَّائِمِ کہنا۔

ترجمہ : اللہ سب سے بڑا ہے اس پر کہ اس نے ہمیں ہدایت فرمائی، اللہ کی حمد ہے اس پر کہ اس نے ہم پر انعام فرمایا اور اللہ کے لئے حمد ہے جو

حق و قیوم ہے اور اللہ کیلئے حمد ہے جو کہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔

اس کے بعد پھر تین مرتبہ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِيَّاهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ کہنا۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے مگر اللہ کی اسی کے لئے عبادت کو خالص رکھتے ہوئے اگرچہ مشرکین کو ناگوار گزرے

یہ سب چیزیں مستحب ہیں اس کے بعد پھر تین مرتبہ کہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْيَقِيْنَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ۔ ترجمہ اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں درگزر عافیت اور یقین کا سوال کرتا ہوں

پھر تین مرتبہ کہے: اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ ترجمہ: اے اللہ ہمیں دنیا و آخرت میں نیکی عطا فرما اور عذاب جہنم سے بچا۔

اس کے بعد سو مرتبہ اللہ اکبر کہے اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ سبحان اللہ کہے پھر کہے: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ فَلَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَحْدَهٗ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِىْ فِى الْمَوْتِ وَفِىْ بَعْدِ الْمَوْتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَوَحْشَتِهٖ اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِىْ فِىْ

ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اپنے بندے کی مدد فرمائی اور (کفار کے) گروہوں پر تنہا غالب ہوا پس ملک اسی کا ہے اور حمد تنہا اسی کے لئے ہے اے اللہ میرے لئے موت اور اسکے بعد کے احوال میں برکت فرما۔ اے اللہ میں قبر کی تاریکی اور تنہائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ جس دن تیری رحمت کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، اپنے عرش کے سائے میں جگہ دینا۔

(۴) تکرار کے ساتھ اپنے دین و جان اور گھر والوں کو خداوند عالم کے سپرد کرتے ہوئے یہ دعا پڑھے: اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ الرَّحْمٰنَ الرَّحِيْمَ الَّذِيْ لَا يُضِيْعُ وَدَائِعَهُ دِيْنِيْ وَمَالِيْ وَنَفْسِيْ وَوَلَدِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتَعْمِلْنِيْ عَلٰى كِتَابِكَ وَسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَتَوَفَّنِيْ عَلٰى مِلَّتِهِ وَاَعِذْنِيْ مِنَ الْفِتْنَةِ

ترجمہ: میں اپنا دین، مال، جان اور اولاد اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو رحمن و رحیم ہے اپنی امانتیں ضائع نہیں ہونے دیتا۔ اے اللہ مجھے اپنی کتاب اور اپنے رسول کی سنت پر عامل رکھ اور مجھے اپنے رسول کی ملت پر (اس دنیا سے) اٹھا اور مجھے فتنہ سے پناہ دے۔

اس کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور مذکورہ دعا کو پڑھے پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہے اور یہی دعا پڑھے اگر یہ سب کچھ نہ کر سکے تو جتنا کر سکتا ہو کرے نیز یہ دعا بھی مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِی کُلَّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ قَطُّ فَاِنْ عُدْتُ فَعُدْ
عَلَیَّ بِالْمَغْفِرَةِ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ اَللّٰهُمَّ افْعَلْ
بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهَا فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهَا تَرْحَمْنِیْ
وَاِنْ تُعَذِّبْنِیْ فَاَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِیْ وَاَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِكَ
فَیَا مَنْ اَنَا مُحْتَاجٌ اِلٰی رَحْمَتِهٖ ارْحَمْنِیْ وَلَا تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ
فَاِنَّكَ اِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنَا اَهْلُهٗ تُعَذِّبْنِیْ وَلَمْ تَظْلِمْنِیْ
اَصْبَحْتُ اَتَّقِیْ عَدْلَكَ وَلَا اَخَافُ جَوْرَكَ فَیَا مَنْ هُوَ
عَدْلٌ لَا یَجُوْرُ ارْحَمْنِیْ یَا مَنْ لَا یُخَیِّبُ سَائِلَهٗ وَلَا یَنْفَدُ
نَائِلُهٗ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَعِذْنِیْ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ

ترجمہ: اے اللہ میرے ہر گناہ کو جب بھی کیا بخش دے پھر اگر دوبارہ
کروں تو بھی دوبارہ بخشش فرما کیونکہ تو بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے اے اللہ
میرے ساتھ وہ کر جس کا تو اہل ہے کیونکہ تو اگر میرے ساتھ ایسا کرے گا
تو مجھ پر رحم ہی کرے گا اگر تو مجھے عذاب دے تو مجھے عذاب دینے سے
تو بے نیاز ہے اور میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ پس اے وہ کہ میں اس
کی رحمت کا محتاج ہوں مجھ پر رحم فرما اور میرے ساتھ وہ نہ کر جس کا میں
حقدار ہوں کیونکہ اگر تو نے ایسا کیا تو تو مجھے عذاب دے گا درآنحالیکہ مجھ پر
ظلم نہیں کر رہا ہو گا میں تیرے عدل سے ڈرتا ہوں مجھے تیری طرف سے ظلم

کا خوف نہیں۔ پس اے وہ کہ جو عدل محض ہے ظلم نہیں کرتا مجھ پر رحم
کر۔ اے وہ کہ جو اپنے سائل کو نامراد نہیں لوٹاتا اور جس کے انعام ختم نہیں ہوتے
محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت بھیج اور اپنی رحمت کے ساتھ مجھے نارِ جہنم سے
پناہ دے۔

(۵) مال کی زیادتی کے لئے سعا میں زیادہ ٹھہرے اور چوتھی سیڑھی پر کھڑے
ہو کر کعبہ کی طرف منہ کر کے دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَتِہٖ وَ
غُرْبَتِہٖ وَ وَحْشَتِہٖ وَ ظُلْمَتِہٖ وَ ضِیْقِہٖ وَ ضَنْکِہٖ اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ
فِیْ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّکَ ۔

ترجمہ: اے اللہ میں قبر کے عذاب اس کی آزمائش، تنہائی، مسافرت
تاریکی، تنگی اور سختی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ جس دن تیری رحمت
کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ۔

اس کے بعد آہستہ آہستہ اترنا شروع کرے اور پشت کو ننگا کرے
اور کہے: یَارَبِّ الْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ یَا جَوَادُ یَا کَرِیْمُ یَا قَرِیْبُ
یَا بَعِیْدُ اُرْدُدْ عَلَیَّ نِعْمَتَکَ وَاسْتَعْمِلْنِیْ بِطَاعَتِکَ وَمَرْضَاتِکَ۔

ترجمہ: اے پروردگار مجھے معاف فرما، معاف فرما، معاف فرما اے جواد، اے
کریم اے قریب اے بعید مجھ پر اپنی نعمت کو لوٹا دے اور مجھے اپنی طاعت اور

بفضا میں لگا دے۔

(۶) پیدل سعی کرے۔ صفا سے لے کر منارہ تک اور بازار عطر فروش سے گزرتے ہوئے مروہ تک بطور متوسط جائے یعنی نہ تیز چلے اور نہ بالکل آہستہ چلے ہاں منارہ سے لے کر بازار عطر فروش تک اگر مرد ہو تو بطور ہرولہ چلے یعنی اونٹ کی طرح چھوٹے قدم رکھتے ہوئے تیزی سے چلے۔ چونکہ تازہ عمارت بنانے کے سبب سے ابتداء و انتہاء کے سابقہ نشانات ختم ہو چکے ہیں لہٰذا ایک تہائی راہ وسطی میں صفا و مروہ میں ہرولہ کرے۔

(۷) اگر کسی سواری پر بیٹھ کر سعی کرے تو منارہ سے لے کر بازار عطر فروش تک اپنی سواری کو تیز چلائے جبکہ اس کی سواری سے کسی اور کو زحمت نہ ہو

(۸) جب منارہ کے قریب پہنچے تو یہ دعا پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمَلِيْ ضَعِيْفٌ فَضَاعِفْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَعْيِيْ وَبِكَ حَوْلِيْ وَقُوَّتِيْ تَقَبَّلْ مِنِّيْ عَمَلِيْ يَا مَنْ يَّقْبَلُ عَمَلَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

ترجمہ: اللہ اور اس کے نام کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں اور اللہ سب سے

بڑاہے اور اس کی رحمت ہو محمد مصطفیٰؐ اور ان کے اہلبیتؑ پر۔ اے اللہ مجھے بخش، رحم فرما اور گناہوں سے درگزر فرما جو کہ تجھے معلوم ہیں بے شک تو ہی سب سے زیادہ غالب اور عزت والا ہے اور مجھے سیدھے راہ کی رہنمائی فرماتا رہ۔ اے اللہ میرا عمل ضعیف ہے اسے میرے لئے دوچند فرما اور میری طرف سے قبول کر، اے اللہ میری سعی تیرے لئے ہے اور میری قوت و طاقت تیرے ساتھ ہے میری جانب سے میرا عمل قبول کر اے پرہیزگاروں کے عمل کو قبول کرنے والے۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد تیز ہوکر دوسرے منارہ تک جائے جب دوسرے منارہ سے گزر جائے تو کہے۔

يَا ذَا الْمَنِّ وَالْفَضْلِ وَالْكَرَمِ وَالنَّعْمَاءِ وَالْجُوْدِ اِغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

ترجمہ: اے احسان، فضل، کرم، جود اور نعمتوں والے میرے گناہ بخش دے کیونکہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی بخش نہیں سکتا۔

(۹) جب مروہ میں پہنچے تو صفا میں جو دعا پہلے پڑھی تھی اس کو پڑھ کر کہے:

اَللّٰهُمَّ يَا مَنْ اَمَرَ بِالْعَفْوِ يَا مَنْ يُّحِبُّ الْعَفْوَ يَا مَنْ يُّعْطِيْ عَلَى الْعَفْوِ يَا مَنْ يَّعْفُوْ عَلَى الْعَفْوِ يَا رَبِّ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ اَلْعَفْوَ۔

ترجمہ: اے اللہ اے وہ کہ جس نے درگزر کرنے کا حکم دیا۔ اے وہ کہ

جو عفو کو پسند فرماتا ہے اسے وہ کہ جو درگزر کرنے پر عطا کرتا ہے اے وہ کہ جو درگزر کرنے پر درگذر فرماتا ہے۔ اے میرے پروردگار، درگزر فرما۔ درگزر فرما۔ درگزر فرما۔ درگزر فرما۔

(۱۰) حالتِ سعی میں گریہ کرے اور اگر آنسو نہ آئیں تو رونے والے کی صورت بنائے اور دعا زیادہ مانگے اور کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُسْنَ الظَّنِّ بِکَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَصِدْقَ النِّیَّۃِ فِی التَّوَکُّلِ عَلَیْکَ۔

ترجمہ: اے اللہ میں ہر حال میں تیرے ساتھ حُسنِ ظن رکھنے اور تجھ پر توکل کرنے میں نیت کی سچائی کا سوال کرتا ہوں۔

احرامِ حج کے مستحبات

(۱) احرامِ حج کو مثل احرام عمرہ نماز واجب یا مستحب کے بعد باندھنا چاہیئے۔

(۲) لبیک کے مستحبی کلمات کو عمرۂ تمتع کے احرام کی طرح بجا لانا چاہیئے جو کلمات عمرہ کے ساتھ مخصوص ہیں ان کو بدل دے مثلاً وَھٰذِہٖ عُمْرَۃٌ مُتْعَۃٌ اِلَی الْحَجِّ کی جگہ پر کہے وَھٰذِہٖ حِجَّۃُ تَمَتُّعٍ

(۳) عرفات پہنچنے سے پہلے لبیک کو ترک نہ کرے اور روزِ نہم کی ظہر کے بعد لبیک کہنا ترک کردے۔

(۴) راحت و اطمینان کے ساتھ منیٰ کی طرف جائے اور تسبیح اور ذکر پڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ اَرْجُوْ وَاَدْعُوْ فَبَلِّغْنِيْ اَمَلِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ عَمَلِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے امید رکھتا اور تجھ ہی سے دعا کرتا ہوں پس مجھے میری آرزو تک پہنچا اور میرے عمل میں میرے لئے اصلاح فرما۔

(۵) جب منیٰ میں پہنچ جائے تو یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَقْدَمَنِيْهَا صَالِحًا فِيْ عَافِيَةٍ وَبَلَّغَنِيْ هٰذَا الْمَكَانَ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنًى وَهِيَ مِمَّا مَنَنْتَ عَلَيْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ فَاَسْئَلُكَ اَنْ تَمُنَّ عَلَيَّ بِمَا مَنَنْتَ عَلٰى اَنْبِيَائِكَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُكَ وَفِيْ قَبْضَتِكَ۔

ترجمہ: اللہ کے لئے حمد ہے جس نے مجھے ٹھیک ٹھاک عافیت میں رکھ کر منیٰ میں داخل کیا اور اس مقام تک پہنچایا۔ اے اللہ یہ منیٰ ہے اور یہ ان مناسک سے ہے جو تو نے ہم پر انعام فرمائے ہیں۔ پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر وہ انعام فرما جو تو نے اپنے انبیاء پر فرمایا ہے کیونکہ میں سوائے اس کے نہیں کہ تیرا بندہ اور تیرے قبضے میں ہوں۔

(۶) شب عرفہ (۹ ذی الحجہ کی رات کو) منیٰ میں مشغول عبادت رہے اور بہتر ہے کہ عبادت (خصوصاً نماز) کو مسجد خیف میں بجالائے۔

(۷) نماز صبح کے بعد سے طلوع آفتاب تک تعقیبات پڑھتا رہے اس کے بعد عرفات کو جائے اور چلتے وقت یہ دُعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ صَمَدْتُ وَاِيَّاكَ اعْتَمَدْتُ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُ اَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ رِحْلَتِيْ وَاَنْ تَقْضِيَ لِيْ حَاجَتِيْ وَاَنْ تَجْعَلَنِيْ مِمَّنْ تُبَاهِيْ بِهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ اَفْضَلُ مِنِّيْ۔

ترجمہ: اے اللہ میں نے تیرا ہی قصد کیا۔ تجھ ہی پر بھروسہ کیا۔ تیری خوشنودی کا ارادہ کیا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لئے میرے کوچ کرنے کو بابرکت فرما، میری حاجت پوری کر اور مجھے ان لوگوں سے قرار دے جن کے ساتھ تو مجھ سے افضل لوگوں پر آج کے دن مباہات کرتا ہے۔

وقوفِ عرفات کے مستحبات

(۱) میدانِ عرفات میں سے جس جگہ کا نام نمرہ ہے وہاں پر خیمے لگانا مستحب ہے

(۲) اپنے ساتھیوں اور دوستوں کے ساتھ مل کر ایک ہی جگہ وقوف کرنا مستحب ہے

(۳) دامن پہاڑ میں زمین ہموار میں وقوف کرنا لیکن پہاڑ پر وقوف کرنا مکروہ ہے

(۴) طہارت و غسل کے ساتھ عرفات میں قیام کرنا مستحب ہے۔

(۵) تمام مدت وقوف میں کھڑا رہنا چاہیئے اگر تمام مدت کھڑا نہ رہ سکتا ہو تو جتنی مقدار کھڑا رہ سکتا ہو کھڑا رہے سواری پر یا بیٹھ کر وقوف کرنا مکروہ ہے

(۶) پوری توجہ کے ساتھ یادِ خدا میں رہنا چاہیئے جو چیزیں اس کو پریشان کر دیتی ہیں ان سے آپ کو دور رکھ کر نماز میں مشغول ہو۔

(۷) نماز ظہر اور عصر کو اوّل وقت میں ادا کرے اور نماز ظہر کے لئے اذان و اقامت اور نمازِ عصر کے لئے صرف اقامت کہنا مستحب ہے۔

(۸) نماز کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے اور توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجالانے کے بعد سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ اور سو مرتبہ آیۃ الکرسی کو پڑھے اور سو مرتبہ محمدؐ و آلِ محمد پر درود بھیجے و نیز سو مرتبہ انا انزلنا اور پھر سو مرتبہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور سو مرتبہ سورہ قل ہو اللہ احد کو پڑھے۔

(۹) دعا زیادہ پڑھے اور خداوند عالم کی شیطان کے شر سے پناہ چاہے تاکہ یادِ خدا سے غافل نہ رہے۔

(۱۰) انسان اپنے ہی حال میں مشغول رہے دوسرے لوگوں کی طرف نظر نہ کرے اور دل و زبان سے بخشش طلب کرے۔

(۱۱) اپنے گناہوں کو شمار کرے اور آنسو بہائے اگر گریہ نہ کرے تو اپنے کو گریہ پر آمادہ کرے۔

(۱۲) انسان اپنے والدین اور تمام دینی بھائیوں کے لئے اور کم از کم چالیس

مومنین کے لئے دعا کرے کیونکہ خبر میں وارد ہوا ہے کہ اگر کوئی اپنے برادر دینی کیلئے کچھ چاہے تو فرشتہ اس کے لئے لاکھ گنا زیادہ خداوند کریم سے چاہتا ہے

(۱۳) ظہر سے لے کر غروب تک ذکر خدا دُعا اور استغفار کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول نہ رہے۔

(۱۴) مخصوص دُعائیں مثلاً دُعائے صحیفۂ کاملہ اور دُعائے حضرت امام حسین علیہ السّلام اور دعائے امام زین العابدین علیہ السّلام کو پڑھے۔ نیز اس دُعا کو پڑھنا چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ فَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنْ اَخْیَبِ وَفْدِكَ وَ ارْحَمْ مَسِیْرِیْ اِلَیْكَ مِنَ الْفَجِّ الْعَمِیْقِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْمَشَاعِرِ كُلِّهَا فُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَیَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَادْرَأْ عَنِّیْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰھُمَّ لَا تَمْكُرْ بِیْ وَ لَا تَخْدَعْنِیْ وَلَا تَسْتَدْرِجْنِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَوْلِكَ وَ جُوْدِكَ وَكَرَمِكَ وَمَنِّكَ وَفَضْلِكَ یَا اَسْمَعَ السَّامِعِیْنَ یَا اَبْصَرَ النَّاظِرِیْنَ یَا اَسْرَعَ الْحَاسِبِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا وَكَذَا۔ پھر کذا وکذا کی جگہ اپنی حاجات کو طلب کرے۔

ترجمہ: میں تیرا بندہ ہوں پس مجھے اپنے پاس آنے والوں میں سے نا امید

قرار دے بعید راہ سے میرے تیری طرف چل کر آنے پر رحم فرما اے تمام مشاعر (مقامات مناسک) کے رب مجھے نار جہنم سے آزاد فرما اور حلال رزق کو مجھ پر کشادہ فرما اور جن و انس کے فاسقوں کے شر کو مجھ سے دور فرما۔ اے اللہ مجھے مکافات مکر و فریب میں پھنسا اور مجھے زینہ بزینہ اپنے عذاب کی طرف نہ کھینچ۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری قوت، جود، کرم، احسان اور فضل کے واسطے سوال کرتا ہوں۔ اے سب سے زیادہ سننے والے اے سب سے بڑھ کر دیکھنے والے اے سب سے تیز حساب والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے کہ محمدؐ و آل محمد پر رحمت فرما اور میری اس اس حاجت کو پورا فرما

اس کے بعد اپنے ہاتھ بلند کر کے یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ حَاجَتِيْ اِلَيْكَ اِنْ اَعْطَيْتَنِيْهَا لَمْ يَضُرَّنِيْ مَا مَنَعْتَ وَاِنْ مَنَعْتَنِيْهَا لَمْ يَنْفَعْنِيْ مَا اَعْطَيْتَ اَسْئَلُكَ خَلَاصَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَمِلْكُكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ وَاَجَلِيْ بِعِلْمِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُوَفِّقَنِيْ لِمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ وَاَنْ تُسَلِّمَ مِنِّيْ مَنَاسِكِيَ الَّتِيْ اَرَيْتَهَا خَلِيْلَكَ اِبْرَاهِيْمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَدَلَلْتَ عَلَيْهَا نَبِيَّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِمَّنْ رَضِيْتَ عَمَلَهٗ وَاَطَلْتَ عُمْرَهٗ وَاَحْيَيْتَهٗ بَعْدَ الْمَوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَ
خَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا يَقُوْلُ الْقَائِلُوْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ
وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَلَكَ تُرَاثِيْ وَبِكَ حَوْلِيْ وَمِنْكَ
قُوَّتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ وَسَاوِسِ
الصَّدْرِ وَمِنْ شَتَاتِ الْاَمْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ الرِّيَاحِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْئُ
بِهِ الرِّيَاحُ وَاَسْئَلُكَ خَيْرَ اللَّيْلِ وَخَيْرَ النَّهَارِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لَحْمِيْ
وَدَمِيْ وَعِظَامِيْ وَعُرُوْقِيْ وَمَقْعَدِيْ وَمَقَامِيْ وَمَدْخَلِيْ وَ
مَخْرَجِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا يَا رَبِّ يَوْمَ اَلْقَاكَ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ: اے اللہ میری ایک تجھ سے طلب ہے کہ اگر تو اسے پورا کرے تو جو
حاجتیں پوری نہ کرے ان کا مجھے کوئی نقصان نہ ہو اور اگر تو اسے پورا نہ
کرے تو جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا ہے بے فائدہ رہ جائے (اے اللہ) میں
تجھ سے اپنے لئے نار جہنم سے چھٹکارا چاہتا ہوں۔ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں
تیرا مملوک ہوں میری پیشانی تیرے قبضے میں ہے اور میری اجل تیرے علم

یں سے ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس پر موفق فرما جو تجھے مجھ
سے راضی کر دے اور میری جانب سے میرے اعمال کو قبول فرما جو تُو نے
اپنے خلیل حضرت ابراہیم صلوات اللہ علیہا کو دکھلائے اور جن پہ تو نے اپنے
نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ کی رہنمائی فرمائی ۔ اے اللہ مجھے ان لوگوں
سے قرار دے جن کے عمل سے تو راضی ہوا ان کی عمر دراز کی اور انہیں موت
کے بعد پاکیزہ زندگی کے ساتھ رکھا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا
ہے اس کا کوئی شریک نہیں ملک اسی کا ہے حمد اسی کے لئے ہے ۔ وہ
جلاتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں ہے اس کے قبضے
میں ہر طرح کی بہتری ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اے اللہ تیرے لئے
ہی حمد ہے جس طرح تو فرماتا ہے اور تو بہتر ہی کہتا ہے اور تمام کہنے والوں
کے قول سے بڑھ کر ہے اے اللہ میری نماز، میری عبادت، میری زندگی،
میری موت تیرے ہی لئے ہے میرا ترکہ تیرے لئے ہے میری طاقت
تیرے ساتھ اور میری قوت تجھی سے ہے اے اللہ میں ناداری، دل
کے وسوسوں امر کی پراگندگی اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں
اے اللہ میں تجھ سے ہواوں کی خوبی کا طالب ہوں اور اس شر سے جو ہوائیں
میرے پاس لاتی ہیں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے رات اور دن کی
خوبی کا سوال کرتا ہوں اے اللہ میرے دل، کان، آنکھ، گوشت، خون میں

میری ہڈیوں اور رگوں میں میرے اٹھنے اور بیٹھنے میں میرے داخل ہونے
اور خارج ہونے میں نور قرار دے اور میرے رب جب میں تجھ سے ملاقات
کروں تو میرے نور کو باعظمت کر دینا، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔

(۱۵) جہاں تک ممکن ہو خیرات و صدقہ دے۔

(۱۶) رو بقبلہ ہو کر سو مرتبہ کہے سبحان اللہ پھر سو مرتبہ اللہ اکبر اور سو مرتبہ
یہ دعا پڑھے: مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جو چاہے (اس پر راضی ہوں) کوئی طاقت نہیں مگر اللہ کیساتھ

اور سو مرتبہ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ
بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس
کا کوئی شریک نہیں۔ ملک اسی کا ہے اور حمد اسی کے لئے ہے وہ جلاتا اور مارتا
ہے اور وہ زندہ ہے جسے موت نہیں ہے ہر طرح کی اچھائی اس کے قبضے میں
ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

اس کے بعد یہ کہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الٓمّٓ ذٰلِكَ
الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ تا آخر آیتہ وہم از سورہ بقرہ

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں جو رحمان و رحیم ہے آلٓمّ
یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں جو پرہیزگاروں کے لئے (باعث)
ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے اور ہمارے دیے
سے (ہماری راہ) میں خرچ کرتے ہیں۔

(۷) ایک دفعہ آیۃ الکرسی اور تین مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑھے۔

(۸) اس آیت کو پڑھے: اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِى
الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ
مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا۔
پھر عرش پر حکم چلایا کہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا جو اس کے پیچھے پیچھے)
تیزی سے اس کا طالب ہوتا ہے اور سورج، چاند اور ستاروں کو خلق فرمایا
کہ اس کے حکم کے تابع ہیں آگاہ رہو کہ پیدا کرنا امر کرنا اسی کیلئے ہے جہانوں کا
پروردگار اللہ برکت والا ہے۔

اس کے بعد قل اعوذ برب الفلق پڑھے۔ قل اعوذ برب الناس پڑھے
پھر نعمات الٰہی کو علیحدہ علیحدہ شمار کرے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى نَعْمَائِكَ الَّتِىْ لَاتُحْصٰى بِعَدَدٍ وَّلَا تُكَافَىٓ بِعَمَلٍ

ترجمہ: اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے تیری نعمتوں پر جو گنتی میں نہیں آسکتیں اور جن کا کسی کام سے بدلہ نہیں دیا جاسکتا۔

(۱۹) اپنی حاجات طلب کرے اور دُعا کرے کہ آئندہ بھی خدا اس کو حج کی توفیق دے۔

(۲۰) ستر مرتبہ کہے: اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ۔ ترجمہ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں

اور ستر مرتبہ کہے: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔

ترجمہ: میں اپنے رب سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

پھر کہے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْءً وَظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے بُرے کام کئے ہیں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے میں اپنے گناہ کا معترف ہوں پس مجھے بخش دے بے شک تو سب سے بہترین بخشنے والا ہے اے اللہ میں تیری تسبیح و حمد کرتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں نے بُرے کام کئے ہیں میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا ہے۔ میں اپنے گناہ

کا اقراری ہوں۔ پس مجھے بخش دے بے شک تو توبہ قبول کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

پھر جب غروب آفتاب ہو جائے تو پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَمِنْ تَشَتُّتِ الْاَمْرِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَحْدِثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَمْسٰى ظُلْمِىْ مُسْتَجِيْرًا بِعَفْوِكَ وَاَمْسٰى خَوْفِىْ مُسْتَجِيْرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِىْ يَا خَيْرَ مَنْ سُئِلَ وَيَا اَجْوَدَ مَنْ اَعْطٰى يَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ جَلِّلْنِىْ بِرَحْمَتِكَ وَاَلْبِسْنِىْ عَافِيَتَكَ وَاصْرِفْ عَنِّىْ شَرَّ جَمِيْعِ خَلْقِكَ ٥

ترجمہ: اے اللہ میں ناداری، امر کی پراگندگی، رات دن کے حادثات کی بدی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میرا ظلم تیرے عفو کے ساتھ اور میرا خوف تیرے وجہ باقی کے ساتھ پناہ پکڑے ہوئے ہے اے سب سے بہترین مسئول اے سب عطا کرنے والوں سے زیادہ سخی اے ان سب سے زیادہ رحم کرنے والا جن سے رحم کی استدعا کی گئی ہو مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے مجھے اپنی عافیت میں لے لے اور مجھ سے اپنی تمام مخلوق کے شر کو پھیر دے۔

مشعر الحرام
کے
مستحبّات

مشعر الحرام میں ٹھہرنے کے لئے چند چیزیں ہیں۔

(۱) سکون و وقار کے ساتھ مشعر الحرام کی طرف جانا اور استغفار کرنے کے بعد یہ دُعا پڑھنا مستحب ہے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْ هٰذَا الْمَوْقِفِ وَارْزُقْنِيَ الْعَوْدَ اَبَدًا مَّا اَبْقَيْتَنِيْ وَاقْلِبْنِيَ الْيَوْمَ مُفْلِحًا مُّنْجِحًا مُّسْتَجَابًا لِّيْ مَرْحُوْمًا مَّغْفُوْرًا لِّيْ بِاَفْضَلِ مَا يَنْقَلِبُ بِهِ الْيَوْمَ اَحَدٌ مِّنْ وَّفْدِكَ وَحُجَّاجِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَاجْعَلْنِيَ الْيَوْمَ مِنْ اَكْرَمِ وَفْدِكَ عَلَيْكَ وَاَعْطِنِيْ اَفْضَلَ مَا اَعْطَيْتَ اَحَدًا مِّنْهُمْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَالرَّحْمَةِ

وَالرِّضْوَانِ وَالْمَغْفِرَةِ وَبَارِكْ فِيْمَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلٍ أَوْ مَالٍ أَوْ قَلِيْلٍ أَوْ كَثِيْرٍ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيَّ۔

ترجمہ: اے اللہ اسے (میرے لئے) اس موقف کی آخری زیارت نہ قرار دے اور جب تک مجھے باقی رکھے ہمیشہ اس کی طرف بار بار آنا نصیب فرما اور مجھے آج کے دن فلاح پانے والا، کامیاب، مستجاب الدعا، رحم کیا ہوا، اور بخشا ہوا، بنا کر اس شے سے افضل چیز کے ساتھ لوٹا کہ جس کے ساتھ تیرے پاس آنے والوں اور تیرے مقدس گھر کے حاجیوں میں سے کوئی لوٹ کر جائے اور آج کے دن مجھے تو اپنے پاس آنے والوں سے عزت والا بنا اور ان میں سے ہر ایک سے زیادہ مجھے خیر و برکت دے رحمت و رضوان اور مغفرت عطا فرما اور میں جہاں پلٹ کر جا رہا ہوں میرے خاندان اور مال میں قلیل ہو یا کثیر برکت فرما اور ان کے لئے مجھے بابرکت بنا۔

نیز کثرت سے کہے: اَللّٰهُمَّ أَعْتِقْنِيْ مِنَ النَّارِ ٥

ترجمہ: اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرما۔

(۲) جب ٹیلہ سرخ (جو کہ دائیں طرف واقع ہے) کے قریب پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ وَزِدْ فِيْ عَمَلِيْ وَسَلِّمْ لِيْ دِيْنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ مَنَاسِكِيْ

ترجمہ: اے اللہ مجھ پر رحم فرما، میرے دین کو میرے لئے محفوظ فرما اور

میرے عبادات کو مجھ سے قبول فرما۔

پھر کثرت سے کہے: اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْنِیْ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے آزاد فرما۔

(۳) جب وادی کے میدان میں پہنچے تو دائیں طرف اگر پیادہ ہو جائے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ فِیْھَا جَوَامِعَ الْخَیْرِ اَللّٰھُمَّ لَا تُؤْیِسْنِیْ مِنَ الْخَیْرِ الَّذِیْ اَسْئَلُکَ اَنْ تَجْمَعَہٗ لِیْ فِیْ قَلْبِیْ ثُمَّ اَطْلُبُ مِنْکَ اَنْ تُعَرِّفَنِیْ مَا عَرَّفْتَ اَوْلِیَائَکَ فِیْ مَنْزِلِیْ ھٰذَا وَ اَنْ تَقِیَنِیْ جَوَامِعَ الشَّرِّ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اس میں میرے لئے خوبی کو اکٹھا کرنے والی چیزیں جمع کر دے۔ اے اللہ مجھے اس خوبی سے مایوس نہ فرما جس کے لئے میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ اسے میرے دل میں جمع فرما۔ پھر میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے اس جگہ اترنے میں مجھے اس کی معرفت نصیب کر جس کی معرفت تو نے اپنے اولیاء کو دی ہے اور یہ کہ مجھے بدی کے جمع کرنے والی چیزوں سے بچا۔

(۴) وقوف مشعر کے لئے غسل کرے اور وضو کرکے حمد و ثناء الٰہی کو بجا لائے کتب ادعیہ میں جو دعائیں درج ہیں وہ پڑھے نیز اس دعا کو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ مَشْعَرِ الْحَرَامِ فُكَّ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَاَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ وَادْرَأْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَيْرُ مَطْلُوْبٍ وَخَيْرُ مَدْعُوٍّ اِلَيْهِ وَخَيْرُ مَسْئُوْلٍ وَلِكُلِّ وَافِدٍ جَائِزَةٌ فَاجْعَلْ جَائِزَتِيْ فِيْ مَوْضِعِيْ هٰذَا اَنْ تُقِيْلَنِيْ عَثْرَتِيْ وَتَقْبَلَ مَعْذِرَتِيْ وَاَنْ تَتَجَاوَزَ عَنْ خَطِيْئَتِيْ ثُمَّ اجْعَلِ التَّقْوٰى مِنَ الدُّنْيَا زَادِيْ وَتُقَلِّبَنِيْ مُفْلِحًا مُنْجِحًا مُسْتَجَابًا اِلَيَّ بِاَفْضَلِ مَا يَرْجِعُ بِهٖ اَحَدٌ مِنْ وَفْدِكَ وَزُوَّارِ بَيْتِكَ الْحَرَامِ۔

ترجمہ: اے اللہ اے مشعر الحرام کے رب۔ مجھے نارِ جہنم سے آزاد فرما اور مجھ پر اپنے پاکیزہ اور حلال رزق کو کشادہ فرما۔ مجھ سے جن وانس کے فاسقوں کے شر کو دفع کر اے اللہ تو بہترین مطلوب ہے اور ان سب سے بہتر ہے جن کی طرف دعوت دی جاتی ہے تو بہترین مسئول ہے ہر قاصد کے لئے ایک انعام ہوتا ہے پس میرا انعام اس جگہ یہ قرار دے کہ میری لغزش معاف فرما۔ میری معذرت قبول فرما پھر دنیا سے میرا زاد تقویٰ قرار دے اور مجھے (یہاں سے) فلاح یافتہ، کامیاب، مستجاب الدعوۃ بنا کر اس چیز سے بہتر شے کے ساتھ لوٹا جس کے ساتھ تو نے اپنے پاس آنے والوں اور اپنے مقدس گھر کے زائرین میں سے کسی کو بھی لوٹایا ہو۔

(۵) نماز مغرب و عشاء کو مشعر الحرام میں پڑھے۔ ہاں اگر نصف رات سے پہلے نہ پہنچ سکے تو مشعر الحرام سے قبل کسی مقام پر نماز پڑھ لے۔

(۶) نماز مغرب اور عشاء کے درمیان فاصلہ نہیں ہونا چاہیئے اور نافلۂ مغرب کو نماز عشاء کے بعد بجالائے۔

(۷) نماز مغرب کے لئے اذان و اقامت اور عشاء کے لئے صرف اقامت کہنا چاہیئے۔

(۸) عبادت میں صبح تک مشغول رہے خبر میں ہے کہ اس رات کو در ہائے آسمان کھول دیئے جاتے ہیں اور مومنین کی دعائیں قبول ہوتی ہیں خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں تیرا خالق و معبود ہوں اور تم میرے بندے ہو میرے حق کو ادا کروگے تو مجھ پہ لازم ہے کہ تمہاری دعاؤں کو قبول کروں

(۹) انسان اپنے لئے اور والدین و اہل بیت و مال اور فرزندان کے لئے کثرت سے دُعا کرے۔

(۱۰) جب آفتاب کی دھوپ کوہ ثبیر پہ لگے تو سات مرتبہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور سات مرتبہ استغفار کرے۔

(۱۱) سکون و وقار کے ساتھ منیٰ کی طرف روانہ ہو راستہ میں ذکر استغفار کرنا چاہیئے۔

(۱۲) جب وادی محسر (ایک مقام کا نام ہے) میں پہنچے تو اگر پیدل ہو

تو اونٹ کی مانند تیز ہو کر چلے اور اگر سواری پہ ہو تو اس کو تیز چلائے اور یہ دُعا پڑھے :

اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ عَهْدِیْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَاخْلُفْنِیْ بِخَیْرٍ فِیْمَنْ تَرَکْتُ بَعْدِیْ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔

ترجمہ : اے اللہ میرے عہد کو محفوظ رکھ ، میری توبہ قبول فرما میری دعا سُن اور میرے پیچھے والوں میں لیا عوض ہوجا اے میرے رب مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما اور میرے گناہوں سے جنہیں تو جانتا ہے درگذر فرما ، بے شک تو ہی سب سے عزّت و کرامت والا ہے۔

(۳) اگر انسان ہرولہ کو بھول جائے تو واپس لوٹ کر اسی جگہ سے شروع کرے۔ یعنی اُونٹ کی مانند تیز ہو کر چلے۔

پتھر مارنے کے مستحبات

(۱) سنگریزے جمرات کو مارنے کے لئے ایسے ہونے چاہئیں کہ رنگین و نقطہ دار ہوں اور مقدار میں سر انگشت کے برابر ہوں ۔ اور ایک ایک کر کے زمین سے اٹھا کر جمع کرے۔

(۲) پتھر مارتے وقت پیادہ ہو اور باوضو قبلہ کی طرف پشت

کر کے جمرہ کی طرف متوجہ ہو۔

(۳) اپنے اور جمرہ کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ رکھے اور ہاتھ کا حساب کہنی سے لے کر انگلی کے سرے تک ہوگا۔

(۴) جب پتھر مارنے کے لئے ہاتھ میں لے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ حَصَیَاتِیْ فَاَحْصِھِنَّ وَارْفَعْھُنَّ فِیْ عَمَلِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ بے شک یہ میری کنکریاں ہیں ان کو شمار میں رکھ اور میرے عمل میں ان کو بلند فرما۔

(۵) پتھر کو انگوٹھے پر رکھے اور انگلی شہادت کے ذریعہ حرکت دے۔

(۶) ہر پتھر کے مارتے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اُدْحُرْ عَنِّی الشَّیْطَانَ اَللّٰھُمَّ تَصْدِیْقًا بِکِتَابِکَ وَعَلٰی سُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لِیْ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَعَمَلًا مَقْبُوْلًا وَسَعْیًا مَشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا۔

ترجمہ: اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ مجھ سے شیطان کو دفع کر۔ میں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں۔

اور تیری نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت
پر قائم ہوں اے اللہ اسے میرے لئے مقبول حج ، مقبول
عمل اور قابل جزائے خیر کوشش بنادے ۔ اور بخشا ہوا
گناہ قرار دے۔

(۷) جب اپنے خیمہ میں لوٹ آئے تو کہے :

اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَنِعْمَ
الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔

ترجمہ : اے اللہ مجھے تجھ ہی پر اعتماد اور توکل ہے۔
تو بہت اچھا رب ہے۔ بہت اچھا آقا ہے ۔ بہت اچھا
مددگار ہے!

منٰی میں روز عید ظہر کی نماز کے بعد سے پندرہ نمازوں کے بعد یہ
تکبیر کہنی مستحب ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ
اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی
مَا ھَدَانَا اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَلٰی مَا رَزَقَنَا مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ
عَلٰی مَا اَبْلَانَا

قربانی کے مستحبات

قربانی میں چند چیزیں مستحب ہیں۔
(۱) قربانی کے لئے اونٹ ہو، اس کے بعد گائے اور اس کے بعد دنبہ

ہونا چاہیے۔ نیز مستحب ہے کہ قربانی والا حیوان موٹا تازہ ہو۔ اگر اونٹ یا گائے کوئی قربانی میں دینا چاہتا ہو تو مادہ ہونی چاہیے اور بھیڑ بکری کی قربانی کرنی چاہے تو نر ہونا چاہیے۔

(۲) اونٹ کو نحر کرتے وقت کھڑا ہونا چاہیے اور پاؤں کو زانو کے ساتھ ملا کر باندھ دینا چاہیے۔

(۳) جو شخص اونٹ کو نحر کرنا چاہے تو اونٹ کے دائیں طرف کھڑا ہو کر چھری یا نیزہ یا خنجر کو گردن اور سینہ کے درمیان والی جگہ میں زور سے مارے اور داخل کرتے وقت یہ دعا کرے:

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ۔

ترجمہ: میں نے اپنا رُخ اس کی طرف کیا ہے جس نے زمین و آسمان کو خلق فرمایا، ہر طرف سے رُخ پھیر کر اور مسلمان ہو کر اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز، قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں اے اللہ یہ تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی لئے ہے، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ اسے مجھ سے قبول فرما۔

(۴) حاجی خود ہی اپنے ہاتھ سے قربانی کو ذبح یا نحر کرے اور اگر ذبح کرنا نہ جانتا ہو تو اپنا ہاتھ ذبح کرنے والے کے ہاتھ پر رکھ دے۔

مستحبّاتِ حلق

(۱) انسان کو سر منڈواتے وقت قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھنا چاہیئے۔

(۲) سر کو اگلے حصہ سے منڈانا شروع کرے اور اس دُعا کو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اے اللہ مجھے ہر بال کے بدلے میں روزِ قیامت کو نور عطا فرما۔

(۳) بالوں کو مقامِ منیٰ پر اپنے خیمہ میں دفن کرے۔

طواف زیارت

کے

مستحبات

(۱) حج کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ روزِ عید بعد از رمی و قربانی اور تقصیر، طوافِ زیارت کے لئے مکہ کو آجائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس کے دن مکہ میں داخل ہو کر طواف وغیرہ بجالائے۔

(۲) مکہ پہنچ کر غسل کرے اور خداوند عالم کا ذکر کرتے ہوئے محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوٰۃ پڑھتے ہوئے مسجد الحرام کی طرف جائے۔

(۳) جب مسجد الحرام کے دروازہ پر پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی نُسُكِكَ وَسَلِّمْنِیْ لَهٗ وَسَلِّمْهُ لِیْ اَسْئَلُكَ مَسْئَلَةَ الْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ الْمُعْتَرِفِ بِذَنْبِهٖۤ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ

ذُنُوْبِيْ وَاَنْ تَرْجِعَنِيْ بِحَاجَتِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَالْبَلَدُ
بَلَدُكَ وَالْبَيْتُ بَيْتُكَ جِئْتُ اَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَ
اَدُوْمُ طَاعَتَكَ مُتَّبِعًا لِاَمْرِكَ رَاضِيًا بِقَدَرِكَ اَسْئَلُكَ
مَسْئَلَةَ الْمُضْطَرِّ اِلَيْكَ الْمُطِيْعِ لِاَمْرِكَ الْمُشْفِقِ مِنْ
عَذَابِكَ الْخَائِفِ بِعُقُوْبَتِكَ اَنْ تُبَلِّغَنِيْ عَفْوَكَ ۔

ترجمہ اے اللہ میری اپنی عبادت پر مدد فرما، مجھے اس کے لئے اور اسے میرے لئے محفوظ فرما، میں تجھ سے میل، ذلیل اور اپنے گناہ کے معترف کی طرح سوال کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش دے اور میری حاجت کو پورا فرما۔ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر تیرا شہر ہے اور یہ گھر تیرا گھر ہے میں تیری رحمت کا طالب ہو کر آیا ہوں اور تیری فرمانبرداری کا قصد رکھتا ہوں۔ تیرے امر کی اتباع کرنے والا اور تیری تقدیر پر راضی ہوں۔ میں تجھ سے تیری طرف مضطر، تیرے امر کے مطیع، تیرے عذاب سے خوف کھانے والے اور تیری عقوبت سے ڈرنے والے کی طرح سوال کرتا ہوں کہ مجھے اپنے عفو تک پہنچا دے۔

(۴) دُعاء ختم ہونے کے بعد ہاتھ کو حجر اسود پر رکھ کر چوم لے۔

منیٰ کے مستحبات

(۱) جب مکہ سے لوٹ کر منیٰ میں پہنچے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بِکَ وَثِقْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ۔

ترجمہ: اے اللہ میں نے تجھ پر بھروسہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری فرمانبرداری کی اور تجھ پر توکل کی، پس تو بہت اچھا رب، بہت اچھا مولیٰ اور بہت اچھا مددگار ہے۔

(۲) ۱۱، ۱۲، ۱۳، کے دنوں کو منیٰ سے باہر نہ جائے۔

(۳) جب انسان جمرۂ اولیٰ اور وسطیٰ کو پتھر مارنا چاہے تو اس کے دائیں طرف کھڑا ہو اور قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر پھینکے۔ البتہ جمرۂ عقبہ پر سنگ باری کرتے وقت اس کے مقابل میں کھڑا ہو کر اور قبلہ کی طرف پشت کر کے پتھر پھینکے۔

(۴) پتھر پھینکنے کے وقت تکبیر کہے اور خداوند عالم کی حمد وثنا و محمدؐ وآلِ محمدؐ پر صلوات بھیجے پھر تھوڑا آگے جائے اور کہے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ۔ اے اللہ میری طرف سے قبول فرما۔

پھر تھوڑا آگے جائے اور روزِ دہم پتھر پھینکتے وقت جو دعا پڑھی تھی اب

بھی پڑھتے ہوئے مارے۔

(۵) انسان کو پتھر پھینکتے وقت باطہارت ہونا چاہیئے اور پتھر کو انگوٹھے پر رکھ کر انگلی شہادت کے ناخن سے پھینکے۔

(۶) منیٰ میں تکبیر کہنے کو ترک نہ کرے۔

(۷) عید کی ظہر سے لیکر ۱۵ نمازوں کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ عَلٰى مَا هَدَانَا وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَوْلَانَا وَرَزَقَنَا مِنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ۔

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے (یہ تکبیر ہے) اس پر جو اس نے ہمیں ہدایت بخشی اور اسی کے لئے حمد ہے اس پر جو اس نے ہم پر انعام فرمایا اور ہمیں چوپائے رزق میں دیئے۔

(۸) جب بارہ کے دن کو منیٰ سے حرکت کرے تو اکیس سنگریزے وہاں پر دفن کرے۔

(۹) ۱۱، ۱۲، ۱۳ کی واجبی اور مستحبی نمازیں مسجد خیف میں پڑھنی چاہیئے روایت میں ہے کہ اگر کوئی منیٰ سے خارج ہونے سے پہلے ایک سو رکعت نماز مسجد خیف میں پڑھے تو ستر سال کی عبادت کے برابر ثواب

ہوگا اور اگر کوئی ایک سو مرتبہ سبحان اللہ کہے تو ایسا ہے گویا کہ ایک غلام کو راہِ خدا میں آزاد کیا ہے اور اگر سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کہے تو گویا کسی کو موت سے نجات دی ہے اور اگر سو مرتبہ الحمد للہ کہے تو گویا کہ خراج عراقین کو راہِ خدا میں خرچ کیا ہے۔

(۱۰) منیٰ سے باہر نکلنے سے پہلے چھ رکعت نماز مسجد خیف میں پڑھے۔

طواف وداع

اگر انسان پہلے طواف واجب و سعی وغیرہ بجالا چکا ہو تو مستحب ہے کہ دوبارہ طواف وداع کے لئے مکہ جائے روایت میں ہے کہ اگر کوئی خانہ کعبہ میں داخل ہو تو گویا کہ خداوند عالم کی رحمت میں داخل ہوا۔ جب باہر نکلے تو گناہ سے آزاد ہوگا اور آئندہ کے لئے خداوند عالم اس کو گناہ سے محفوظ رکھے گا۔

انسان کو ننگے پاؤں داخل ہونا چاہئے اور داخل ہونے سے قبل غسل کرے اور پھر دو حلقہ در کو پکڑ کر کہے:

اَللّٰھُمَّ الْبَیْتُ بَیْتُکَ وَالْعَبْدُ عَبْدُکَ وَقَدْ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا فَاٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ وَاَجِرْنِیْ مِنْ سُخْطِکَ

اے اللہ یہ گھر تیرا ہے اور (میں) بندہ تیرا بندہ اور تو نے فرمایا

ہے، اور جو اس گھر میں داخل ہوگیا وہ امن میں ہے پس مجھے اپنے عذاب سے امن میں رکھ اور مجھے اپنی ناراضی سے پناہ دے۔

پھر داخل ہونے کے بعد کہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَمَنْ دَخَلَهٗ کَانَ اٰمِنًا اَللّٰھُمَّ اٰمِنِّیْ مِنْ عَذَابِکَ عَذَابِ النَّارِ۔

اے اللہ تو نے فرمایا اور جو شخص اس میں داخل ہوگیا امن میں ہے۔ اے اللہ پس مجھے اپنے عذاب جہنم کے عذاب سے امن نصیب فرما۔

پھر دونوں ستون کے درمیان سرخ پتھر پر دو رکعت نماز پڑھے کہ رکعت اول میں حمد کے بعد حٰم سجدہ اور رکعت دوم میں حمد کے بعد ۵۴ آیات قرآن میں کہیں سے پڑھے اور خانہ کعبہ کے چاروں کونوں میں بھی نماز پڑھے پھر اپنے شکم کو حجر اسود کے اندر والے رکن سے مس کرے پھر ستون کے اردگرد گھومے اور شکم اور پشت کو ستون سے مس کرے پھر باہر نکلتے وقت سیڑھی کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر آئے، پھر نزدیک خانہ کعبہ دو رکعت نماز پڑھے۔

کثرت سے طواف کرنا مستحب ہے کیونکہ حج کرنے والے کے لئے مستحبی نمازوں کی بہ نسبت طواف مستحبی کا ثواب بیشتر ہے۔ آئمہ

علیہم السلام کی طرف سے نیت کرکے طواف کرنا یا دیگر مومنین کی طرف سے طواف کرنا کافی ثواب رکھتا ہے اور ۳۶۰ مرتبہ طواف کرنا مستحب ہے اور اگر اتنا نہ ہو سکے تو ۵۲ مرتبہ طواف کرے۔ (ہر طواف میں ۷ دور ہوتے ہیں)۔

انسان کے لئے مستحب ہے کہ مکہ معظمہ میں ایک قرآن ختم کرے اور مقام تولد پیغمبرؐ کی زیارت کرے، جناب خدیجہؓ کے گھر کو دیکھے، غارِ حرا جہاں پر حضرتؐ عبادت کیا کرتے تھے و غار ثور جہاں پر حضرتؐ مخفی رہے تھے، ان کی بھی زیارت کرے اور قبر ابوطالبؑ کی زیارت کرے' اسی طرح جب مکہ سے خارج ہونا چاہے تو مستحب ہے کہ غسل کرکے طواف وداع بجالائے اور ہر دور میں ہاتھ یا دیگر بدن کو حجر اسود رکن یمانی سے مس کرے جب مستجار کے قریب پہنچے تو دعائے سابقہ کو پڑھے پھر اپنے شکم کو خانہ کعبہ سے مس کرے اور ایک ہاتھ حجرِ اسود پر رکھے اور دوسرا ہاتھ کھول کر خدا کی حمد وثنا بجالائے اور محمدؐ وآل محمدؐ علیہم السلام پر صلوات بھیجے۔

نیز مستحب ہے کہ رکن شامی والے دروازہ سے باہر نکلے۔ باہر جاکر دوبارہ زیارت کے لئے مکہ آنے کا قصد کرے اور دعا، مانگے کہ اللہ تعالیٰ اس کو پھر موفق فرمائے۔ شہر مکہ سے باہر نکل کر ۱۲،۶ نخود وزن میں چاندی

خرید کر تصدق کرے مبادا حالت احرام میں کوئی فعل ممنوع اس سے سرزد ہوا ہو اور روایت میں کافی تاکید کی گئی ہے کہ مکہ معظمہ سے فارغ ہو کر زیارت پیغمبرؐ اور آئمہ بقیع علیہم السلام کے لئے مدینہ منورہ میں جائے روایت میں ہے کہ اگر کوئی اعمال حج بجالانے کے بعد پیغمبر اکرمؐ کی زیارت نہ کرے تو گویا کہ حضرتؐ پر جفا کی ہے۔ دستور زیارت پیغمبرؐ و آئمہ علیہم السلام آخر کتاب میں ملاحظہ فرمائیں۔

دعائے حضرت امام حسینؑ

در روز عرفہ در عرفات

غالب اسدی کے بیٹے بشر و بشیر روایت کرتے ہیں کہ میدان عرفات میں روز عرفہ امام حسینؑ نے خیمے سے باہر نکل کر کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر یہ دعا پڑھی تھی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَیْسَ لِقَضَآئِهٖ دَافِعٌ وَّلَا لِعَطَآئِهٖ مَانِعٌ

تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں کہ جس کی قضاء و قدر کو کوئی روک نہیں سکتا اور اسکی بخشش

وَلَا کَصُنْعِهٖ صُنْعُ صَانِعٍ وَّهُوَ الْجَوَادُ الْوَاسِعُ فَطَرَ

کو کوئی منع نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اس جیسا صانع ہے اس کی سخاوت وسیع ہے اس نے

اَجْنَاسَ الْبَدَآئِعِ وَاَتْقَنَ بِحِکْمَتِهِ الصَّنَآئِعَ لَا تَخْفٰی عَلَیْهِ

(مختلف) جنسوں کو خلق فرمایا اس نے حکمت کاملہ سے تمام مصنوعات پر حکم جاری کیا۔ گذشتہ

الطَّلَآئِعُ وَلَا تَضِیْعُ عِنْدَهُ الْوَدَآئِعُ جَازِیْ کُلِّ

وقتے اس سے مخفی نہیں ہیں اس کے پاس امانتیں ضائع نہیں ہوتی وہ ہر محسن کو جزا دینے

صَانِعٍ وَرَائِشُ كُلِّ قَانِعٍ وَرَاحِمُ كُلِّ ضَارِعٍ مُنْزِلُ

والا ہے۔ وہ ہر قانع کو زندگی فراہم کرنے والا ہے۔ ہر نالہ کرنے والے پر رحم کرنے والا ہے۔ منفعت

الْمَنَافِعِ وَالْكِتَابِ الْجَامِعِ بِالنُّوْرِ السَّاطِعِ وَهُوَ

اور کتاب جامع کو نور ساطع کے ساتھ نازل کرنے والا ہے۔ وہ لوگوں کی دعاؤں

لِلدَّعَوَاتِ سَامِعٌ وَلِلْكُرُبَاتِ دَافِعٌ وَلِلدَّرَجَاتِ

کو سنتا ہے۔ گرفتاریوں کو دفع کرتا ہے۔ درجات کو

رَافِعٌ وَلِلْجَبَابِرَةِ قَامِعٌ فَلَا اِلٰهَ غَيْرُهُ وَلَا شَيْئَ يَعْدِلُهُ

بلند کرتا ہے اور جابر (ظالم) لوگوں کا قلع قمع کرتا ہے۔ پس اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس

وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْئٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ اللَّطِيْفُ

کے برابر اور مثل کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ سننے والا دیکھنے والا، لطیف و

الْخَبِيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

آگاہ اور ہر چیز پر قادر ہے۔ خدایا میں تیرا بڑا مشتاق

اَرْغَبُ اِلَيْكَ وَاَشْهَدُ بِالرُّبُوْبِيَّةِ لَكَ مُقِرًّا بِاَنَّكَ

ہوں، تیری ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ

رَبِّيْ وَاِلَيْكَ مَرَدِّيْ اِبْتَدَاْتَنِيْ بِنِعْمَتِكَ قَبْلَ اَنْ

تو میرا رب ہے۔ اور تیری ہی طرف میری بازگشت ہے۔ قبل اس کے کہ

أَكُونَ شَيْئاً مَذْكُوراً خَلَقْتَنِيْ مِنَ التُّرَابِ ثُمَّ أَسْكَنْتَنِيَ

میں ذلوگوں میں یاد کیا جاؤں۔ تونے میرے نعمت وجود کا آغاز کیا تونے مجھے تراب سے

الْأَصْلَابَ آمِناً لِرَيْبِ الْمَنُوْنِ وَاخْتِلَافِ الدُّهُوْرِ وَ

پیدا کرنے کے بعد پاک پشتوں میں ساکن رکھا کہ میں خوف موت اور اختلاف زمانہ اور

السِّنِيْنَ فَلَمْ أَزَلْ ظَاعِناً مِنْ صُلْبٍ إِلَى رَحِمٍ فِيْ تَقَادُمٍ

سالوں کی آفات سے آسودہ تھا۔ میں ایام گزشتہ اور زمانہ ماضی میں برابر پشت سے رحم کی طرف منتقل

مِّنَ الْأَيَّامِ الْمَاضِيَةِ وَالْقُرُوْنِ الْخَالِيَةِ لَمْ تُخْرِجْنِيْ

ہوتا رہا۔ جن کفار نے تیرے عہد و پیمان

لِرَأْفَتِكَ بِيْ لُطْفِكَ لِيْ وَإِحْسَانِكَ إِلَيَّ فِيْ دَوْلَةِ أَئِمَّةِ

کو توڑا اور تیرے انبیاء کی تکذیب کی، ان کے دور حکومت میں تونے اپنے

الْكُفْرِ الَّذِيْنَ نَقَضُوْا عَهْدَكَ وَكَذَّبُوْا رُسُلَكَ لٰكِنَّكَ

لطف و کرم اور احسان سے مجھے دنیا میں بھیجا۔ لیکن تونے مجھے اس ہدایت کے لئے پیدا کیا جو

أَخْرَجْتَنِيْ لِلَّذِيْ سَبَقَ لِيْ مِنَ الْهُدَى الَّذِيْ يَسَّرْتَنِيْ

میرے لئے مقدر تھی اور جو مجھے تونے میسر فرمائی۔ اور اس میں تونے میری نشوونما

وَفِيْهِ أَنْشَأْتَنِيْ وَمِنْ قَبْلِ ذٰلِكَ رَؤُفْتَ بِيْ بِجَمِيْلِ

کی اور اس سے پہلے بھی میرے ساتھ تونے بہترین وسیع انعام

صُنْعِكَ وَسَوَابِغِ نِعَمِكَ فَابْتَدَعْتَ خَلْقِيْ مِنْ مَنِيٍّ

واحسان سے مہربانی فرمائی ۔ پس تو نے میری صورت کو قطرۂ منی ریختہ

يُمْنٰى وَاَسْكَنْتَنِيْ فِيْ ظُلُمَاتٍ ثَلَاثٍ بَيْنَ لَحْمٍ وَدَمٍ وَ

سے پیدا کر کے گوشت و خون اور پوست کے درمیان تین تاریکیوں میں ساکن

جِلْدٍ لَمْ تُشْهِدْنِيْ خَلْقِيْ وَلَمْ تَجْعَلْ اِلَيَّ شَيْئًا مِنْ

رکھا ۔ تو نے میری خلقت پر مجھے گواہ نہیں بنایا اور نہ ہی تو نے میری خلقت میرے

اَمْرِيْ ثُمَّ اَخْرَجْتَنِيْ لِلَّذِيْ سَبَقَ لِيْ مِنَ الْهُدٰى اِلَى

سپرد کی ۔ پھر تو نے مجھے صحیح و سالم ہدایت مقدرہ کے ساتھ دنیا میں

الدُّنْيَا تَامًّا سَوِيًّا وَحَفِظْتَنِيْ فِي الْمَهْدِ طِفْلًا صَبِيًّا وَرَزَقْتَنِيْ

بھیجا ۔ تو نے گہوارے میں میری حفاظت کی اور تو نے دودھ خوشگوار میری غذا

مِنَ الْغِذَاءِ لَبَنًا مَرِيًّا وَعَطَفْتَ عَلَيَّ قُلُوْبَ الْحَوَاضِنِ

بنائی ۔ اور تو نے تربیت دینے والوں کو مجھ پر مہربان کیا

وَكَفَّلْتَنِي الْاُمَّهَاتِ الرَّوَاحِمَ وَكَلَاْتَنِيْ مِنْ طَوَارِقِ

تو نے مجھے میری ہی ماؤں کی کفالت میں رکھا ۔ اور رات کو آنے والے جنوں

الْجَانِّ وَسَلَّمْتَنِيْ مِنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ فَتَعَالَيْتَ

سے تو نے ہی مجھے محفوظ رکھا ۔ تو نے مجھے ہر کمی و زیادتی سے سالم رکھا ۔ تری بزرگ

يَا رَحِيْمُ يَا رَحْمٰنُ حَتّٰى اِذَا اسْتَهْلَلْتُ نَاطِقًا بِالْكَلَامِ

وبرتر ہے۔ اے رحیم و رحمان! حتیٰ کہ وہ وقت آیا کہ میں نے بولنا شروع کیا۔

وَاَتْمَمْتَ عَلَيَّ سَوَابِغَ الْاِنْعَامِ وَرَبَّيْتَنِيْ زَائِدًا فِيْ كُلِّ

اور تو نے مجھ پر وافر نعمتیں تمام کیں۔ تو نے ہر سال اضافہ کرتے ہوئے میری پرورش کی۔

عَامٍ حَتّٰى اِذَا اكْتَمَلَتْ فِطْرَتِيْ وَاعْتَدَلَتْ مِرَّتِيْ اَوْ

حتیٰ کہ میری فطرت کامل ہوئی، اور میری قوت اعتدال کو پہنچی۔ تو نے

جَبْتَ عَلَيَّ حُجَّتَكَ بِاَنْ اَلْهَمْتَنِيْ مَعْرِفَتَكَ وَرَوَّعْتَنِيْ

اپنی معرفت کا مجھ پر الہام کر کے اپنی حجت مجھ پر لازم کر دی۔ اپنی

بِعَجَائِبِ حِكْمَتِكَ وَاَيْقَظْتَنِيْ لِمَا ذَرَأْتَ فِيْ سَمَائِكَ

عجیب حکمتوں سے مجھے ششدر کر دیا۔ تو نے زمین و آسمان میں پیدا شدہ

وَاَرْضِكَ مِنْ بَدَائِعِ خَلْقِكَ وَنَبَّهْتَنِيْ لِشُكْرِكَ وَ

مختلف مخلوقات سے مجھے باخبر کیا۔ تو نے اپنے شکر و ذکر پر مجھے آگاہ کیا

ذِكْرِكَ وَاَوْجَبْتَ عَلَيَّ طَاعَتَكَ وَعِبَادَتَكَ فَهَّمْتَنِيْ

اور تو نے اپنی اطاعت و عبادت مجھ پر واجب قرار دی۔ جو کچھ

مَا جَاءَتْ بِهٖ رُسُلُكَ وَيَسَّرْتَ لِيْ تَقَبُّلَ مَرْضَاتِكَ

تیرے رسول لے کر آئے وہ تو نے مجھے سمجھایا اور تو نے اپنی مرضیات کی قبولیت کو

وَمَنَنْتَ عَلَيَّ فِي جَمِيعِ ذٰلِكَ بِعَوْنِكَ وَلُطْفِكَ ثُمَّ

مجھ پر آسان کر دیا۔ تونے اپنے لطف وکرم سے ان سب چیزوں میں مجھ پر احسان کیا۔ پھر

إِذْ خَلَقْتَنِي مِنْ خَيْرِ الثَّرَىٰ لَمْ تَرْضَ لِي يَا إِلٰهِي نِعْمَةً

جبکہ تونے مجھے بہترین خاک سے پیدا کیا ۔ اے الہٰی تونے فقط ایک ہی نعمت

دُونَ أُخْرَىٰ وَرَزَقْتَنِي مِنْ أَنْوَاعِ الْمَعَاشِ وَصُنُوفِ

میرے لئے پسند نہیں فرمائی بلکہ کئی نعمتوں کو میرا ذریعہ معاش بنایا۔ اور تونے

الرِّيَاشِ بِمَنِّكَ الْعَظِيمِ الْأَعْظَمِ عَلَيَّ وَإِحْسَانِكَ

بزرگ ترین منت اور قدیم احسان کے ساتھ مجھے کئی قسموں کا لباس فاخرہ

الْقَدِيمِ إِلَيَّ حَتَّىٰ إِذَا أَتْمَمْتَ عَلَيَّ جَمِيعَ النِّعَمِ وَصَرَفْتَ

عطا فرمایا۔ حتیٰ کہ تمام نعمتیں تونے مجھے عطا کیں۔ اور تونے ہر بلا

عَنِّي كُلَّ النِّقَمِ لَمْ يَمْنَعْكَ جَهْلِي وَجُرْأَتِي عَلَيْكَ أَنْ

کو مجھ سے برطرف کیا تو میری نادانی و دلیری نے تجھے ان چیزوں پر

دَلَلْتَنِي إِلَىٰ مَا يُقَرِّبُنِي إِلَيْكَ وَوَفَّقْتَنِي لِمَا يُزْلِفُنِي

میری رہنمائی کرنے توفیق دینے سے روکا نہیں ہے۔ جو مجھے تیرے قریب کرتی ہیں اور تیرے

لَدَيْكَ فَإِنْ دَعَوْتُكَ أَجَبْتَنِي وَإِنْ سَأَلْتُكَ أَعْطَيْتَنِي

نزدیک لائق ہیں اور اگر میں نے تجھے پکارا تو تونے مجھے جواب دیا

وَاِنْ اَطَعْتُكَ شَكَرْتَنِيْ وَاِنْ شَكَرْتُكَ زِدْتَنِيْ كُلُّ ذٰلِكَ

اگر میں نے کچھ چاہا تو تو نے عطا کیا، اگر میں نے اطاعت کی تو تو نے قدردانی کی اور میں نے شکر کیا

اِكْمَالٌ لِاَنْعُمِكَ عَلَيَّ وَاِحْسَانِكَ اِلَيَّ فَسُبْحَانَكَ سُبْحَانَكَ

تو تو نے عطا میں اضافہ فرمایا۔ یہ سب کچھ تیری نعمتوں اور احسان کا مجھ پر اتمام ہے۔ تیری ہی ذات پاک

مِنْ مُبْدِئٍ مُعِيْدٍ حَمِيْدٍ مَجِيْدٍ تَقَدَّسَتْ اَسْمَاۤؤُكَ

ہے تو ہی پیدا کرنے والا اور لوٹانے والا ہے اور حمید و مجید ہے تیرے ہی تمام نام پاک اور نعمتیں بزرگ ہیں۔ اے الٰہی

وَعَظُمَتْ اٰلَاۤؤُكَ فَاَيَّ نِعَمِكَ يَا اِلٰهِيْ اُحْصِيْ عَدَدًا وَذِكْرًا

میں تیری کون سی نعمت کو شمار کرکے یاد کروں یا میں تیری کس بخشش کا شکر کر سکتا

اَمْ اَيَّ عَطَايَاكَ اَقُوْمُ بِهَا شُكْرًا وَهِيَ يَا رَبِّ اَكْثَرُ

ہوں۔ اے پروردگار! تیری کثیر نعمتوں تک شمار کرنے

مِنْ اَنْ يُحْصِيَهَا الْعَاۤدُّوْنَ اَوْ يَبْلُغَ عِلْمًا بِهَا الْحَافِظُوْنَ

والوں کی رسائی نہیں اور نہ ہی حفظ کرنیوالے ان کا احاطہ کر سکتے

ثُمَّ مَا صَرَفْتَ وَدَرَأْتَ عَنِّي اللّٰهُمَّ مِنَ الضُّرِّ وَالضَّرَّاۤءِ

ہیں۔ اے خدایا جو بلا و سختی تو نے مجھ سے دفع کی ہے کہیں

اَكْثَرُ مِمَّا ظَهَرَ لِيْ مِنَ الْعَافِيَةِ وَالسَّرَّاۤءِ وَاَنَا اَشْهَدُ

زیادہ ہے اس سے کہ تو نے مجھ کو خیر و خوشی عطا فرمائی ہے

يَا إِلٰهِيْ بِحَقِيْقَةِ إِيْمَانِيْ وَعَقْدِ عَزَمَاتِ يَقِيْنِيْ

اے خدایا میں گواہی دیتا ہوں اپنے حقیقی ایمان اور یقینی ارادے اور خالص

وَخَالِصِ صَرِيْحِ تَوْحِيْدِيْ وَبَاطِنِ مَكْنُوْنِ ضَمِيْرِيْ

(اقرار) توحید وضمیر باطنی اور نور بصر اور پیشانی والی لکیروں کے

وَعَلَائِقِ مَجَارِيْ نُوْرِ بَصَرِيْ وَأَسَارِيْرِ صَفْحَةِ جَبِيْنِيْ

ساتھ اور سانس لینے والے سوراخ اور ناک کے

وَخُرُقِ مَسَارِبِ نَفْسِيْ وَخَذَارِيْفِ مَارِنِ عِرْنِيْنِيْ وَ

آخری نرم حصہ اور آواز کھینچنے والے اپنے

مَسَارِبِ صِمَاخِ سَمْعِيْ وَمَا ضُمَّتْ وَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِ

کانوں کے پردے کے ساتھ۔ اور آپس میں متصل اچھے

شَفَتَايَ وَحَرَكَاتِ لَفْظِ لِسَانِيْ وَمَغْرَزِ حَنَكِ فَمِيْ وَ

ہونٹ اور وقت تلفظ اپنی زبان کی حرکت اور تالو اور

فَكِّيْ وَمَنَابِتِ أَضْرَاسِيْ وَمَسَاغِ مَطْعَمِيْ وَمَشْرَبِيْ وَ

جبڑے کے پیوند اور دانتوں کے اگنے والے مسوڑے اور کھانے پینے کے آسان راستہ

حِمَالَةِ أُمِّ رَأْسِيْ وَبَلُوْعِ نَابِغِ حَبَائِلِ عُنُقِيْ وَمَا

کے ساتھ اپنے مغز سر کو اٹھانے والے مقام اور رگہائے گردن میں سے نگلنے والی نالی کے ساتھ اور

اشْتَمَلَ عَلَيْهِ تَامُورُ صَدْرِيْ وَحَمَائِلِ حَبْلِ وَتِيْنِيْ
ان چیزوں کے ساتھ جو میرے سینے کے ظرف کے اندر ہیں اور رگ دل اور
وَنِيَاطِ حِجَابِ قَلْبِيْ وَاَفْلَاذِ حَوَاشِيْ كَبِدِيْ وَمَا حَوَتْهُ
دل کے پردہ اور جگر کے ٹکڑوں کے ساتھ۔ اور اس کے ساتھ
شَرَاسِيْفُ اَضْلَاعِيْ وَحِقَاقِ مَفَاصِلِيْ وَقَبْضِ عَوَامِلِيْ
جس کو ...... میری ٹیڑھی پسلیوں نے گھیر رکھا ہے اور جوڑوں کے بند حصوں اور
وَاَطْرَافِ اَنَامِلِيْ وَلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَشَعْرِيْ وَبَشَرِيْ
کام کرنے والے اعضا اور انگلیوں کے سروں کے ساتھ، میرا گوشت میرا خون
وَعَصَبِيْ وَقَصَبِيْ وَعِظَامِيْ وَمُخِّيْ وَعُرُوْقِيْ وَجَمِيْعِ جَوَارِحِيْ
میرے بال میرا چمڑا میرے پٹھے، سیدھی ہڈی وغیرہ، تمام ہڈیاں، میری مخ اور رگیں غرض
وَمَا انْتَسَجَ عَلٰى ذٰلِكَ اَيَّامَ رَضَاعِيْ وَمَا اَقَلَّتِ الْاَرْضُ
میرے تمام اعضا اور جو کچھ ایام رضاعت مجھ میں (گوشت وغیرہ) اُگا اور جو کچھ زمین نے مجھے
مِنِّيْ وَنَوْمِيْ وَيَقْظَتِيْ وَسُكُوْنِيْ وَحَرَكَاتِ رُكُوْعِيْ وَ
اٹھایا اور نیند و بیداری و سکونت اور رکوع و سجود کی حرکات کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں،
سُجُوْدِيْ اَنْ لَوْ حَاوَلْتُ وَاجْتَهَدْتُ مَدَى الْاَعْصَارِ
اگر میری عمر طولانی ہو جائے اور تمام زمانے میں کوشش کرتا رہوں کہ

وَالْاَحْقَابَ لَوْ عُمِّرْتُهَا اَنْ اُؤَدِّيَ شُكْرَ وَاحِدَةٍ

تیری نعمتوں میں سے کسی ایک کا شکر ادا کر سکوں۔ پھر بھی مجھ میں

مِنْ اَنْعُمِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ذٰلِكَ اِلَّا بِمَنِّكَ الْمُوجَبِ

قدرت نہیں ہے، سوائے تیرے احسان کے جو ہمیشہ تیرا

عَلَيَّ بِهِ شُكْرُكَ اَبَداً جَدِيداً وَثَنَاءً طَارِفاً عَتِيداً

شکر بجا لانے کا ایک نیا موجب اور تیری ثنائے تازہ کا سبب بنے گا۔

اَجَلْ وَلَوْ حَرَصْتُ اَنَا وَالْعَادُّونَ مِنْ اَنَامِكَ اَنْ نُحْصِيَ

ہاں اگر میں حریص بن کر لوگوں کے ساتھ مل کر تیرے گزشتہ اور

مَدٰى اَنْعَامِكَ سَالِفِهِ وَاٰنِفِهِ مَا حَصَرْنَاهُ عَدَداً

آئندہ انعامات کا شمار کرنا چاہوں تو پھر بھی تیرے انعامات

وَلَا اَحْصَيْنَاهُ اَمَداً هَيْهَاتَ اَنّٰى ذٰلِكَ وَاَنْتَ الْمُخْبِرُ

کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ تو نے اپنی کتاب

فِي كِتَابِكَ النَّاطِقِ وَالنَّبَاءِ الصَّادِقِ وَاِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ

ناطق اور بیان صادق میں خبر دی ہے کہ اگر تم خدا کی نعمات

اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا صَدَقَ كِتَابُكَ اَللّٰهُمَّ وَاِنْبَاؤُكَ

کا شمار کرنا چاہو تو ہرگز شمار نہیں کر سکتے اے خدا یا تیری کتاب اور تیری خبر بھی ہے

وَبَلَّغَتْ اَنْبِيَاؤُكَ وَرُسُلُكَ مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْهِمْ مِنْ

جو کچھ وحی کے ذریعے دین کے متعلق تو نے انبیاء پر نازل کیا۔ وہ انہوں

وَحْيِكَ وَشَرَعْتَ لَهُمْ وَبِهِ مِنْ دِيْنِكَ غَيْرَ اَنِّيْ

نے بندوں تک پہنچا دیا۔ اسے خدایا میں اپنی کوشش و

يَا اِلٰهِيْ اَشْهَدُ بِجُهْدِيْ وَجِدِّيْ وَمَبْلَغِ طَاقَتِيْ وَوُسْعِيْ وَاَقُوْلُ مُؤْمِنًا مُوْقِنًا

اندازہ طاقت و وسعت سے گواہی دیتا ہوں۔ میں ایمان و یقین کے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا فَيَكُوْنَ مَوْرُوْثًا

ساتھ خدا کی حمد کرتا ہوں۔ وہ خدا جس کی اولاد نہیں تاکہ وارث بنے۔

وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيْكٌ فِيْ مُلْكِهِ فَيُضَادَّهُ فِيْمَا ابْتَدَعَ

اور نہ ہی اس کے ملک میں کوئی شریک ہے تاکہ پیدا کرنے میں اس کی ضد ہو اور

وَلَا وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ فَيَرْفِدَهُ فِيْمَا صَنَعَ فَسُبْحَانَهُ

نہ اس کا کوئی نگہدار ہے کہ صنعت میں اس کی کمک کرے اس کی ذات پاک

سُبْحَانَهُ لَوْ كَانَ فِيْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا

ہے پاک۔ اگر زمین و آسمان میں کئی خدا ہوتے تو زمین و آسمان تباہ و برباد

وَتَفَطَّرَتَا سُبْحَانَ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ

ہو جاتے۔ منزہ ہے خدا یگانہ یکتا بے نیاز کہ اس نے جنا

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

نہ اس کو کسی نے جنا ہے اور نہ کوئی اس کے برابر ہے۔ حمد خدا کرتا ہوں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا يُعَادِلُ حَمْدَ مَلٰٓئِكَتِهِ الْمُقَرَّبِيْنَ

جو مقرب فرشتوں اور انبیاء مرسلین کی حمد کے برابر ہے۔

وَاَنْبِيَآئِهِ الْمُرْسَلِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خِيَرَتِهٖ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ

اس کی بہترین خلق خاتم الانبیاء محمد اور اس کی پاک و صاحب اخلاص

النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الْمُخْلَصِيْنَ وَسَلَّمَ

آل پر رحمت خدا و درود و سلام ہو

امام کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور یہ الفاظ

زبان پر جاری تھے پھر فرمایا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ اَخْشَاكَ كَاَنِّيْ اَرَاكَ وَاَسْعِدْنِيْ

اے خدایا مجھے ایسا خائف بنا دے گویا تجھے دیکھ رہا ہوں اور تقویٰ کے ساتھ

بِتَقْوٰيكَ وَلَا تُشْقِنِيْ بِمَعْصِيَتِكَ وَخِرْلِيْ فِيْ قَضَائِكَ

خوش بخت بنا دے اور مجھے اپنی معصیت کے ساتھ بدبخت نہ بنا اور میرے مقدر میں خیر قرار دے

وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قَدَرِكَ حَتّٰى لَا أُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا

فرما اور تو اپنی تقدیر کو میرے لئے بابرکت قرار دے تاکہ میں جلدی نہ کروں جس میں

أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ غِنَايَ

تو تاخیر چاہتا ہے اور نہ میں تاخیر کروں جس کو تو جلدی چاہتا ہے خدایا میرے نفس

فِيْ نَفْسِيْ وَالْيَقِيْنَ فِيْ قَلْبِيْ وَالْإِخْلَاصَ فِيْ عَمَلِيْ وَ

کو غنی اور میرے دل میں یقین پیدا کر دے اور میرے عمل میں اخلاص، میری

النُّوْرَ فِيْ بَصَرِيْ وَالْبَصِيْرَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَمَتِّعْنِيْ بِجَوَارِحِيْ

آنکھوں میں نور، میرے دین میں بصیرت اور میرے اعضاء سے

وَاجْعَلْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ الْوَارِثَيْنِ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى

مجھے بہرہ مند قرار دے میرے کان و آنکھ کو میرے تابع قرار دے اور جو مجھ پر

مَنْ ظَلَمَنِيْ وَأَرِنِيْ فِيْهِ ثَأْرِيْ وَمَآرِبِيْ وَأَقِرَّ بِذٰلِكَ

ظلم کرے اس کے خلاف میری نصرت فرما۔ اور ظالم سے میری آرزو کے مطابق انتقام لیکر

عَيْنِيْ اَللّٰهُمَّ اكْشِفْ كُرْبَتِيْ وَاسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَاغْفِرْ لِيْ

میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے۔ اے اللہ میری گرفتاریوں کو برطرف فرما، میرے عیب

خَطِيْئَتِيْ وَاخْسَأْ شَيْطَانِيْ وَفُكَّ رِهَانِيْ وَاجْعَلْ لِيْ يَا إِلٰهِيْ

کو چھپا کر میری خطا کو بخش دے۔ شیطان کو دور کر دے اور مجھے رہن سے آزاد کر دے

اَلدَّرَجَةَ الْعُلْيَا فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ لَكَ

بالہٰی دنیا وآخرت میں سب سے درجات بلند فرما۔ خدایا تونے مجھے

الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِيْ وَجَعَلْتَنِيْ سَمِيْعًا بَصِيْرًا وَلَكَ

خلق کرنے کے ساتھ سمیع و بصیر بنایا ہے پس تیری ہی حمد

الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنِيْ وَجَعَلْتَنِيْ خَلْقًا سَوِيًّا رَحْمَةً بِيْ

کرتا ہوں، تونے اپنی رحمت کے ساتھ مجھے خلق فرماکر صحیح وسالم رکھا، اس لئے

وَقَدْ كُنْتَ عَنْ خَلْقِيْ غَنِيًّا رَبِّ بِمَا بَرَاْتَنِيْ فَعَدَّلْتَ

تیری حمد کرتا ہوں۔ حالانکہ تو میری خلقت سے بے نیاز تھا۔ اے پروردگار تجھے تیری

فِطْرَتِيْ رَبِّ بِمَا اَنْشَاْتَنِيْ فَاَحْسَنْتَ صُوْرَتِيْ رَبِّ بِمَا اَحْسَنْتَ

اس قدرت کا واسطہ جس کے ساتھ تونے مجھے پیدا کیا۔ تونے مجھے اچھی صورت دیکر پیدا کیا۔ تونے مجھ پر

اِلَيَّ وَفِيْ نَفْسِيْ عَافَيْتَنِيْ رَبِّ بِمَا كَلَاْتَنِيْ وَوَفَّقْتَنِيْ

احسان کیا، تونے مجھے خیر عافیت دی۔ تونے میری حفاظت کی اور توفیق عطا فرمائی

رَبِّ بِمَا اَنْعَمْتَ عَلَيَّ فَهَدَيْتَنِيْ رَبِّ بِمَا اَوْلَيْتَنِيْ

اور تونے مجھے نعمت ہدایت سے نوازا۔ خدایا تونے مجھ پر احسان کیا ہر خیر عطا

وَمِنْ كُلِّ خَيْرٍ اَعْطَيْتَنِيْ رَبِّ بِمَا اَطْعَمْتَنِيْ وَسَقَيْتَنِيْ

فرمائی۔ اور تونے مجھے کھلایا پلایا۔ خدایا

رَبِّ بِمَا اَغْنَيْتَنِيْ وَاَقْنَيْتَنِيْ رَبِّ بِمَا اَعَنْتَنِيْ وَاَعْزَزْتَنِيْ

تو نے مجھے بے نیاز رکھا تو نے ہی میری حفاظت فرمائی تو نے ہی میری مدد

رَبِّ بِمَا اَلْبَسْتَنِيْ مِنْ سِتْرِكَ الصَّافِيْ وَيَسَّرْتَ لِيْ مِنْ

کی اور مجھے عزیز بنایا۔ خدایا تو نے مجھے صاف لباس سے مزین کیا اور تو نے اپنی

صُنْعِكَ الْكَافِيْ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَ

صنعت کو میرے لئے ہموار کیا۔ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت بھیج اور

اَعِنِّيْ عَلٰى بَوَائِقِ الدُّهُوْرِ وَصُرُوْفِ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ

دن رات کی گردش اور بد زمانے سے مجھے محفوظ فرما۔

وَنَجِّنِيْ مِنْ اَهْوَالِ الدُّنْيَا وَكُرُبَاتِ الْاٰخِرَةِ وَاكْفِنِيْ

مجھے خطرات دنیا اور آخرت کی گرفتاری سے نجات دے اور

شَرَّ مَا يَعْمَلُ الظَّالِمُوْنَ فِي الْاَرْضِ اَللّٰهُمَّ مَا اَخَافُ

زمین میں ظالموں کے شر کو مجھ سے دفع فرما۔ خدایا جس چیز سے میں ڈرتا

فَاكْفِنِيْ وَمَا اَحْذَرُ فَقِنِيْ وَفِيْ نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ فَاحْرُسْنِيْ

ہوں تو ہی کفایت کر ہر خوف میں میرے نفس اور دین کی حفاظت فرما۔ حالت

وَفِيْ سَفَرِيْ فَاحْفَظْنِيْ وَفِيْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ فَاخْلُفْنِيْ

سفر میں میری نگہداری کر میرے اہل و عیال و مال میں تو ہی جانشین

وَفِيْمَا رَزَقْتَنِيْ فَبَارِكْ لِيْ وَفِيْ نَفْسِيْ فَذَلِّلْنِيْ وَفِيْ اَعْيُنِ

بن جا اور میرے رزق میں برکت دے مجھے اپنے نفس میں کمتر بنا دے لیکن لوگوں کی نظروں

النَّاسِ فَعَظِّمْنِيْ وَمِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فَسَلِّمْنِيْ

میں مجھے محترم اور جن اور انس کے شر سے مجھے سالم قرار دے

وَبِذُنُوْبِيْ فَلَا تَفْضَحْنِيْ وَبِسَرِيْرَتِيْ فَلَا تُخْزِنِيْ وَبِعَمَلِيْ

مجھے گناہوں کے سبب سے رسوا نہ کر اور نہ ہی مجھے باطنی وجہ سے ہر عمل

فَلَا تَبْتَلِنِيْ وَنِعَمَكَ فَلَا تَسْلُبْنِيْ وَاِلٰى غَيْرِكَ فَلَا تَكِلْنِيْ

میں گرفتار فرما اور نہ ہی اپنی نعمات مجھ سے چھیننا، مجھے اپنے غیر کے سپرد نہ فرما،

اِلٰهِيْ اِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ اِلٰى قَرِيْبٍ فَيَقْطَعُنِيْ اَمْ اِلَى الْبَعِيْدِ

خدایا اگر تو مجھے میرے کسی قریبی کے سپرد کرے گا تو وہ مجھے چھوڑ دے گا۔ یا کسی غیر کے

فَيَتَجَهَّمُنِيْ اَمْ اِلَى الْمُسْتَضْعِفِيْنَ لِيْ وَاَنْتَ رَبِّيْ وَمَلِيْكُ

سپرد کیا تو وہ ترش روئی کرے یا وہ جو مجھے ضعیف سمجھتے ہیں حالانکہ تو ہی میرا رب اور

اَمْرِيْ اَشْكُوْ اِلَيْكَ غُرْبَتِيْ وَبُعْدَ دَارِيْ وَهَوَانِيْ عَلٰى

میرا مالک ہے۔ میں اپنی غربت و دوری وطن اور کمزوری اور اس سے جس کو تو نے میرے

مَنْ مَلَّكْتَهُ اَمْرِيْ اِلٰهِيْ فَلَا تُحْلِلْ عَلَيَّ غَضَبَكَ فَاِنْ

کام پر مسلط کیا ہے، فقط تیرے ہاں شکایت کرتا ہوں خدایا تو اپنے غضب کو مجھ پر حلال کر

لَمْ تَكُنْ غَضِبْتَ عَلَيَّ فَلَا اُبَالِي سُبْحَانَكَ غَيْرَ

اور اگر تیرا غضب مجھ پر نہ ہوا تو پھر مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔ تیری پاک

اَنَّ عَافِيَتَكَ اَوْسَعُ لِيْ فَاَسْئَلُكَ يَا رَبِّ بِنُوْرِ وَجْهِكَ

ذات ہے۔ تحقیق تیری ہی خیرو عافیت میرے لئے وسیع تر ہے۔ اے خدا تجھے اپنے خاص

الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ الْاَرْضُ وَالسَّمٰوَاتُ وَكُشِفَتْ

نور کہ جس کی وجہ سے زمین و آسمان روشن ہوئے اور جس کی وجہ سے تاریکیاں

بِهِ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ بِهِ اَمْرُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ

دور ہوئیں اور جس کی وجہ سے اولین و آخرین کے امور کی اصلاح ہوئی

اَنْ لَا تُمِيْتَنِيْ عَلٰى غَضَبِكَ وَلَا تُنْزِلَ بِيْ سَخَطَكَ لَكَ

کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے اپنے غضب کے ساتھ موت نہ دینا اور نہ ہی اپنی سختی

الْعُتْبٰى لَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى قَبْلَ ذٰلِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا

کو مجھ پہ نازل کرنا۔ تجھ سے عذر خواہ ہوں تاوقتیکہ تو مجھ پر راضی ہو جائے۔ تیرے سوا

اَنْتَ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ

کوئی معبود نہیں ہے تو ہی بلد محترم (مکہ) اور مشعر الحرام اور قدیم گھر کا رب ہے ۔

الَّذِيْ اَحْلَلْتَهُ الْبَرَكَةَ وَجَعَلْتَهُ لِلنَّاسِ اَمْنًا يَا مَنْ

وہ گھر جس پر تو نے برکت نازل کی اور لوگوں کے لئے تو نے اسے جائے امن قرار دیا

عَفَا عَنْ عَظِيْمِ الذُّنُوْبِ بِحِلْمِهٖ يَا مَنْ اَسْبَغَ

اے وہ ذات جو اپنے حلم سے گناہ کبیرہ کو عفو کر دیتی ہے، اے وہ ذات

النَّعْمَآءَ بِفَضْلِهٖ يَا مَنْ اَعْطَى الْجَزِيْلَ بِكَرَمِهٖ يَا عُدَّتِيْ

کہ جس نے اپنے فضل و کرم سے نعمات کو وسیع کر دیا اور اپنے فیض سے کثرت کے

فِيْ شِدَّتِيْ يَا صَاحِبِيْ فِيْ وَحْدَتِيْ يَا غِيَاثِيْ فِيْ كُرْبَتِيْ

ساتھ بخشش کی۔ تو ہی میری شدت کو دور کرنے پر آمادہ ہے تو ہی خلوت میں

يَا وَلِيِّيْ فِيْ نِعْمَتِيْ يَا اِلٰهِيْ وَاِلٰهَ اٰبَآئِيْ اِبْرَاهِيْمَ وَ

ناصر اور گرفتاری میں دادرس اور میری نعمت کا سرپرست ہے۔ اے میرا اور میرے باپ ابراہیم

اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَرَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ

و اسمٰعیل، و اسحاق، اور یعقوب کا معبود، اے جبرائیل و میکائیل و

وَاِسْرَافِيْلَ وَرَبَّ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ

اسرافیل اور محمد خاتم الانبیاء اور اس کی منتخب آل کے پروردگار

مُنْزِلَ التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالزَّبُوْرِ وَالْفُرْقَانِ وَمُنَزِّلَ

اے تورات و انجیل و زبور اور فرقان اور کہیعص، طٰہٰ

كٓهٰيٰعٓصٓ وَطٰهٰ وَيٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ اَنْتَ كَهْفِيْ

ویٰس اور قرآن حکیم کو نازل کرنے والا ہے۔ جبکہ وسیع راستے

حِيْنَ تُضَيِّقُ عَلَيَّ الْمَذَاهِبُ فِيْ سَعَتِهَا وَتَضِيْقُ بِيَ الْاَرْضُ

مجھے عاجز کر دیں۔ اور فرش زمین میرے لئے تنگ ہو جائے تو تو ہی میری جائے

بِرُحْبِهَا وَلَوْلَا رَحْمَتُكَ لَكُنْتُ مِنَ الْهَالِكِيْنَ وَاَنْتَ

امید ہے۔ اگر تیری رحمت نہ ہوتی تو میں ہلاک ہو جاتا اور تو ہی میری لغزش

مُقِيْلُ عَثْرَتِيْ وَلَوْلَا سَتْرُكَ اِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَفْضُوْحِيْنَ

سے درگزر کرنے والا ہے۔ اگر تیری طرف سے پردہ پوشی نہ ہوتی تو میں رسوا تھا اور تو ہی

وَاَنْتَ مُؤَيِّدِيْ بِالنَّصْرِ عَلٰى اَعْدَآئِيْ وَلَوْلَا نَصْرُكَ

دشمنوں پر غالب ہونے کے لئے میری نصرت کرنے والا ہے۔ اگر تیری نصرت

اِيَّايَ لَكُنْتُ مِنَ الْمَغْلُوْبِيْنَ يَا مَنْ خَصَّ نَفْسَهُ

نہ ہوتی تو میں مغلوب ہو جاتا۔ اے وہ ذات جس نے بلندی اور بزرگی

بِالسُّمُوِّ وَالرِّفْعَةِ فَاَوْلِيَآئُهُ بِعِزِّهِ يَعْتَزُّوْنَ يَا مَنْ جَعَلَتْ

کو اپنے لئے خاص کیا ہے۔ پس اس کی عزت سے اس کے اولیاء بھی باعزت ہیں

لَهُ الْمُلُوْكُ نِيْرَ الْمَذَلَّةِ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ فَهُمْ مِنْ

اے وہ جس کے لئے بادشاہوں نے اپنی گردنوں پر ذلت کا جوا ڈال رکھا ہے۔ پس وہ اس

سَطَوَاتِهِ خَآئِفُوْنَ يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ

کے غلبہ سے ڈرتے ہیں وہ تو آنکھوں کی خیانت اور سینوں میں مخفی چیزوں کو

وَغَيْبَ مَا تَأْتِي بِهِ الْاَزْمِنَةُ وَالدُّهُوْرُ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ

جانتا ہے۔ اور زمانہ اور دہر کی غائب چیزوں کو جانتا ہے اے وہ کہ اسکے سوا اس کی کیفیت

كَيْفَ هُوَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَا يَعْلَمُ مَا هُوَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ

کو کوئی نہیں جانتا۔ سوائے اس کے اس کو کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا ہے اے

لَا يَعْلَمُهُ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ عَلَى الْمَآءِ وَسَدَّ

وہ ذات جس نے پانی پر زمین کا فرش بچھایا اور ہوا کو آسمان پر بند کیا اور جس کے

الْهَوَآءَ بِالسَّمَآءِ يَا مَنْ لَهُ اَكْرَمُ الْاَسْمَآءِ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

بہترین نام ہیں۔ اے صاحب احسان جو

الَّذِيْ لَا يَنْقَطِعُ اَبَدًا يَا مُقَيِّضَ الرَّكْبِ لِيُوْسُفَ فِي الْبَلَدِ

ہمیشہ جاری ہے۔ اے وہ ذات جو بیابان میں (حضرت) یوسف

الْقَفْرِ وَمُخْرِجَهُ مِنَ الْجُبِّ وَجَاعِلَهُ بَعْدَ الْعُبُوْدِيَّةِ

کے لئے قافلے کو لانے والا پھر یوسف کو چاہ سے نکالنے والا ہے اور جس نے بندگی

مَلِكًا يَا رَآدَّهُ عَلَى يَعْقُوْبَ بَعْدَ اَنِ ابْيَضَّتْ عَيْنَاهُ

کے بعد ان کو بادشاہ بنایا اے وہ جس نے یعقوب کے لئے یوسف کو لوٹایا جبکہ

مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيْمٌ يَا كَاشِفَ الضُّرِّ وَالْبَلْوٰى

غم کی وجہ سے یعقوب کی آنکھیں سفید ہو چکی تھیں حالانکہ وہ غصے کو پینے والے تھے اے وہ ذات جس نے

عَنْ اَیُّوْبَ وَمُمْسِكَ یَدَیْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ ذَبْحِ

حضرت ایوب کی مصیبت کو دور کیا۔ اے حضرت ابراہیم کے ہاتھ کو بڑھاپے کے بعد فرزند کو ذبح

اِبْنِهٖ بَعْدَ كِبَرِ سِنِّهٖ وَفَنَاۤءِ عُمْرِهٖ یَا مَنِ اسْتَجَابَ

کرنے سے پکڑنے والی ذات۔ اے وہ ذات جس نے (حضرت)

لِزَكَرِیَّا فَوَهَبَ لَهٗ یَحْیٰی وَلَمْ یَدَعْهُ فَرْدًا وَحِیْدًا

زکریا کی دعا کو قبول کیا اور انکو فرزند یحییٰ عطا فرمایا تاکہ ان کے وارث بنیں۔ اے

یَا مَنْ اَخْرَجَ یُوْنُسَ مِنْ بَطْنِ الْحُوْتِ یَا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ

وہ جس نے (حضرت) یونس کو شکم ماہی سے باہر نکالا اور جس نے بنی اسرائیل کے لئے

لِبَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ فَاَنْجَاهُمْ وَجَعَلَ فِرْعَوْنَ وَجُنُوْدَهٗ

دریا کو شگافتہ کیا اور ان کو نجات دی، فرعون اور اس کے لشکر کو غرق کیا،

مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ یَا مَنْ اَرْسَلَ الرِّیَاحَ مُبَشِّرَاتٍ بَیْنَ یَدَیْ

جس نے رحمت والی بارش سے پہلے بشارت والی ہوائیں کو بھیجا۔

رَحْمَتِهٖ یَا مَنْ لَمْ یَعْجَلْ عَلٰی مَنْ عَصَاهُ مِنْ خَلْقِهٖ یَا

جو گنہگار لوگوں کے عذاب میں جلدی نہیں کرتا جس نے طولانی انکار

مَنِ اسْتَنْقَذَ السَّحَرَةَ مِنْ بَعْدِ طُوْلِ الْجُحُوْدِ وَقَدْ غَدَوْا

کرنے والے جادوگروں کو نجات دی، حالانکہ وہ نعمت

فِی نِعْمَتِهٖ یَاْكُلُوْنَ رِزْقَهٗ وَيَعْبُدُوْنَ غَيْرَهٗ وَقَدْ

یا نعمت اس کا رزق کھانے والے اور غیر کی عبادت کرنے والے تھے حالانکہ وہ

حَادُّوْهُ وَنَادُّوْهُ وَكَذَّبُوْا رُسُلَهٗ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا بَدِيْعُ

اس کے مد مقابل بنے ہوئے تھے اور اس کے انبیاء کی تکذیب کرتے تھے اے خدا

لَا بِدْءَ لَكَ يَا دَائِمًا لَا نَفَادَ لَكَ يَا حَيًّا حِيْنَ لَا حَيَّ يَا

اے خدا اے پیدا کرنے والے تیرا کوئی ہمسر نہیں، تو ہمیشہ ہے تجھے فنا نہیں اے

مُحْيِيَ الْمَوْتٰى يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ

وہ جو اس وقت بھی زندہ ہے جب کوئی بھی زندہ نہ رہے گا اے مردوں کو زندہ کرنے والے

يَا مَنْ قَلَّ لَهٗ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَعَظُمَتْ خَطِيْئَتِيْ

اے ہر نفس کو اپنے کیے ہوئے فعل پر بدلہ دینے والا، میری کم شکری کے باوجود اس نے مجھے محروم

فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ وَرَاٰنِيْ عَلَى الْمَعَاصِيْ فَلَمْ يَشْهَرْنِيْ يَا مَنْ

نہیں رکھا، اگرچہ میری خطا بزرگ تھی لیکن اس نے مجھے رسوا نہیں کیا اس نے مجھے گنہگار

حَفِظَنِيْ فِيْ صِغَرِيْ يَا مَنْ رَزَقَنِيْ فِيْ كِبَرِيْ يَا مَنْ اَيَادِيْهِ

پایا مگر مجھے مشہور نہ کیا اس نے بچپن میں میری حفاظت کی اور بڑھاپے میں مجھے رزق دیا

عِنْدِيْ لَا تُحْصٰى وَنِعَمُهٗ لَا تُجَازٰى يَا مَنْ عَارَضَنِيْ بِالْخَيْرِ

اے وہ جس کے احسان میرے شمار سے باہر جس کی نعمتیں بے بدل ہیں جس نے خیر و احسان

وَالْخِصَالِ وَعَارَضْتُهُ بِالْإِسَاءَةِ وَالْعِصْيَانِ يَا مَنْ هَدَانِي

کیا اور میں نے برائی و عصیان سے کام لیا اے وہ جس نے مجھے ایمان کی ہدایت

لِلْإِيمَانِ مِنْ قَبْلِ أَنْ أَعْرِفَ شُكْرَ الْامْتِنَانِ يَا مَنْ

کی قبل اس کے کریں اس کے احسان کا شکر بجا لاتا میں نے حالت بیماری

دَعَوْتُهُ مَرِيضًا فَشَفَانِي وَعُرْيَانًا فَكَسَانِي وَجَائِعًا

میں اس کو پکارا تو اس نے مجھے شفا دی میں عریاں تھا اس نے لباس دیا، بھوکا تھا

فَأَشْبَعَنِي وَعَطْشَانًا فَأَرْوَانِي وَذَلِيلًا فَأَعَزَّنِي وَجَاهِلًا

اس نے مجھے سیر کیا، میں پیاسا تھا اس نے سیراب کیا میں کمتر تھا اس نے عزت دی، میں

فَعَرَّفَنِي وَوَحِيدًا فَكَثَّرَنِي وَغَائِبًا فَرَدَّنِي وَمُقِلًّا فَأَغْنَانِي

جاہل تھا اس نے معرفت دی، میں اکیلا تھا اس نے کثرت دی، دور تھا اس نے لوٹایا

وَمُنْتَصِرًا فَنَصَرَنِي وَغَنِيًّا فَلَمْ يَسْلُبْنِي وَأَمْسَكْتُ عَنْ

میں تہی دست تھا اس نے غنی بنایا، میں نے نصرت چاہی اس نے نصرت دی مجھے ثروت

جَمِيعِ ذَلِكَ فَابْتَدَأَنِي فَلَكَ الْحَمْدُ وَالشُّكْرُ يَا مَنْ أَقَالَ

دی چھینا نہیں ان تمام اشیاء سے رکا تھا اس نے ابتدا کی تب وہ جس نے میری لغزش سے

عَثْرَتِي وَنَفَّسَ كُرْبَتِي وَأَجَابَ دَعْوَتِي وَسَتَرَ عَوْرَتِي

درگذر کیا جس نے میری گرفتاری کو برطرف کیا اور میری دعا کو قبول کیا، میرے عیب کو

وَغَفَرَ ذُنُوْبِیْ وَ بَلَّغَنِیْ طَلِبَتِیْ وَ نَصَرَنِیْ عَلٰی عَدُوِّیْ

چھپایا۔ میرے گناہ معاف کئے مجھے اپنے مقصود تک پہنچایا اور میرے دشمن پر میری نصرت کی تیرے

وَ اِنْ اَعُدَّ نِعَمَكَ وَ مِنَنَكَ وَ كَرَائِمَ مِنَحِكَ لَا

لئے حمد و شکر ہے اگر تیری نعمات و احسان اور اچھی بخشش کو شمار کرنا چاہوں تو شمار نہیں کر سکتا۔

اُحْصِیْهَا یَا مَوْلَایَ اَنْتَ الَّذِیْ مَنَنْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَنْعَمْتَ

اے مولا تو نے ہی احسان کیا ہے تو نے ہی مجھے نعمات سے نوازا تو نے ہی احسان کیا تو نے

اَنْتَ الَّذِیْ اَحْسَنْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَجْمَلْتَ اَنْتَ الَّذِیْ فَضَّلْتَ

مجھے نیک سنوار بنایا۔ تو نے ہی مجھے فضیلت دی۔ تو نے مجھے کامل بنایا۔

اَنْتَ الَّذِیْ اَكْمَلْتَ اَنْتَ الَّذِیْ رَزَقْتَ اَنْتَ الَّذِیْ وَفَّقْتَ

تو نے ہی مجھے روزی دی تو نے ہی مجھے توفیق دی تو نے ہی مجھے

اَنْتَ الَّذِیْ اَعْطَیْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَغْنَیْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَقْنَیْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اٰوَیْتَ

عطا کیا۔ تو نے مجھے غنی بنایا تو نے میری حفاظت کی۔ تو نے ہی

اَنْتَ الَّذِیْ كَفَیْتَ اَنْتَ الَّذِیْ هَدَیْتَ اَنْتَ الَّذِیْ عَصَمْتَ

مجھے پناہ دی تو نے ہی میری کفایت کی، تو نے مجھے ہدایت کی تو نے مجھے بچایا۔

اَنْتَ الَّذِیْ سَتَرْتَ اَنْتَ الَّذِیْ غَفَرْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَقَلْتَ

تو نے میری پردہ پوشی کی، تو نے ہی مجھے معاف فرمایا۔ مجھ سے تو نے درگذر کیا

اَنْتَ الَّذِیْ مَكَّنْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَعْزَزْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَعَنْتَ اَنْتَ الَّذِیْ

تو نے ہی مجھے تسلط دیا تو نے مجھے عزیز بنایا تو نے ہی میری مدد کی تو نے ہی میرا

عَصَمْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَیَّدْتَ اَنْتَ الَّذِیْ نَصَرْتَ اَنْتَ الَّذِیْ شَفَیْتَ

ہاتھ پکڑا تو نے ہی میری تائید کی تو نے ہی نصرت کی ، تو نے ہی مجھے شفا بخشی

اَنْتَ الَّذِیْ عَافَیْتَ اَنْتَ الَّذِیْ اَکْرَمْتَ تَبَارَکْتَ وَتَعَالَیْتَ

تو نے مجھے صحت دی ، تو نے مجھے عزت دی تو برکت و رفعت والا ہے ، ہمیشہ تیری ہی

فَلَکَ الْحَمْدُ دَائِمًا وَّلَکَ الشُّکْرُ وَاصِبًا اَبَدًا ثُمَّ اَنَا یَا اِلٰهِیَ الْمُعْتَرِفُ

حمد اور تیرا ہی شکر ثابت ہے ، اس کے بعد اے خدا یا میں اپنے گناہوں

بِذُنُوْبِیْ فَاغْفِرْهَا لِیْ اَنَا الَّذِیْ اَسَاْتُ اَنَا الَّذِیْ اَخْطَاْتُ

کا معترف ہوں مجھے بخش دے ۔ میں نے معصیت کی میں نے خطا کی ۔

اَنَا الَّذِیْ هَمَمْتُ اَنَا الَّذِیْ جَهِلْتُ اَنَا الَّذِیْ غَفَلْتُ اَنَا الَّذِیْ

میں جان بوجھ کر برائی کرنے والا ہوں میں جاہل ہوں ، میں غافل ہوں ، میں فراموش

سَهَوْتُ اَنَا الَّذِیْ اعْتَمَدْتُ اَنَا الَّذِیْ تَعَمَّدْتُ اَنَا الَّذِیْ

کرنے والا ہوں ، میں اعتماد رکھتا ہوں ، میں ہی عمداً کرتا ہوں ، میں

وَعَدْتُ اَنَا الَّذِیْ اَخْلَفْتُ اَنَا الَّذِیْ نَکَثْتُ اَنَا الَّذِیْ اَقْرَرْتُ

وعدہ خلاف ہوں ، میں نے پیمان کو توڑا اور میں نے اقرار کیا

اَنَا الَّذِیْ اعْتَرَفْتُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَعِنْدِیْ وَاَبُوْءُ بِذُنُوْبِیْ

تیری نعمات جو مجھ پر ہیں ان کا میں اعتراف کرتا ہوں ۔ میرے گناہ کا بوجھ مجھ پر ہے

فَاغْفِرْهَا لِیْ یَا مَنْ لَا تَضُرُّهٗ ذُنُوْبُ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَنِیُّ

تو بس مجھے بخش دے، اے وہ ذات جس کو بندوں کے گناہ ضرر نہیں دیتے اور وہ ان کی اطاعت

عَنْ طَاعَتِهِمْ وَالْمُوَفِّقُ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْهُمْ

سے مستغنی ہے۔ وہ اپنی نصرت و رحمت کے ساتھ نیک اعمال کی توفیق دیتا ہے۔ اے میرے

بِمَعُوْنَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ فَلَكَ الْحَمْدُ اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ

معبود اے میرے سردار تیرے لئے حمد و ثناء ہے۔ الٰہی تونے مجھے

اِلٰهِیْ اَمَرْتَنِیْ فَعَصَیْتُكَ وَنَهَیْتَنِیْ فَارْتَكَبْتُ نَهْیَكَ

حکم دیا میں نے نافرمانی کی، تو نے مجھے روکا میں تیری نہی کا مرتکب ہوا۔ اس

فَاَصْبَحْتُ لَا ذَا بَرَآئَةٍ لِّیْ فَاَعْتَذِرَ وَلَا ذَا قُوَّةٍ

حالت میں میں گناہوں سے بری نہیں ہوں کہ بہانہ پیش کروں اور نہ ہی قوت

فَاَنْتَصِرَ فَبِاَیِّ شَیْءٍ اَسْتَقْبِلُكَ یَا مَوْلَایَ اَبِسَمْعِیْ

رکھتا ہوں کہ غالب آؤں پس کیا لے کر تیرے سامنے آؤں۔ اے میرے مولا

اَمْ بِبَصَرِیْ اَمْ بِلِسَانِیْ اَمْ بِیَدِیْ اَمْ بِرِجْلِیْ اَلَیْسَ

کیا میں کان یا آنکھ یا زبان یا ہاتھ یا پاؤں کے ذریعے تیرے سامنے

كُلُّهَا نِعَمَكَ عِنْدِیْ وَبِكُلِّهَا عَصَیْتُكَ یَا مَوْلَایَ

آسکتا ہوں، کیا تیری سب نعمتیں میرے پاس نہیں ہیں، باوجود ان کے نافرمان ہوں،

فَلَكَ الْحُجَّةُ وَالسَّبِيلُ عَلَيَّ يَا مَنْ سَتَرَنِي مِنَ

اے مولا حق تیرے ساتھ ہے مسئولیت مجھ پر ہے۔ تو نے مجھے ماں باپ سے پردہ پوشی

الْآبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ أَنْ يَزْجُرُونِي وَمِنَ الْعَشَائِرِ

کیا تاکہ مجھے زجر نہ کریں تو نے مجھے خاندان اور بھائیوں سے چھپایا تاکہ سرزنش نہ کریں

وَالْإِخْوَانِ أَنْ يُعَيِّرُونِي وَمِنَ السَّلَاطِينِ أَنْ يُعَاقِبُونِي

تو نے مجھے سلاطین سے چھپایا تاکہ مجھے عتاب نہ کریں۔

وَلَوِ اطَّلَعُوا يَا مَوْلَايَ عَلَى مَا اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّي

اے مولا جس چیز پر تو مطلع ہوا ہے اگر وہ مطلع ہو جاتے تو وہ مجھے

إِذاً مَا أَنْظَرُونِي وَلَرَفَضُونِي وَقَطَعُونِي فَهَا أَنَا ذَا

مہلت نہ دیتے، وہ مجھے چھوڑ دیتے میرے ساتھ قطع تعلق کرتے پس میں اب تیرے

يَا إِلٰهِي بَيْنَ يَدَيْكَ يَا سَيِّدِي خَاضِعٌ ذَلِيلٌ

سامنے ہوں - اے میرے سردار میں کمتر و خوار و محصور اور حقیر ہوں

حَصِيرٌ حَقِيرٌ لَا ذُو بَرَاءَةٍ فَأَعْتَذِرَ وَلَا ذُو قُوَّةٍ فَأَنْتَصِرَ

بری الذمہ نہیں ہوں تا عذر خواہ ہوں اور نہ صاحب قوت تا غالب آسکوں۔

وَلَا حُجَّةٍ فَأَحْتَجَّ بِهَا وَلَا قَائِلٌ لَمْ أَجْتَرِحْ وَ

میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے جس سے صفائی پیش کروں اور نہ ہی کہہ سکتا ہوں کہ میں نے بالکل نہیں

لَمْ أَعْمَلْ سُوءً وَمَا عَسَى الْجُحُودُ وَلَوْ جَحَدْتُ

کیا اور نہ ہی بداعمال سے انکار ہے۔ اے مولا اگر میں انکار کروں تو میرے لیے فائدہ مند

يَا مَوْلَايَ يَنْفَعُنِي كَيْفَ وَأَنَّى ذَلِكَ وَجَوَارِحِي كُلُّهَا

نہیں ہے۔ میں کیسے انکار کر سکتا ہوں۔ حالانکہ میرے تمام اعضاء شاہد ہیں جو کچھ

شَاهِدَةٌ عَلَيَّ بِمَا قَدْ عَمِلْتُ وَعَلِمْتُ يَقِينًا

میں نے کیا ہے اور میں یقیناً جانتا ہوں کچھ شک نہیں ہے۔ تو

غَيْرَ ذِي شَكٍّ أَنَّكَ سَائِلِي مِنْ عَظَائِمِ الْأُمُورِ

بزرگ کاموں کے متعلق مجھ سے سوال کرے گا تو حاکم عادل ہے،

وَأَنَّكَ الْحَكَمُ الْعَدْلُ الَّذِي لَا تَجُورُ وَعَدْلُكَ

ظلم نہیں کرتا۔ تیری عدالت مجھے ہلاک

مُهْلِكِي وَمِنْ كُلِّ عَدْلِكَ مَهْرَبِي فَإِنْ تُعَذِّبْنِي

کرنے والی ہے تیری ہی عدالت سے بھاگتا ہوں۔ اے خدا اتمام

يَا إِلٰهِي فَبِذُنُوبِي بَعْدَ حُجَّتِكَ عَلَيَّ وَإِنْ تَعْفُ

حجت کے بعد تو مجھے اگر عذاب دے گا تو میرے ہی گناہوں کی شامت ہے۔

عَنِّي فَبِحِلْمِكَ وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا

اور اگر تو مجھ سے درگزر کرے تو تیرے حلم وجود اور کرم کا نتیجہ ہوگا۔ تیرے سوا کوئی معبود

أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ

نہیں ہے۔ تیری ذات منزہ ہے۔ میں ہی ظالموں میں سے ہوں۔ تیرے

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُسْتَغْفِرِيْنَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، میں تجھ سے ڈرتا ہوں بس تو ہی معبود ہے۔

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُوَحِّدِيْنَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

تو ہی پاک ہے میں عفو کا طالب ہوں تو معبود حقیقی ہے تو ہی پاک ہے میں تیری وحدت

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْخَائِفِيْنَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

کا اقرار کرتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی پاک ہے میں تجھ سے ڈرتا ہوں بس تو ہی

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْوَجِلِيْنَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

معبود ہے تو ہی پاک ہے میں تجھ سے خائف ہوں، تو ہی معبود ہے تو ہی پاک ہے میں تو

سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاجِيْنَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

امیدواروں سے ہوں تو ہی معبود تو ہی پاک میں تیرا ہی مشتاق ہوں۔

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الرَّاغِبِيْنَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے، میں تہلیل کرنے

إِنِّي كُنْتُ مِنَ الْمُهَلِّلِيْنَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ

والا ہوں۔ تو ہی معبود تو ہی پاک، میں تو سائل ہوں

اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ السَّائِلِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ

تو معبود ہے۔ تو ہی پاک ہے میں تسبیح کرنے

اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ

والا ہوں۔ تو ہی معبود، تو ہی پاک

اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الْمُكَبِّرِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ

میں تو تکبیر کہنے والا ہوں۔ تو ہی معبود ہے تو ہی پاک ہے

رَبِّیْ وَرَبُّ اٰبَآئِیَ الْاَوَّلِيْنَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا ثَنَائِیْ عَلَيْكَ

تو میرا اور میرے گزشتہ پدران کا پالنے والا ہے۔ خدایا میں تیری ہی ثنا

مُمَجِّدًا وَاِخْلَاصِیْ لِذِكْرِكَ مُوَحِّدًا وَاِقْرَارِیْ

کرتا ہوں۔ میں اخلاص کے ساتھ تیری توحید کا ذکر کرتا ہوں، تیری نعمات کا اقرار کرتا

بِاٰلَائِكَ مُعَدِّدًا وَاِنْ كُنْتُ مُقِرًّا اَنِّیْ لَمْ اُحْصِهَا

ہوں، ان کو شمار کر کے، اگرچہ معترف ہوں کہ میں ان کو شمار نہیں کر سکتا، ان کی کثرت، فراوانی اور

لِكَثْرَتِهَا وَسُبُوْغِهَا وَتَظَاهُرِهَا وَتَقَادُمِهَا اِلٰى حَادِثٍ

اجتماع اور ان کی اب تک میرے اوپر ہمیشہ رہنے والے انعام کے ساتھ سابقت کی وجہ سے جو تو

مَا لَمْ تَزَلْ تَتَعَهَّدُنِیْ بِهٖ مَعَهَا مُنْذُ خَلَقْتَنِیْ وَبَرَاْتَنِیْ

میری ابتداء عمر ہی سے یعنی جب تو نے مجھے پیدا اور خلق فرمایا مجھ پر کر رہا ہے یعنی مجھے نادار ہی سے

مِنْ أَوَّلِ الْعُمْرِ مِنَ الْإِغْنَاءِ مِنَ الْفَقْرِ وَكَشْفِ

بے پرواہ رکھنا، مجھ سے تنگ دستی کو دُور کرنا سہولت کے اسباب مہیا کرنا اور سختی

الضُّرِّ وَتَسْبِيبِ الْيُسْرِ وَدَفْعِ الْعُسْرِ وَتَفْرِيجِ الْكَرْبِ

کو دور کرنا، گرفتاری کو برطرف کرنا، بدن کو صحت یاب کرنا

وَالْعَافِيَةِ فِي الْبَدَنِ وَالسَّلَامَةِ فِي الدِّينِ وَلَوْ رَفَدَنِي

اور دین کو سالم رکھنا۔ اگر تمام عوالم کے تمام

عَلَىٰ قَدْرِ ذِكْرِ نِعْمَتِكَ جَمِيعُ الْعَالَمِينَ مِنَ الْأَوَّلِينَ

اولین و آخرین میرے ساتھ ہو کر تیری نعمتوں کا شمار کریں

وَالْآخِرِينَ مَا قَدَرْتُ وَلَا هُمْ عَلَىٰ ذٰلِكَ تَقَدَّسْتَ

تو نہ مجھ میں شمار کی قدرت ہے اور نہ ان میں۔ اے کریم

وَتَعَالَيْتَ مِنْ رَبٍّ كَرِيمٍ عَظِيمٍ رَحِيمٍ لَا تُحْصَىٰ

اور عظیم و رحیم پروردگار تو ہی پاک اور برتر ہے۔

آلَاؤُكَ وَلَا يُبْلَغُ ثَنَاؤُكَ وَلَا تُكَافَىٰ نَعْمَاؤُكَ صَلِّ

تیری نعمتوں کا شمار نہیں ہے۔ تیری حمد و ثنا نہیں کی جا سکتی نہ تیری نعمتوں کا

عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعَمَكَ وَ

بدلہ دیا جا سکتا ہے۔ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما اور اپنی نعمت ہم پر تمام کر

أَسْعِدْنَا بِطَاعَتِكَ سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَللّٰهُمَّ

اور ہمیں اپنی اطاعت میں سعادت مند فرما۔ تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں

إِنَّكَ تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ وَتَكْشِفُ السُّوْءَ وَتُغِيثُ الْمَكْرُوبَ

اے خدا یا تو بے چاروں کو جواب دیتا ہے تو ضرر کو دور کرتا ہے، تو ہی گرفتاریوں

وَتَشْفِي السَّقِيمَ وَتُغْنِي الْفَقِيرَ وَتَجْبُرُ الْكَسِيرَ وَتَرْحَمُ

کو برطرف کرتا ہے۔ تو مریضوں کو شفا دیتا ہے، تو فقیر کو غنی کرتا ہے تو شکستہ کو جوڑتا ہے۔

الصَّغِيرَ وَتُعِينُ الْكَبِيرَ وَلَيْسَ دُونَكَ ظَهِيرٌ وَلَا فَوْقَكَ

چھوٹوں پر رحم اور بڑوں کی کمک کرتا ہے، تیرے سوا کوئی پشت پناہ نہیں، تیرے اوپر کوئی

قَدِيرٌ وَأَنْتَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ يَا مُطْلِقَ الْمُكَبَّلِ

قادر نہیں تو ہی اعلیٰ اور بزرگ ہے۔ اے قیدی کو آزاد کرنے والے، اے

الْأَسِيرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيرِ يَا عِصْمَةَ الْخَائِفِ

چھوٹے بچے کو روزی دینے والے، اے خوف زدہ پناہ گیر کو بچانے والے

الْمُسْتَجِيرِ يَا مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَزِيرَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ

اے کہ تیرا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی وزیر ہے۔ تو محمدؐ و آل محمدؐ

وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَعْطِنِي فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ أَفْضَلَ

پر رحمت نازل فرما، اس شب کو تو مجھے بہتر عطا فرما، اس سے جو

مَا أَنْعَمْتَ وَأَنْتَ أَمَدًا فِي عِبَادِكَ مِنْ نِعْمَةٍ تُوَلِّيهَا

تونے اپنے بندوں پر سے کسی کو عطا کی اور بخشا ہے۔ یعنی وہ نعمت جو تو عطا

وَآلَاءٍ تُجَدِّدُهَا وَبَلِيَّةٍ تَصْرِفُهَا وَكُرْبَةٍ تَكْشِفُهَا وَ

کرتا ہے اور وہ نعمتیں جو تازہ کرتا ہے اور آزمائش سے روکتا ہے اور گرفتاری کو برطرف

دَعْوَةٍ تَسْمَعُهَا وَحَسَنَةٍ تَتَقَبَّلُهَا وَسَيِّئَةٍ تَتَغَمَّدُهَا

کرتا ہے اور دعا کو سنتا ہے اور نیکی کو قبول کرتا ہے اور برائی کو چھپاتا ہے۔

إِنَّكَ لَطِيفٌ بِمَا تَشَاءُ خَبِيرٌ وَعَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

بے شک تو لطیف ہے تو ہر شے سے آگاہ ہے تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ أَقْرَبُ مَنْ دُعِيَ وَأَسْرَعُ مَنْ أَجَابَ

اے خدا تو ہر پکارے جانے والے سے نزدیک تر ہے اور ہر قبول کرنے والے سے

وَأَكْرَمُ مَنْ عَفَىٰ وَأَوْسَعُ مَنْ أَعْطَىٰ وَأَسْمَعُ مَنْ

جلدی قبول کرتا ہے، تو درگزر کرنے میں کریم تر ہے۔ ہر دینے والے سے

سُئِلَ يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيمَهُمَا لَيْسَ

تو زیادہ دیتا ہے اور ہر سؤال سے زیادہ سننے والا ہے۔ اے دنیا و آخرت کو بخشنے والے اور

كَمِثْلِكَ مَسْئُولٌ وَلَا سِوَاكَ مَأْمُولٌ دَعَوْتُكَ فَأَجَبْتَنِي

مہربان تیرا مثل کوئی مسئول نہیں تیرے سوا کسی پر امید نہیں ہے۔ میں نے تجھ کو پکارا تو نے

وَسَئَلْتُكَ فَاَعْطَيْتَنِيْ وَرَغِبْتُ اِلَيْكَ فَرَحِمْتَنِيْ

جواب دیا، میں نے مانگا تو نے عطا کیا، میں تیری طرف راغب ہوا تو نے رحم کیا

وَوَثِقْتُ بِكَ فَنَجَّيْتَنِيْ وَفَزِعْتُ اِلَيْكَ فَكَفَيْتَنِيْ

میں نے تجھ پر اعتماد کیا تو نے نجات دی، میں تیری طرف ہراساں ہو کر آیا تو نے کفایت کی

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ

اے خدایا تو اپنے بندے اپنے رسول اور نبی محمدؐ اور اس کی تمام پاک و پاکیزہ

وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَتَمِّمْ لَنَا

آل پر رحمت نازل فرما۔ تو اپنی نعمتوں کو ہم پر تمام

نَعْمَائَكَ وَهَنِّئْنَا عَطَائَكَ وَاكْتُبْنَا لَكَ شَاكِرِيْنَ

کر دے۔ تو اپنی عطا کو خوشگوار کر دے۔ تو ہمیں شکر گزاروں اور

وَلِاٰلَائِكَ ذَاكِرِيْنَ اٰمِيْنَ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ

اپنی مہربانی کا ذاکر قرار دے آمین آمین اے دوجہاں کے مالک۔ اے خدایا

يَا مَنْ مَلَكَ فَقَدَرَ وَقَدَرَ فَقَهَرَ وَعُصِيَ فَسَتَرَ وَاسْتُغْفِرَ

تو مالک و قادر ہے اور قادر و قہار ہے۔ ہماری نافرمانی پر پردہ ڈالتا ہے۔ تو طالب

فَغَفَرَ يَا غَايَةَ الطَّالِبِيْنَ الرَّاغِبِيْنَ وَمُنْتَهٰى اَمَلِ الرَّاجِيْنَ

مغفرت کو بخش دیتا ہے تو ہر طالب کی انتہا ہے۔ تو امیدواروں کی منتہائے آرزو ہے

يَا مَنْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَوَسِعَ الْمُسْتَقِيلِيْنَ

تیرے علم نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔ جو در رحمت ڈھونڈیں تو نے ہر توبہ کرنے

رَأْفَةً وَرَحْمَةً وَحِلْمًا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ فِيْ

والے کو حیثیت رکھا ہے۔ اے خدایا ہم تیری طرف متوجہ ہیں۔ اس رات

هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ الَّتِيْ شَرَّفْتَهَا وَعَظَّمْتَهَا بِمُحَمَّدٍ

میں جس کو تو نے شرف و بزرگی عطا فرمائی ہے تجھے محمدؐ کا واسطہ دے

نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَاَمِيْنِكَ عَلٰى

کر جو تیرے نبی و رسول اور تیری مخلوق سے برگزیدہ تیری وحی کے امین بشیر و نذیر

وَحْيِكَ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ الَّذِيْ اَنْعَمْتَ

اور سراج منیر ہیں۔ جن کے ذریعے تو نے مسلمانوں پر نعمت تمام

بِهٖ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَجَعَلْتَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ

کی، جن کو تو نے دو جہان کے لئے رحمت بنایا اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ

عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مُحَمَّدٌ اَهْلٌ لِذٰلِكَ

پر رحمت نازل فرما، جیسے کہ وہ اس کے اہل ہیں۔ اے بزرگوار

مِنْكَ يَا عَظِيْمُ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُنْتَجَبِيْنَ

تو ان پہ اللہ ان کی تمام آل نجیب اور پاک و پاکیزہ پر رحمت بھیج،

الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَجْمَعِيْنَ وَتَغَمَّدْنَا بِعَفْوِكَ عَنَّا

ہمیں اپنے دامن عفو میں چھپا لے - تیری ہی طرف مختلف زبان میں

فَاِلَيْكَ عَجَّتِ الْاَصْوَاتُ بِصُنُوْفِ اللُّغَاتِ فَاجْعَلْ

آوازیں بلند ہیں - پس اے اللہ اس رات میں اس نیکی سے

لَنَا اَللّٰهُمَّ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ نَصِيْبًا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ

ہمارا حصہ بھی مقرر فرما جو تو اپنے بندوں میں تقسیم کرتا ہے -

تَقْسِمُهُ بَيْنَ عِبَادِكَ وَنُوْرٍ تَهْدِيْ بِهِ وَرَحْمَةٍ

اور اس نور سے جس سے تو ہدایت کرتا ہے اور رحمت سے جسے تو پھیلاتا

تَنْشُرُهَا وَبَرَكَةٍ تُنْزِلُهَا وَعَافِيَةٍ تُجَلِّلُهَا وَرِزْقٍ

ہے اس برکت سے جسے تو نازل کرتا ہے اور اس عافیت سے جسے تو ڈھانپتا

تَبْسُطُهُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اقْلِبْنَا فِيْ هٰذَا

ہے اور اس رزق میں سے جسے تو پھیلاتا ہے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے

الْوَقْتِ مُنْجِحِيْنَ مُفْلِحِيْنَ مَبْرُوْرِيْنَ غَانِمِيْنَ وَلَا

خدایا اس وقت تو ہمیں کامیابی و فلاح اور قبول عمل اور غنیمت کے ساتھ پلٹنے ہمیں

تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ وَلَا تُخْلِنَا مِنْ رَحْمَتِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا

ناامیدوں میں سے قرار نہ دے اپنی رحمت سے ہمیں خالی نہ رکھ اور اپنے فضل سے

مَا نُؤَمِّلُهُ مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ رَحْمَتِكَ مَحْرُوْمِيْنَ

کرم سے ہمیں محروم نہ فرما ہمیں اپنی رحمت سے محروم نہ فرما۔ جس

وَلَا لِفَضْلِ مَا نُؤَمِّلُهُ مِنْ عَطَائِكَ قَانِطِيْنَ وَلَا تَرُدَّنَا

بخشش کی ہم امید رکھتے ہیں اس سے ناامید نہ فرما۔ تو ہمیں ناکام نہ لوٹا

خَائِبِيْنَ وَلَا مِنْ بَابِكَ مَطْرُوْدِيْنَ يَا أَجْوَدَ الْأَجْوَدِيْنَ

اور نہ اپنے دروازے سے ہمیں راند دے اے سب سے زیادہ سخاوت اور لطف

وَأَكْرَمَ الْأَكْرَمِيْنَ إِلَيْكَ أَقْبَلْنَا مُوْقِنِيْنَ وَلِبَيْتِكَ

وکرم کرنے والے ہم اعتقاد کے ساتھ تیری طرف بڑھے ہیں تیرے بیت

الْحَرَامِ آمِّيْنَ قَاصِدِيْنَ فَأَعِنَّا عَلٰى مَنَاسِكِنَا وَأَكْمِلْ لَنَا

الحرام کا قصد کرنے والے ہیں تو ہمارے اعمال میں مدد فرما تو ہمارے

حَجَّنَا وَاعْفُ عَنَّا وَعَافِنَا فَقَدْ مَدَدْنَا إِلَيْكَ أَيْدِيَنَا

حج کو کامل کر دے ہمیں معاف کر دے ہمیں خیریت عطا فرما ہم نے داغ معصیت

فَهِيَ بِذِلَّةِ الْاِعْتِرَافِ مَوْسُوْمَةٌ اَللّٰهُمَّ فَأَعْطِنَا فِيْ

والے ہاتھ تیری طرف بلند کئے ہیں۔ اے خدایا اس بات کو ہمیں عطا فرما،

هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ مَا سَأَلْنَاكَ وَاكْفِنَا مَا اسْتَكْفَيْنَاكَ فَلَا

جس کا ہم نے سوال کیا، جو کچھ ہم نے چاہا وہ لطف فرما۔ تیرے سوا

كَافِيَ لَنَا سِوَاكَ وَلَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ نَافِذٌ فِينَا حُكْمُكَ
ہماری کوئی کفایت کرنے والا نہیں تیرے سوا کوئی پالنے والا نہیں۔ تیرا حکم
مُحِيطٌ بِنَا عِلْمُكَ عَدْلٌ فِينَا قَضَاؤُكَ اِقْضِ لَنَا الْخَيْرَ
جاری ہے تیرا علم ہم پر حاوی ہے۔ تو ہمارے فیصلے میں عدالت کرتا ہے ہمیں خیر عطا فرما اور
وَاجْعَلْنَا مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ اَللّٰهُمَّ أَوْجِبْ لَنَا بِجُودِكَ
ہمیں اہلِ خیر میں سے قرار دے۔ اے خدا اپنے جود و کرم کے ساتھ ہمارے
عَظِيمَ الْأَجْرِ وَكَرِيمَ الذُّخْرِ وَدَوَامَ الْيُسْرِ وَاغْفِرْ لَنَا
لئے دائمی آسائش اچھے ذخیرہ اور اجرِ عظیم کو لازم قرار دے تو ہمارے سب گناہوں کو
ذُنُوبَنَا أَجْمَعِينَ وَلَا تُهْلِكْنَا مَعَ الْهَالِكِينَ وَلَا تَصْرِفْ
بخش دے تو ہمیں ہلاک نہ فرما اپنے لطف و کرم کو ہم سے دور نہ فرما۔ اے
عَنَّا رَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
زیادہ رحم کرنے والے خدایا اس وقت ہمیں ان لوگوں
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِي هٰذَا الْوَقْتِ مِمَّنْ سَأَلَكَ فَأَعْطَيْتَهُ
میں سے قرار دے جو تجھ سے سوال کریں تو تو عطا کرتا
وَشَكَرَكَ فَزِدْتَهُ وَتَابَ إِلَيْكَ فَقَبِلْتَهُ وَتَنَصَّلَ إِلَيْكَ
ہے اور شکر کرتے ہیں تو تو زیادہ دیتا ہے جنہوں نے توبہ کی تو تو نے معاف

مِنْ ذُنُوْبِهٖ كُلِّهَا فَغَفَرْتَهَا لَهٗ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

کیا اور جنہوں نے اپنے تمام گناہ سے برائت کی تو نے بخش دیا اے صاحب

اَللّٰهُمَّ وَنَقِّنَا وَسَدِّدْنَا وَاقْبَلْ تَضَرُّعَنَا يَا خَيْرَ مَنْ

جلال و اکرام اے خدا ہمیں پاک کر ہماری رہبری کر اور ہماری زاری کو قبول فرما اے تمام

سُئِلَ وَيَا اَرْحَمَ مَنِ اسْتُرْحِمَ يَا مَنْ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ

سوالیوں سے افضل اے زیادہ رحم کرنے والے اے وہ ذات جس پر پلکوں کا متصل ہونا

اِغْمَاضُ الْجُفُوْنِ وَلَا لَحْظُ الْعُيُوْنِ وَلَا مَا اسْتَقَرَّ

بھی مخفی نہیں ہے۔ اور نہ ہی آنکھوں کا جھپکنا مخفی ہے، نہ پردہ میں کوئی شے

فِي الْمَكْنُوْنِ وَلَا مَا انْطَوَتْ عَلَيْهِ مُضْمَرَاتُ الْقُلُوْبِ

پوشیدہ ہے اور نہ ہی دلوں کا بھید مخفی ہے۔ وہ تمام چیزیں تیرے

اَلَا كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ اَحْصَاهُ عِلْمُكَ وَوَسِعَهٗ حِلْمُكَ سُبْحَانَكَ

علم میں محدود ہیں ان کو تیرا علم گھیرے ہوئے ہے تو پاک ہے تو بلند ہے۔ ان تمام

وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا تُسَبِّحُ

اشیاء سے جو ظالم لوگ کہتے ہیں۔ ساتوں آسمان اور

لَكَ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرَضُوْنَ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَاِنْ مِّنْ

زمینیں اور جو کچھ ان میں ہے تیری ہی تسبیح کرتے ہیں۔ ہر شے تیری

شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَالْمَجْدُ وَعُلُوُّ
تسبیح کرتی ہے۔ تیرے لئے حمد و بزرگی و بلند مرتبت ہے، اے
الْجَدِّ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْفَضْلِ وَالْاِنْعَامِ وَالْاَيَادِي
صاحب جلال واکرام فضل واحسان اے صاحب عطیہ
الْجِسَامِ وَاَنْتَ الْجَوَادُ الْكَرِيْمُ الرَّؤُفُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ
بزرگ تو جواد و کریم اور مہربان و رحیم ہے۔ خدایا
اَوْسِعْ عَلَيَّ مِنْ رِزْقِكَ الْحَلَالِ وَعَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ وَدِيْنِيْ
اپنا حلال رزق میرے لئے وافر کردے اور میرے دین و بدن کو عافیت رکھ
وَاٰمِنْ خَوْفِيْ وَاَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ لَا تَمْكُرْ بِيْ
مجھے امن میں رکھ میری گردن کو جہنم سے آزاد کردے، خدایا مجھے مکر کا بدلہ
وَلَا تَسْتَدْرِجْنِيْ وَلَا تَخْدَعْنِيْ وَادْرَءْ عَنِّيْ شَرَّ فَسَقَةِ
نہ دے اور مجھے استدراج میں مبتلا نہ کر اور مجھ سے فساق جن وانسان کے
الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔
شر کو دفع فرمائے۔

★ اس کے بعد امامؑ نے اپنے سر کو آسمان کی طرف بلند کیا آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور باآواز بلند فرمایا۔

يَا أَسْمَعَ السَّامِعِينَ يَا أَبْصَرَ النَّاظِرِينَ وَيَا أَسْرَعَ

اے سب سے زیادہ سننے والے۔ اے سب سے زیادہ نگاہ رکھنے والے اے جلدی حساب

الْحَاسِبِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ

لینے والے۔ اے زیادہ رحم کرنے والے تو محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما جو

مُحَمَّدٍ السَّادَةِ الْمَيَامِينِ وَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ حَاجَتِيَ الَّتِي

صاحبان برکت اور سردار ہیں۔ خدایا میں تجھ سے حاجت طلب کرتا ہوں

إِنْ أَعْطَيْتَنِيهَا لَمْ يَضُرَّنِي مَا مَنَعْتَنِي وَإِنْ مَنَعْتَنِيهَا

اگر تو نے پوری کر دی تو جو چیز مجھے نہیں دی اس کا کوئی ضرر نہیں اور اگر میری حاجت

لَمْ يَنْفَعْنِي مَا أَعْطَيْتَنِي أَسْأَلُكَ فَكَاكَ رَقَبَتِي

پوری نہ کی گئی تو عطا شدہ شے میرے لئے سودمند نہیں ہے۔ تجھ سے میرا سوال

مِنَ النَّارِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَكَ

ہے کہ میری گردن کو جہنم سے آزاد کردے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے تیرا

الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

کوئی شریک نہیں ہے۔ ملک تیرا ہے، حمد و ثنا تیرے لئے ہے اے رب اے

يَا رَبِّ يَا رَبِّ

پروردگار تو ہر شے پر قادر ہے

زیارات در مکہ معظمہ

جنت المعلٰی (شعب ابیطالبؑ) میں بزرگان اسلام کی قبوریں وہاں جاکر ہر ایک بزرگ کی زیارت پڑھیں۔ شعب ابیطالب کی دیوار کے اندر داخل ہوتے ہی جناب خدیجۃؑ ام المومنین کی قبر پر یہ زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اے جناب رسول خدا سید مرسلین کی زوجہ اے خاتم انبیاء پیغمبر محمدؐ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا زَوْجَةَ نَبِیِّ اللّٰهِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ

کی زوجہ آپ پر سلام ہو۔ اے (جناب) فاطمہ زہراؑ کی ماں

فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدَیْ شَبَابِ

اے تمام جوانان جنت کے سرداران امام حسنؑ اور امام حسینؑ

اَهْلِ الْجَنَّةِ اَجْمَعِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْاَئِمَّةِ الطَّاهِرِیْنَ

کی ماں آپ پر سلام۔ اے ائمہ طاہرینؑ کی ماں اے (تمام)

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنَاتِ

مومنین و مومنات کی ماں آپ پر سلام ہو۔ اے

اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا خَالِصَةَ الْمُخْلِصَاتِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا سَیِّدَةَ

مخلص عورتوں کی سردار اے شہر بطحیٰ حرم اے

الْحَرَمِ وَمَلِكَةَ الْبَطْحَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اَوَّلَ مَنْ صَدَّقَتْ

بطحا کی ملکہ آپ پر سلام ہو۔ اے عورتوں میں سب سے پہلے

بِرَسُوْلِ اللّٰهِ مِنَ النِّسَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ وَفَتْ بِالْعُبُوْدِيَّةِ

جناب رسول خدا کی تصدیق کرنے والی۔ اے حق عبودیت کو پورا

حَقَّ الْوَفَاءِ وَاَسْلَمَتْ نَفْسَهَا وَاَنْفَقَتْ مَالَهَا لِسَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ

کرنے والی اے اپنے نفس و مال کو سید الانبیاء کے سپرد کرنے والی

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ خَلِيْلِ اللّٰهِ

آپ پر سلام ہو۔ اے حبیب خدا کی رفیقۂ حیات اے

الْاَصْفِيَاءِ يَا بِنْتَ اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا حَافِظَةَ

خلاصۂ اصفیاء کی زوجہ اے ابراہیم خلیل کی بیٹی آپ پر سلام ہو اے

دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا نَاصِرَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

دین خدا کی حفاظت کرنے والی آپ پر سلام ہو۔ اے جناب رسول خدا کی نصرت

يَا مَنْ تَوَلّٰى دَفْنَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

کرنے والی اے وہ خاتون جن کو جناب رسول خدا نے دفن کیا آپ پر سلام ہو آپ پر خدا کی رحمتیں و برکتیں ہوں

اس کے بعد ساتھ ہی میں قبر جناب قاسم بن پیغمبر اکرمؐ پر کھڑے ہو کر زیارت پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَنَا قَاسِمَ ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اے ہمارے سردار (جناب) قاسم فرزند رسول خدا اے فرزند پیغمبر خدا آپ پر

يَابْنَ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

سلام ہو ۔ اے فرزند حبیب خدا اے فرزند مصطفیٰ آپ پر اور آپ کے

يَابْنَ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

اطراف میں جو مومنین و مومنات دفن ہیں سب پر سلام ہو۔ اللہ تعالے

الْمُؤْمِنَاتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

آپ لوگوں پر راضی ہو اور آپ کو بہترین طور پر راضی کرے اور

الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَاْوٰكُمْ

آپ لوگوں کا ٹھکانا جنت قرار دے

زیارت جناب آمنہؑ مادر حضرت رسولؐ خدا

اگرچہ اس خاتون کی قبر کے متعلق دو قول ہیں ایک یہ کہ مقام ابواء میں دفن ہیں جو کہ مکہ و مدینہ کے درمیان واقع ہے اور دوسرا قول یہ کہ شعب ابی طالب میں مدفون ہیں اس قول کی بناء پر یہ زیارت پڑھ لیں ثواب انشاء اللہ مل جائے گا۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ اَيَّتُهَا الطَّاهِرَةُ الْمُطَهَّرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

اے پاک و پاکیزہ خاتون اے طاہرہ و فاخرہ بی بی آپ پر

أَيَّتُهَا الزَّكِيَّةُ الْمُفْتَخِرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ شَرَّفَهَا

آپ پر سلام ہو۔ اے وہ بی بی جس کو خدا نے اعلیٰ

اللّٰهُ بِأَعْلَى الشَّرَفِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا خَيْرَ خَلَفٍ بَعْدَ الْكِرَامِ

شرف عطا فرمایا۔ اے وہ بی بی کہ بزرگان جلیل القدر کی فضیلت آب

سَلَفٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ سَطَعَ مِنْ جَبِيْنِهَا نُوْرُ سَيِّدِ

وارث ہیں آپ پر سلام ہو۔ سلام ہو جس کی پیشانی سے سرور انبیاء کا نور

الْأَنْبِيَاءِ فَأَضَاءَتْ بِضَوْئِهِ الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

ساطع ہوا اور پیشانی نے اس نور کی وجہ سے زمین و آسمان کو روشن کر دیا۔ سلام ہو

يَا مَنْ نَزَلَ لَهَا الْمَلَائِكَةُ الْأَصْفِيَاءُ وَضُرِبَ لَهَا حُجُبُ

جن کے لئے پاک فرشتے نازل ہوئے۔ اور جن کے لئے جنت کے

الْجَنَّةِ كَمَا ضُرِبَ لِمَرْيَمَ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ

پردے لگائے گئے جیسے کہ سیدۂ نساء جناب مریمؑ کے لئے پردے لگائے گئے تھے

يَا أُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا وَالِدَةَ حَبِيْبِ اللّٰهِ قَدْ

اے جناب رسول خداؐ کی ماں اے حبیب خدا کی ماں آپ پر سلام ہو۔ تحقیق

حَمَلْتِ بِسَيِّدِ الْكَائِنَاتِ وَجِئْتِ بِأَشْرَفِ الْمَوْجُوْدَاتِ

آپ نور سرور کائنات کی حامل تھیں۔ اور اشرف موجودات

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

کو لائیں آپ پر رحمت خدا اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔

زیارت حضرت ابوطالبؑ والد محترم امیر المؤمنین علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْبَطْحَاءِ وَابْنَ رَئِيْسِهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اے بطحا کے سردار اے رئیس بطحا کے فرزند اے تاسیس کعبہ کے
يَا وَارِثَ الْكَعْبَةِ بَعْدَ تَاْسِيْسِهَا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا كَافِلَ
بعد اس کے وارث آپ پر سلام ہو۔ اے جناب رسول خدا کے کفیل
رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَافِظَ دِيْنِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
اے حافظ دین خدا آپ پر سلام ہو۔ اے عم جناب
عَلَيْكَ يَا عَمَّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ الْاَئِمَّةِ
مصطفےٰ کے چچا اے ائمہ ھدیٰ کے والد (محترم)
الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ رُزِقَ وَلَدًا هُوَ خَيْرُ
آپ پر سلام ہو۔ آپ پر سلام ہو اے وہ ہستی کہ جن کو تمام خلق سے بہتر بیٹا ملا
مَوْلُوْدٍ وَ اِمَامُ الْاُمَّةِ وَاَبُو الْاَئِمَّةِ هُوَ قَسِيْمُ الْجَنَّةِ
کہ جو امت کا امام اور تمام ائمہ کا باپ ہے جو جنت و نار قسیم ہے
وَالنَّارِ وَنِعْمَةُ اللّٰهِ عَلَى الْاَبْرَارِ وَنِقْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى
نیک لوگوں کے لئے خدا کی نعمت ہے اور فاجر و فاسق لوگوں کے لئے
الْفُجَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
قہر خدا ہے۔ آپ اور ان پر سلام اور خدا کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔

زیارت حضرت عبد مناف جدِّ جناب پیغمبر اکرمؐ

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا السَّیِّدُ النَّبِیْلُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَامَنْ

اے معزز سردار سلام ہو اے وہ جس کو خدا نے عظمت و بزرگی عطا فرمائی آپ

اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِالتَّبْجِیْلِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا جَدَّ خَیْرِ

پر سلام ہو۔ اے افضل مخلوقات (محمد مصطفیٰ) کے

الْوَرٰی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَابْنَ الْاَنْبِیَاءِ الْاَصْفِیَاءِ اَلسَّلَامُ

جد بزرگوار۔ اے برگزیدہ انبیاء کے فرزند آپ پر سلام ہو۔

عَلَیْكَ یَابْنَ الْاَوْلِیَاءِ الْاَوْصِیَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ

اے اولیا و اوصیاء کے فرزند، اے حرم (کعبہ) کے سردار آپ پر

الْحَرَمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ صَفَا وَمَرْوَةَ وَ زَمْزَمَ

سلام ہو۔ اے صفا و مروہ و زمزم کے مالک اے مقام ابراہیم

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا وَارِثَ مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا صَاحِبَ

کے وارث آپ پر سلام ہو۔ اے عظیم بیت اللہ (کعبہ)

بَیْتِ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَلَمَ الْاَشْرَافِ یَا عَالِیًا

کے مالک اے علم اشراف آپ پر سلام ہو۔ اے کمال

بِكَمَالِ الْاَوْصَافِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَ قُرَیْشٍ اَلْمَعْرُوْفُ

اوصاف کے بلند و مرتبہ پر فائز) اے سید قریش بنام عبد المناف سے مشہور آپ

بِعَبْدِ مَنَافٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آبَائِكَ الْقَادِمِيْنَ اللّٰاحِقِيْنَ
پر سلام ہو۔ آپ پر اور آپ کے آباؤ اجداد پر جو عالمین میں اللہ
اُمَنَاءِ اللّٰهِ فِي الْعَالَمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
کے امین تھے سلام اور خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں۔

زیارت جناب عبدالمطّلبؑ جدّ بزرگوار حضرت پیغمبر اکرمؐ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْكَعْبَةِ وَالْبَطْحَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
اے کعبہ و بطحا کے سردار اے صاحب حسب شان و شوکت اور حسن
يَا صَاحِبَ الْمَهَابَةِ وَالْبَهَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَعْدِنَ الْكَرَمِ
و جمال آپ پر سلام ہو۔ اے جود و سخا کی معدن اور اصل اے
وَاَصْلَ السَّخَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَوَّلَ مَنْ قَالَ بِالْبَدَاءِ
اولین متقدین بدا آپ پر سلام ہو۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ يُحْشَرُ فِي سِيْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ اَلسَّلَامُ
اے علامات انبیاء کے ساتھ محشور ہونے والے اے زمین و آسمان
عَلَيْكَ يَا مَعْرُوْفًا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ
میں مشہور و معروف آپ پر سلام ہو۔ اے وہ شخص کہ جن کو ہاتف
نَادَاهُ هَاتِفُ الْغَيْبِ بِاَكْرَمِ نِدَاءٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ
غائب نے اچھی آواز سے پکارا۔ اے ابراہیم خلیل اللہ کے

اِبْرَاهِيْمَ الْخَلِيْلِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَارِثَ الذَّبِيْحِ اِسْمٰعِيْلَ

فرزند اے اسمٰعیل ذبیح کے وارث آپ پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَهْلَكَ اللّٰهُ بِدُعَائِهٖ اَصْحَابَ الْفِيْلِ

اے وہ ہستی جن کی دعا سے خدا نے اصحاب فیل کو ہلاک کیا اور

وَجَعَلَ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا

اس نے ان کی تدبیروں کو ناکام کیا۔ اور اس نے جھنڈ کے جھنڈ ابابیل کے

اَبَابِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَاقِيَ الْحَجِيْجِ وَحَافِرَ

ذریعے اصحاب فیل پر کنکریاں برسائیں۔ اے حجاج (کرام) کو سیراب کرنے والے

زَمْزَمَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ طَافَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ وَجَعَلَ

اے چاہ زمزم کو کھولنے والے اے کعبہ کے گرد سات چکر لگانے والے آپ پر

سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ الْحَرَمِ وَابْنَ هَاشِمٍ

سلام ہو۔ اے نور حرم اے (جناب) ہاشم کے فرزند آپ سلام

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں

چند امور مستحبہ

اے حجاج کرام جب تک آپ کا قیام مکہ مکرمہ میں رہے۔

(۱) تمام نماز پنجگانہ مسجد الحرام میں بجالائیں کیونکہ روایت میں ہے۔ کہ مسجد الحرام میں ایک نماز کا پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے جیسے کہ مسجد نبوی میں زیادہ مستحبی نمازیں بجالانے کی سفارش کی گئی ہے اسی طرح مسجد الحرام میں زیادہ طواف کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ مگر کسی کی نمازیں قضاء ہوں تو اُن کا بجالانا نہایت ضروری ہے۔

(۲) ختم قرآن مجید روایت میں ہے کہ جو شخص مکہ معظمہ میں ختم قرآن کرے تو نہیں مرے گا جب تک جناب رسولؐ خدا کی زیارت نہ کرلے اور بہشت میں اپنی منزل نہ دیکھ لے۔

(۳) مقام ولادت جناب سرور کائنات کو دیکھیں۔

(۴) منزل ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ کو دیکھیں۔

(۵) مسجد بلال میں دو رکعت نماز بجالائیں محل ولادت حضرت زہراؑ اور کوہ ابوقبیس کو دیکھیں اور ہر مقام پر دعائیں مانگیں۔

(۶) غار ثور اور غار حرا کو جاکر دیکھیں۔

(۷) جبتک منیٰ میں قیام رہے واجب و مستحبی نمازیں مسجد خیف میں بجالائیں کیونکہ حدیث میں ہے کہ جو شخص مسجد خیف میں ایک سو رکعت نماز بجالائے تو ستر سال کی عبادت کے برابر ہے

(۸) منیٰ سے روانہ ہونے سے پہلے چھ رکعات نماز مسجد خیف میں پڑھنی مستحب ہے۔

آداب زیارت

معصومینؑ کی زیارت سے قبل چند چیزوں کو بجالانا مستحب ہے۔

۱۔ غسل ۲۔ طہارت از حدث ۳۔ پاکیزہ لباس ہو ۴۔ خوشبو لگاکر سکینہ و وقار کے ساتھ حرم مطہر کی طرف متوجہ ہوکر چلے اور زبان پر ذکر خدا جاری ہو ۵۔ ہر حرم مطہر کے سامنے کھڑا ہوکر اذن دخول ماثور پڑھ کر اندر جانا چاہیئے۔

فضیلت زیارت قبر رسول اکرمؐ

اولاً آنحضرتؐ کی زیارت کا ثواب بیان کیا جاتا ہے۔

تمام اہل اسلام کے لئے سنت مؤکدہ ہے خاص کر حجاج کرام کو چاہیئے کہ اعمال حج سے فارغ ہو کر جناب رسالتمآبؐ کی زیارت سے مشرف ہوں کیونکہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں کہ جو شخص حج بیت اللہ سے مشرف ہو اور میری قبر کی زیارت نہ کرے تو گویا اُس نے مجھ پر جفا کی ہے نیز قرب الاسناد میں ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا ہے کہ میرے جد بزرگوارؐ نے فرمایا تھا کہ جو شخص میری حیات و ممات میں میری زیارت کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

ایضاً امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہم تمام ساکنین بلاد پر فضیلت رکھتے

ہیں (خواہ مکہ مکرمہ ہو یا کوئی اور بلد) اس لئے کہ ہم زیارت رسولؐ خدا سے مشرف یاب ہوتے ہیں۔

اذن دخول

باب جبرئیل پر کھڑے ہو کر یہ اذن دخول پڑھنا چاہیے

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابٍ مِّنْ اَبْوَابِ بُیُوْتِ

اے خدایا تیرے نبیؐ کے گھروں سے ایک گھر کے دروازے پر کھڑا

نَبِیِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَقَدْ مَنَعْتَ

ہوں، تیری رحمت ہو اُن پر اور ان کی آل پر۔ تحقیق تو نے لوگوں کو

النَّاسَ اَنْ یَّدْخُلُوْا اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَقُلْتَ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

منع کیا ہے کہ تیرے حبیب کے اذن کے بغیر ان کے گھر میں داخل ہوں پس تو نے فرمایا

اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ

کہ اے ایمان لانے والو جب تک تمہیں اجازت نہ دی جائے میرے حبیب کے گھروں میں داخل نہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَعْتَقِدُ حُرْمَةَ صَاحِبِ هٰذَا الْمَشْهَدِ

ہوا کرو۔ اے خدایا میں اس مشہد شریف والے کی غیبت میں بھی ان کے احترام کا

الشَّرِیْفِ فِیْ غَیْبَتِهٖ كَمَاۤ اَعْتَقِدُهَا فِیْ حَضْرَتِهٖ

معتقد ہوں جیسے کہ ان کی موجودگی میں احترام کا معتقد ہوں اور

وَاَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَكَ وَخُلَفَائَكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

اور میں جانتا ہوں کہ تیرا رسول اور تیرے خلفاء زندہ ہیں تجھ سے

اَحْيَاءٌ عِنْدَكَ يُرْزَقُوْنَ يَرَوْنَ مَقَامِيْ وَيَسْمَعُوْنَ

رزق کھاتے ہیں میرے مقام کو دیکھتے ہیں اور میرے کلام

كَلَامِيْ وَيَرُدُّوْنَ سَلَامِيْ وَاَنَّكَ حَجَبْتَ عَنْ سَمْعِيْ

کو سنتے ہیں اور میرے سلام کا جواب دیتے ہیں، تو نے ہی میرے کانوں سے

كَلَامَهُمْ وَفَتَحْتَ بَابَ فَهْمِيْ بِلَذِيْذِ مُنَاجَاتِهِمْ

ان کے کلام کو مستور رکھا ہے اور ان کی لذیذ مناجات سے تو نے ہی میرے باب فہم کو کھولا

وَاِنِّيْ اَسْتَاْذِنُكَ اَوَّلًا وَاَسْتَاْذِنُ رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہے۔ اور میں اول تجھ سے اجازت چاہتا ہوں پھر تیرے رسول سے اجازت چاہتا

وَاٰلِهٖ ثَانِيًا وَاَسْتَاْذِنُ خَلِيْفَتَكَ الْاِمَامَ الْمَفْرُوْضَ عَلَيَّ

ہوں ان پر اور ان کی آل پر رحمت ہو۔ پھر تیرے خلیفہ امام سے اجازت چاہتا ہوں جن کی

طَاعَتُهٗ وَالْمَلٰٓئِكَةَ الْمُوَكَّلِيْنَ بِهٰذِهِ الْبُقْعَةِ الْمُبَارَكَةِ ثَالِثًا

طاعت مجھ پر واجب ہے۔ اور ملائکہ سے اذن چاہتا ہوں جو اس بقعہ مبارکہ پر موکل ہیں،

ءَاَدْخُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ ءَاَدْخُلُ يَا

اے رسول خدا کیا میں داخل ہو جاؤں اے حجت خدا کیا داخل ہو جاؤں اے خدا

مَلَائِكَةَ اللّٰهِ الْمُقَرَّبِيْنَ الْمُقِيْمِيْنَ فِيْ هٰذَا الْمَشْهَدِ
کے مقرب فرشتو جو اس مشہد میں مقیم ہو کیا مجھے داخل ہونے کی اجازت

ءَ اَدْخُلُ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ فَاْذَنْ لِيْ يَا مَوْلَايَ
ہے۔ اے فاطمہ دختر محمد کیا میں داخل ہو جاؤں۔ اے مولا مجھے بہترین دخول

فِي الدُّخُوْلِ اَفْضَلَ مَا اَذِنْتَ لِاَحَدٍ مِّنْ اَوْلِيَائِكَ فَاِنْ
کی اجازت دے جو تو نے اپنے کسی دوست کو دی ہے۔ اگرچہ میں اس کا

لَمْ اَكُنْ اَهْلًا لِذٰلِكَ فَاَنْتَ اَهْلٌ لِذٰلِكَ
اہل نہیں ہوں مگر تو تو اس کا اہل ہے۔

پھر داخل ہو کر یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ
خدا کے نام سے خدا کی ذات اور خدا کی راہ میں اور ملت رسول خدا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَ
پڑھتے ہوئے ابتدا کرتا ہوں۔ اے خدا مجھے بخش دے مجھ پر رحم فرما۔

تُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
اور میری توبہ قبول فرما کیونکہ تو توبہ قبول کرنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

پھر باب جبرئیل سے داخل ہو کر ۱۰۰ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا چاہیے اور دو رکعت نماز تحیت مسجد پڑھ کر آنحضرتؐ کی قبر کے قریب جا کر

زیارت پڑھی جائے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

اے رسول خدا آپ پر سلام ہو۔ اے نبی خدا آپ پر سلام ہو۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ

اے محمدؐ ابن عبد اللہ آپ پر سلام ہو۔ اے خاتم انبیا آپ پر سلام ہو

اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَقَمْتَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغام الٰہی کو لوگوں تک پہنچایا۔ آپ نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا

الزَّكٰوةَ وَاَمَرْتَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْمُنْكَرِ

کی۔ آپؐ نے اچھی چیزوں کا حکم دیا اور بری چیزوں سے روکا۔

وَعَبَدْتَ اللّٰهَ مُخْلِصًا حَتّٰى اَتٰيكَ الْيَقِيْنُ فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ

اور دم آخر تک آپنے اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کی۔ آپ اور آپ کی

عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ۔

پاک اہل بیت پر خدا کی رحمتیں اور درود و سلام ہو۔

اس کے بعد قبر کی دائیں طرف پہلے ستون کے قریب رو بقبلہ کھڑا ہونا چاہیے تاکہ بایاں کندھا آنحضرتؐ کی قبر کی طرف اور دایاں کندھا منبر کی طرف ہو یعنی آنحضرتؐ کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ پڑھنا چاہیے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ خدا کے بندہ اور اس کے رسول ہیں۔ نیز گواہی دیتا ہوں کہ
اللّٰهِ وَاَنَّكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ
آپ خدا کے رسول ہیں۔ اور آپ محمدؐ ابن عبداللہ ہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپنے
بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَجَاهَدْتَ
کما حقہٗ اپنے رب کے پیغامات کو پہنچایا۔ اور اپنی امت کی خیر خواہی کی نیز آپنے
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَعَبَدْتَ اللّٰهَ حَتّٰی اَتٰیكَ الْیَقِیْنُ بِالْحِكْمَةِ
راہِ خدا میں جہاد کیا اور آخر وقت تک اپنے خدا کی عبادت کی ہے۔ حکمت
وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَاَدَّیْتَ الَّذِیْ عَلَیْكَ مِنَ الْحَقِّ
اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اور آپ نے اپنا حق ادا کر دیا جو خدا کی طرف سے آپ پر
وَاَنَّكَ قَدْ رَؤُفْتَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ وَغَلُظْتَ عَلَی الْكَافِرِیْنَ
واجب تھا۔ تحقیق آپنے مومنین پر نرمی کی اور کفار پر سخت گیری کی ہے
فَبَلَّغَ اللّٰهُ بِكَ اَفْضَلَ شَرَفِ مَحَلِّ الْمُكَرَّمِیْنَ اَلْحَمْدُ
پس خدا نے آپ کو محل صاحبان کرم و شرف سے افضل مقام تک پہنچایا ہے۔ حمد و
لِلّٰهِ الَّذِی اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَالضَّلَالَةِ
ثنا ہے اس خدا کی جس نے آپکے واسطے ہمیں شرک و ضلالت سے نجات دی ہے

اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَصَلَوَاتِ مَلَائِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ

اے خدایا تو اپنی رحمتیں اور مقرب فرشتوں کی صلواتیں اور انبیاء

وَاَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَاَهْلِ

مرسلین کی صلواتیں اور اپنے صالحین بندوں کی صلواتیں اور اہل آسمان و

السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَمَنْ سَبَّحَ لَكَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ

زمین کی صلواتیں۔ اے عالمین کے پالنے والے

مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ

اور اولین و آخرین میں سے جو تیری تسبیح کرتے ہیں ان کی صلواتیں مقرر فرما اپنے بندے

وَنَبِيِّكَ وَاَمِيْنِكَ وَنَجِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَخَاصَّتِكَ

محمدؐ پر جو تیرے رسول ہیں نبی اور امین ہیں اور تیرے ہمراز اور حبیب ہیں اور تیرے اپنے

وَصَفْوَتِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الدَّرَجَةَ

سوئے مخلوق برگزیدہ اور تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں۔ اے خدایا جناب محمدؐ کو

الرَّفِيْعَةَ وَاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ مِنَ الْجَنَّةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

بلند درجات عطا فرما اور جنت کے لئے ان کو وسیلہ قرار دے اور مقام

مَحْمُوْدًا يَغْبِطُهُ بِهِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ

محمود پر پہنچا جس پر ان سے اولین و آخرین رشک کریں۔ اے خدایا تو نے

إِنَّكَ قُلْتَ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاؤُوكَ

فرمایا کہ جب انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا تو اگر تیرے

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا

پاس (اے رسولؐ) آکر انہوں نے خدا سے مغفرت چاہی ہوتی اور رسولؐ نے بھی ان کیلئے

اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا وَإِنِّي أَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِرًا تَائِبًا مِنْ

طلب مغفرت کی ہوتی تو وہ اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پاتے اے رسول خدا میں آیا ہوں

ذُنُوبِي وَإِنِّي أَتَوَجَّهُ بِكَ إِلَى اللّٰهِ رَبِّي وَرَبِّكَ لِيَغْفِرَ

آپکے پاس اپنے گناہوں کی بخشش کیلئے اور میں آپکے واسطے سے خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں

لِي ذُنُوبِي

جو میرا اور آپکا رب ہے تاکہ وہ میرے گناہوں سے درگزر کرے

جب آپ زیارت پڑھنے سے فارغ ہو جائیں تو قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر ہاتھ بلند کر کے اپنی حاجات خداوند کریم سے طلب کریں انشاء اللہ تمام حاجات پوری ہونگی معتبر روایت میں ہے کہ محمد بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کو دیکھا کہ حضرت رسول خدا کی قبر کے قریب آکر امام ؑ نے قبر پر رکھ کر فرمایا۔

أَسْأَلُ اللّٰهَ الَّذِي اجْتَبَاكَ وَاخْتَارَكَ وَهَدَاكَ وَ

میں خدا سے سوال کرتا ہوں جس نے آپکو چنا اور منتخب کیا اور جس نے آپکی رہنمائی کی اور

هَدٰى بِكَ اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ

تیرے سبب ہدایت کی کہ آپ پر رحمت بھیجے۔

اس کے بعد امام عو نے فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا

تحقیق خدا اور اس کے فرشتے حضرت نبی اکرمؐ پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

تم بھی آنحضرتؐ پر درود و سلام بھیجو۔

پھر دعا سے فارغ ہو کر آپ منبر کی طرف چلے جائیں اور ہاتھوں کو منبر سے مَس کریں بلکہ منبر کے نیچے والے حصّہ پر اپنے چہرے اور آنکھوں کو مَس کر لیں کیونکہ اس سے آنکھوں کو شفا ملتی ہے نیز منبر کے قریب خدا کی حمد و ثناء اور حاجات طلب کریں کیونکہ جناب سرورِ کائنات نے فرمایا ہے۔

مَا بَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

یعنی میری قبر اور منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔

اور جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر میرا منبر رکھا ہے۔

اس کے بعد آنحضرتؐ کے مقام و محراب کی طرف جا کر نماز بجا لائیں بلکہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں جہاں تک مسجد کی حدود تھیں وہاں جہاں کہیں جگہ

مل جائے نماز پڑھ لینی چاہیئے نیز مسجد نبویؐ میں نمازیں زیادہ سے زیادہ پڑھنی چاہئیں کیونکہ وہاں کی ایک نماز دس ہزار کے برابر ہے قضاء نمازوں کے بجالانے کا زرین موقع ہے اور دو رکعت نماز ہدیہ والدین بجالانے میں بھی خاص اہمیت ہے۔

جب ہی مسجد میں داخل ہوں یا باہر نکلیں تو آنحضرتؐ پر صلوات پڑھنی چاہیئے اور جناب فاطمہ زہراؑ کے گھر کے قریب کوئی نماز بجالانی چاہیئے پھر مقام جبرئیلؑ میں جاکر یہ کہو

أَسْئَلُكَ أَيْ جَوَادُ أَيْ كَرِيمُ أَيْ قَرِيبُ أَيْ بَعِيدُ أَنْ

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے سخی و کریم اے نزدیک والے بعید کر اپنی

تَرُدَّ عَلَيَّ نِعْمَتَكَ

نعمت کو مجھ پر لوٹا دے

زیارت حضرت فاطمۃ الزہرا علیہا السلام

يَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَكِ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَكِ

اے امتحان شدہ خاتون جس خدا نے تجھے خلق کیا اسی نے تیرا امتحان بھی لیا (ظاہری

فَوَجَدَكِ لِمَا امْتَحَنَكِ صَابِرَةً وَزَعَمْنَا اَنَّا لَكِ

خلقت سے قبل) پس جب خدا نے تیرا امتحان لیا اس نے تجھے صابرہ پایا اور ہم اپنے خیال

اَوْلِيَاءُ وَمُصَدِّقُونَ وَصَابِرُونَ لِكُلِّ مَا اَتَانَا بِهِ اَبُوكِ

سے آپکے موالی اور محب ہیں۔ اور جو کچھ احکام (خدا کی طرف سے) آپکے باپ محمدؐ اور انکے وصی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاَتَى بِهِ وَصِيُّهُ فَاِنَّا نَسْئَلُكِ

(علیؑ) لیکر آئے ہیں ہم انکی تصدیق کرتے ہیں اور انکو صبر کے ساتھ بجا لانے والے ہیں پس ہم سوال

اِنْ كُنَّا صَدَّقْنَاكِ اِلَّا اَلْحَقْتِنَا بِتَصْدِيقِنَا لَهُمَا

کرتے ہیں کہ اگر ہم گواہی میں راست گو ہیں تو ہمیں ان دونوں (محمدؐ و علیؑ)

لِنُبَشِّرَ اَنْفُسَنَا بِاَنَّا قَدْ طَهُرْنَا بِوِلَايَتِكِ

کی تصدیق سے ملا دیجئے تاکہ ہم اپنے نفوس کو بشارت دے سکیں کہ آپکی ولایت کے سبب سے ہم پاک و طاہر ہیں

اس زیارت کو پڑھنا نیز مستحب ہے۔

وَاَنَّ مَنْ سَرَّكِ فَقَدْ سَرَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
اور گواہی دیتا ہوں کہ جس نے آپ کو خوش کیا اس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَمَنْ جَفَاكِ فَقَدْ جَفَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی
علیہ وآلہٖ وسلم کو خوش کیا۔ اور جس نے آپ پر جفا کی گویا اس نے جناب رسول خدا پر جفا کی اور
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَمَنْ اٰذَاكِ فَقَدْ اٰذٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ
جس نے آپ کو اذیت دی گویا اس نے رسول خدا کو اذیت دی۔
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَمَنْ وَصَلَكِ فَقَدْ وَصَلَ رَسُوْلَ
اور جس نے آپ سے اتصال کیا گویا اس نے رسول خدا
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَمَنْ قَطَعَكِ فَقَدْ قَطَعَ
سے اتصال قائم کیا۔ اور جس نے آپ کا ساتھ چھوڑا
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ لِاَنَّكِ بَضْعَةٌ
بتحقیق اس نے جناب رسول خدا کا ساتھ چھوڑا۔ کیونکہ آپ پیغمبر
مِنْهُ وَرُوْحُهُ الَّذِیْ بَيْنَ جَنْبَيْهِ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ
اکرم کا ٹکڑا ہیں اور آپ آنحضرت کی جان ہیں۔ میں گواہ قرار دیتا ہوں
رُسُلَهٗ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ اَنِّیْ رَاضٍ عَمَّنْ رَضِيْتِ عَنْهُ
خدا اور تمام رسل اور فرشتوں کو کہ جس پر آپ راضی ہیں اس پر میں بھی راضی ہوں

سَاخِطٌ عَلٰى مَنْ سَخِطْتِ عَلَيْهِ مُتَبَرِّءٌ مِمَّنْ تَبَرَّئْتِ

جس پر آپ ناراض ہیں میں بھی اس پر ناراض ہوں جس سے آپ بیزار ہیں میں بھی

مِنْهُ مُوَالٍ لِمَنْ وَالَيْتِ مُعَادٍ لِمَنْ عَادَيْتِ

اس سے بیزار ہوں جس کو آپ دوست رکھتی ہیں میں بھی دوست رکھتا ہوں جو آپکا

مُبْغِضٌ لِمَنْ اَبْغَضْتِ مُحِبٌّ لِمَنْ اَحْبَبْتِ

دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے جسپر آپ غضبناک ہیں میں بھی غضبناک ہوں جسپر آپ خوش ہیں اسپر میں بھی

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا وَحَسِيْبًا وَجَازِيًا وَمُثِيْبًا

خوش ہوں۔ گواہی اور حساب اور جزا و ثواب کے لئے خدا ہی کافی ہے۔

اس کے بعد محمدؐ و آل محمدؐ پر درود و سلام پڑھا جائے۔

(۱) زیارت آئمہ بقیع علیہم السلام

یعنی جب آپ حضرت امام حسن علیہ السلام اور امام زین العابدین علیہ السلام اور امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہونا چاہیں تو جیسے کہ آداب زیارت میں گزر چکا ہے غسل کر کے باوضو پاکیزہ لباس پہن کر اور خوشبو وعطر لگا کر جنت البقیع کے دروازے پر کھڑا ہو کر یہ اذن دخول پڑھے۔

يَا مَوَالِيَّ يَا أَبْنَاءَ رَسُولِ اللهِ عَبْدُكُمْ وَابْنُ أَمَتِكُمُ

اے میرے سردار و اے جناب رسول خدا کے بیٹو آپ حضرات کا ذلیل غلام اور

الذَّلِيلُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَالْمُضْعَفُ فِي عُلُوِّ قَدْرِكُمْ

کنیز زادہ اور آپ کی بلند منزلت کی نسبت ایک ناتوان

وَالْمُعْتَرِفُ بِحَقِّكُمْ جَاءَكُمْ مُسْتَجِيرًا بِكُمْ قَاصِدًا

وضعیف اور آپ کے حق کا اقرار کرنے والا آپ کے ذریعے پناہ چاہتے ہوئے

إِلَى حَرَمِكُمْ مُتَقَرِّبًا إِلَى مَقَامِكُمْ مُتَوَسِّلًا إِلَى

اور آپکے حرم مبارک کا قصد کئے ہوئے آپکے مقام کا قرب چاہتے ہوئے درگاہ الٰہی میں

اللهِ تَعَالَى بِكُمْ

آپ ہی کا واسطہ بنائے ہوئے آپ کے ہاں حاضر ہوا ہے

ءَ أَدْخُلُ يَا مَوَالِيَّ ءَ أَدْخُلُ يَا أَوْلِيَاءَ اللهِ ءَ أَدْخُلُ

اے میرے سردار و اے اولیاء خدا کیا میں داخل ہو جاؤں اے اس حرم کے گرد

يَا مَلَائِكَةَ اللهِ الْمُحْدِقِينَ بِهَذَا الْحَرَمِ الْمُقِيمِينَ

چکر لگانے والے اور اس زیارت گاہ کے مقیم فرشتو کیا مجھے اجازت

بِهَذَا الْمَشْهَدِ

ہے کہ میں داخل ہو جاؤں

اس کے بعد نہایت ہی خشوع و خضوع کے ساتھ داخل ہو جائیں اور جیسے کہ جنت البقیع میں داخل ہوتے ہی چند قدم پر دائیں طرف دیوار کے ساتھ تین قبریں ہیں دو قبریں تو جناب رسولؐ خدا کی پھوپھی صفیہ اور پھوپھی عاتکہ کی ہیں اور ایک قبر جناب فاطمہ امّ البنین حضرت عباس علمدارؑ کی مادر گرامی کی ہے ان تینوں کی زیارت پڑھی جائے تو بہتر ہے۔

جناب صفیہ اور عاتکہ کی زیارت یوں پڑھی جائے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا

اے رسول خداؐ نبی اللہ اور حبیب خدا کی دونوں پھوپھیاں

يَا عَمَّتَيْ نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتَيْ حَبِيْبِ اللّٰهِ

آپ پر میرا سلام ہو۔ اے جناب مصطفیٰ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا عَمَّتَيِ الْمُصْطَفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكُمَا وَجَعَلَ

کی دونوں پھوپھیاں آپ پر میرا سلام خدا تم پر راضی ہو۔ اور تمہارا مقام

الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمَا وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

جنت میں قرار دے تم پر خدا کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں

پھر جناب فاطمہ امّ البنین کی زیارت پڑھی جائے اور زیارت کے الفاظ یوں ہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا زَوْجَةَ وَلِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا
اے زوجۂ ولی خدا اے زوجۂ امیرالمومنینؑ اے ام البنین
زَوْجَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْبَنِيْنِ
آپ پر میرا سلام ہو
اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ الْعَبَّاسِ ابْنِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ
اے مادر عباسؑ ابن امیرالمومنینؑ آپ پر میرا
ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ
سلام ہو ۔ خدا آپ پہ راضی ہو اور آپ کا ٹھکانہ
مَنْزِلَكِ وَمَأْوَاكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
جنت قرار دے تم پر خدا کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں

اس زیارت کے بعد بتوسل ام البنین جناب باری تعالیٰ سے حاجات طلب کی جائیں ادھر سے فارغ ہو کر قبور آئمہ علیہم السلام کی طرف کئی قدم چل کر حرم مقدس میں دایاں پاؤں اندر رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
خدا بہت ہی بزرگ ہے اور خدا کی بہت حمد کرتا ہوں اور
بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الْمَاجِدِ
صبح وشام تسبیح کرتا ہوں ۔ خدائے یکتا بے نیاز بزرگوار یگانہ صاحب

الْاَمَدِ الْمُتَفَضِّلِ الْمَنَّانِ الْمُتَطَوِّلِ الْحَنَّانِ الَّذِیْ مَنَّ
تفضل، بخشش، احسان کرنے والے کے لیے حمد وثنا ہے وہ خدا جس
بِطَوْلِهٖ وَسَهَّلَ زِيَارَةَ سَادَاتِیْ بِاِحْسَانِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْنِیْ
نے اپنی خاص بخشش سے احسان کیا اور میرے سرداروں کی زیارت
عَنْ زِيَارَتِهِمْ مَمْنُوْعًا بَلْ تَطَوَّلَ وَ مَنَحَ
مجھ پر سہل فرمائی اور انکی زیارت سے مجھے محروم نہیں کیا بلکہ لطف و کرم فرماکر زیارت کا شرف بخشا

اس کے بعد بلندی کی طرف سے قبور کے نزدیک پشت بقبلہ کر کے (یہ زیارت) پڑھنی چاہیے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَئِمَّةَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ التَّقْوٰى
اے امامان ہدایت اے اہل تقویٰ (و زہد) اے اہل دنیا کے لیے خدا کی
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْحُجَجُ عَلٰى اَهْلِ الدُّنْيَا اَلسَّلَامُ
خاص حجت آپ پر میرا سلام ہو۔ اے مخلوقات
عَلَيْكُمْ اَيُّهَا الْقُوَّامُ فِی الْبَرِيَّةِ بِالْقِسْطِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ
خدا میں سب سے عادل ترین اے اہل صفا آپ پر میرا
اَهْلَ الصَّفْوَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اٰلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ
سلام ہو۔ اے خاندان رسالت اے اہل نجویٰ (صاحبان

عَلَيْكُمْ اَهْلَ النَّجْوٰى اَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ بَلَّغْتُمْ

راز) آپ پر میرا سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے احکام

وَ نَصَحْتُمْ وَ صَبَرْتُمْ فِىْ ذَاتِ اللّٰهِ وَكُذِّبْتُمْ

شریعت کی تبلیغ کی لوگوں کو نصیحت کی اور راہ خدا میں صبر کیا۔ لوگوں نے

وَ اُسِيْئَ اِلَيْكُمْ فَغَفَرْتُمْ وَاَشْهَدُ

آپکی تکذیب اور آپسے بدرفتاری کی مگر آپ لوگوں نے درگذر کیا۔ اور میں گواہی دیتا

اَنَّكُمُ الْاَئِمَّةُ الرَّاشِدُوْنَ الْمُهْتَدُوْنَ وَ

ہوں کہ آپ رہبران راست، اور امامان ہدایت ہیں تحقیق آپ کی اطاعت

اَنَّ طَاعَتَكُمْ مَفْرُوْضَةٌ وَ اَنَّ قَوْلَكُمُ الصِّدْقُ وَ

فرض کی گئی ہے۔ بتحقیق آپ کا فرمان سچا ہے اور آپنے

اَنَّكُمْ دَعَوْتُمْ فَلَمْ تُجَابُوْا وَ اَمَرْتُمْ فَلَمْ

دعوت حق دی مگر لوگوں نے قبول نہ کی۔ آپ نے فرمان جاری

تُطَاعُوْا وَ اَنَّكُمْ دَعَائِمُ الدِّيْنِ وَ اَرْكَانُ الْاَرْضِ لَمْ

کئے مگر اطاعت نہ ہوئی بتحقیق آپ دین کے ستون اور زمین کے ارکان ہیں۔

تَزَالُوْا بِعَيْنِ اللّٰهِ يَنْسَخُكُمْ مِنْ اَصْلَابِ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَيَنْقُلُكُمْ

آپ ہمیشہ زیر نظر خدا رہے وہ آپ کو پاک پشتوں میں پھیرتا اور آپ کو

مِنَ الْاَرْحَامِ الْمُطَهَّرَاتِ لَمْ تُدَنِّسْكُمُ الْجَاهِلِيَّةُ

پاک ارحام میں منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ جاہلیت کے عمیق دور نے بھی آپکو

الْجَهْلَاءُ وَلَمْ تَشْرَكْ فِيكُمْ فِتَنُ الْاَهْوَاءِ طِبْتُمْ

میلا اور داغدار نہ کیا۔ اور خواہشات کے فتن نے آپ میں شرکت نہ کی۔ آپ

وَطَابَ مَنْبِتُكُمْ مَنَّ بِكُمْ عَلَيْنَا دَيَّانُ الدِّيْنِ فَجَعَلَكُمْ

اور آپ کی بنیاد پاک ہے۔ آپ کے ذریعے قیامت کے دن صاحب جزا

فِي بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ

(خدا) نے ہم پر احسان فرمایا پس خدا نے آپ کو ایسے

وَجَعَلَ صَلَوٰتَنَا عَلَيْكُمْ رَحْمَةً لَنَا وَكَفَّارَةً

بیوت میں رکھا کہ جن کو بلند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ ان بیوت میں ذکر خدا کیا جائے۔ اور آپ پر

لِذُنُوْبِنَا اِذِ اخْتَارَكُمُ اللّٰهُ لَنَا وَطَيَّبَ خَلْقَنَا

ہمارے درود و سلام بھیجنے کو خدا نے ہمارے لئے باعث رحمت بنایا اور ہمارے گناہوں کا کفارہ قرار

بِمَا مَنَّ عَلَيْنَا مِنْ وِلَايَتِكُمْ وَكُنَّا عِنْدَهٗ

دیا۔ خدا نے آپکو ہمارے لیے منتخب کیا اور آپکی ولایت کے سبب ہمیں پاکیزہ خلق فرمایا اور اسکی

مُسَمِّيْنَ بِعِلْمِكُمْ مُعْتَرِفِيْنَ بِتَصْدِيْقِنَا اِيَّاكُمْ

بارگاہ میں آپکے نام لیتے ہیں اور آپ کی تصدیق کے معترف ہیں۔

وَهٰذَا مَقَامُ مَنْ اَسْرَفَ وَاَخْطَاَ وَاسْتَكَانَ وَاَقَرَّ

یہ اس شخص کا مقام ہے جس نے اسراف کیا ہو خطا کی ہو اور عاجزی کی ہو اور اپنی جنایت

بِمَا جَنٰى وَرَجٰى بِمَقَامِهِ الْخَلَاصَ وَاَنْ يَسْتَنْقِذَهُ

(ظلم) کا مقر ہو۔ بسبب اس مقام خلاصی کا امیدوار ہوں اور اس کو

بِكُمْ مُسْتَنْقِذُ الْهَلْكٰى مِنَ الرَّدٰى فَكُوْنُوْا لِيْ

آپکے واسطے سے نجات دے وہ خدا جو ہلاک ہونے والوں کو تباہی سے نجات دیتا ہے چونکہ

شُفَعَاۤءَ فَقَدْ وَفَدْتُ اِلَيْكُمْ اِذْ رَغِبَ عَنْكُمْ اَهْلُ

میں آپکی طرف رجوع کیا لہذا میری شفاعت کریں جبکہ اہل دنیا نے آپ سے منہ

الدُّنْيَا وَاتَّخَذُوْا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا

موڑ لیا ہے۔ اور انہوں نے آیاتِ خدا کو تمسخر سے لیا اور ان سے تکبر کیا۔

اس زیارت کے بعد یہ دعا پڑھی جائے۔

يَا مَنْ هُوَ قَائِمٌ لَا يَسْهُوْ وَدَائِمٌ لَا يَلْهُوْ وَمُحِيْطٌ

اے وہ ذات جو باخبر ہے اور جس میں سہو نہیں ہے جو ہمیشہ ہے اور جس میں سہو نہیں ہے

بِكُلِّ شَيْءٍ لَكَ الْمَنُّ بِمَا وَفَّقْتَنِيْ وَعَرَّفْتَنِيْ

اور ہر شے پر حاوی ہے۔ جن عقائد کی تو نے مجھے معرفت فرمائی اور ان پر گامزن ہونے کی

بِمَا اَقَمْتَنِيْ عَلَيْهِ اِذْ صَدَّ عَنْهُ عِبَادُكَ وَجَهِلُوْا

توفیق عطا فرمائی یہ تیرا احسان ہے جبکہ ان عقائد سے تیرے عام بندوں نے پیٹھ پھیر لی۔

جَهِلُوا مَعْرِفَتَهُ وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّهِ وَمَالُوا إِلَى سِوَاهُ فَكَانَتْ

اُن کی معرفت سے نادان رہے اور حق کو خفیف سمجھا اور اس کے غیر کی طرف مائل

الْمِنَّةُ مِنْكَ عَلَيَّ مَعَ أَقْوَامٍ خَصَصْتَهُمْ بِالنِّعْمَةِ

ہوئے جیسا تو نے مجھ پر اور ان لوگوں پر بھی احسان فرمایا ہے جنہیں تو نے اس نعمت سے

بِهِ فَلَكَ الْحَمْدُ إِذْ كُنْتُ عِنْدَكَ فِي مَقَامِي هَذَا

خصوص فرمایا ہے جس نے مجھے عطا فرمایا ہے پس تیری حمد کرتا ہوں جبکہ میرا مقام تیرے پاس

مَذْكُوراً مَكْتُوباً فَلَا تَحْرِمْنِي مَا رَجَوْتُ وَلَا تُخَيِّبْنِي

مذکور و مکتوب ہے میں جس شے کا امیدوار ہوں اس سے مجھے محروم نہ فرما۔

فِيمَا دَعَوْتُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّاهِرِينَ

مجھے محمد و آل پاک کا واسطہ جو کچھ چاہتا ہوں اس سے ناامید نہ فرما۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

جناب محمد اور ان کی اہلبیت پر خدا کی رحمت ہو

زیارت وداع آئمہ علیہم السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةَ الْهُدَىٰ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اے آئمہ ہدایت آپ پر سلام ہو خدا کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں

أَسْتَوْدِعُكُمُ اللهَ وَأَقْرَءُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ آمَنَّا بِاللهِ

میں وداع کرتا ہوں اور آپ کو خدا کے سپرد کرتے ہوئے سلام عرض کرتا ہوں ہم خدا

وَبِالرَّسُوْلِ وَبِمَا جِئْتُمْ وَ دَلَلْتُمْ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ

و رسول اور جو کچھ احکام آپ لے کر آئے اور ہدایت فرمائی ان سب پر ایمان

فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ

رکھتے ہیں اے خدا ہمیں گواہوں میں قرار دے

(۲) زیارت اَمِینُ اللّٰہِ

کتب معتبرہ میں اسی زیارت کو متن و سند کے لحاظ سے نہایت ہی معتبر شمار کیا گیا ہے اور ہر امام علیہ السّلام کو اس زیارت سے مخاطب کیا جا سکتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْنَ اللهِ فِيْ أَرْضِهِ وَحُجَّتَهُ عَلٰى

اے امین خدا اے تمام بندوں پر حجت خدا آپ پر سلام ہو اے تمام

عِبَادِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَشْهَدُ أَنَّكَ

مومنین کے مولا آپ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں

نوٹ :- اگر امیر المومنین کے علاوہ کسی دوسرے امام کی زیارت پڑھ رہے ہوں تو یہاں پر اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَايَ کہے۔

جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَعَمِلْتَ بِكِتَابِهٖ

کہ آپ نے راہ خدا میں حق جہاد کیا اور اس کی کتاب پر پورا پورا عمل کیا

وَاتَّبَعْتَ سُنَنَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ حَتّٰى

آپ نے سنت پیغمبر خدا کی پیروی کی حتیٰ کہ خدا آپ کو اپنی طرف بلالیا

دَعَاكَ اللّٰهُ اِلٰى جِوَارِهٖ فَقَبَضَكَ اِلَيْهِ بِاخْتِيَارِهٖ

اور اس نے اپنے اختیار سے آپ کی جان کو قبض کیا

وَاَلْزَمَ اَعْدَائَكَ الْحُجَّةَ مَعَ مَالَكَ مِنَ

اے مولا جس طرح خدا نے تمام مخلوق پر آپ کے لیے بیّن دلائل معین کئے اسی

الْحُجَجِ الْبَالِغَةِ عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ

طرح آپ کے دشمنوں پر بھی آپ کیلئے حجت لازم قرار دی ہے خدایا تو اپنی قدر و

نَفْسِيْ مُطْمَئِنَّةً بِقَدَرِكَ رَاضِيَةً بِقَضَائِكَ مُوْلَعَةً

و قضا پر میرے نفس کو مطمئن کردے اور راضی فرما اور اپنے ذکر و دعا میں حریص

بِذِكْرِكَ وَدُعَائِكَ مُحِبَّةً لِصَفْوَةِ

قرار دے اپنے خالص دوستوں کا اے محب اور اپنی

اَوْلِيَائِكَ مَحْبُوْبَةً فِيْ اَرْضِكَ وَسَمَائِكَ

زمین و آسمان میں محبوب بنا دے اپنی آزمائش میں

صَابِرَةً عَلٰى نُزُوْلِ بَلَائِكَ شَاكِرَةً لِفَوَاضِلِ نَعْمَائِكَ

مجھے صابر قرار دے اپنی وافر نعمتوں پر شاکر اور اپنی وسیع

ذَاكِرَةً لِسَوَابِغِ اٰلَائِكَ مُشْتَاقَةً اِلٰى فَرْحَةِ لِقَائِكَ

مہربانیوں کا ذاکر اور اپنی فرحت اور ملاقات کا مجھے مشتاق بنا دے

مُتَزَوِّدَةً التَّقْوٰى لِيَوْمِ جَزَائِكَ مُسْتَنَّةً بِسُنَنِ

قیامت کے لئے میرا زادِ راہ تقویٰ ہو اور اپنے خاص بندوں کے راستے پر مجھے

اَوْلِيَائِكَ مُفَارِقَةً لِاَخْلَاقِ اَعْدَائِكَ مَشْغُوْلَةً عَنِ

گامزن فرما اپنے دشمنوں کے (بد) اخلاق سے جُدا اور دنیا سے میرے نفس

الدُّنْيَا بِحَمْدِكَ وَثَنَائِكَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ قُلُوْبَ الْمُخْبِتِيْنَ

کو دُور کر دے (بس) تیری ہی حمد وثنا ہے اے خدا اصحابِ تواضع کے دل تیری

اِلَيْكَ وَالِهَةٌ وَسُبُلَ الرَّاغِبِيْنَ اِلَيْكَ شَارِعَةٌ وَاَعْلَامَ

طرف مائل اور تیری طرف رغبت کرنے والوں کے لئے راستے وسیع ہیں تیری

الْقَاصِدِيْنَ اِلَيْكَ وَاضِحَةٌ وَاَفْئِدَةَ الْعَارِفِيْنَ مِنْكَ

طرف قصد کرنے والوں کے لئے نشان واضح ہیں اور عارفین کے دل تجھ سے

فَازِعَةٌ وَاَصْوَاتَ الدَّاعِيْنَ اِلَيْكَ صَاعِدَةٌ وَاَبْوَابَ

خوفزدہ ہیں تیری درگاہ میں دعا کرنے والوں کی آوازیں بلند ہیں اور ان کیلئے

الإِجَابَةِ لَهُنَّ مُفَتَّحَةٌ وَدَعْوَةَ مَنْ نَاجَاكَ مُسْتَجَابَةٌ

اجابت کے دروازے کھلے ہیں ۔ ہر پکارنے والے کی دعا مستجاب

وَالتَّوْبَةَ مَنْ أَنَابَ إِلَيْكَ مَقْبُولَةٌ وَعَبْرَةَ مَنْ بَكَىٰ مِنْ

اور تیری طرف رجوع کرنے والے کی توبہ قبول ہے ۔ تجھ سے خوف زدہ ہو کر

خَوْفِكَ مَرْحُومَةٌ وَالإِغَاثَةَ لِمَنِ اسْتَغَاثَ بِكَ

آنسو بہانا رحمت ہے اور تجھ سے مدد چاہنے والے کے لئے تیری مدد

مَوْجُودَةٌ وَالإِعَانَةَ لِمَنِ اسْتَعَانَ بِكَ مَبْذُولَةٌ وَ

موجود ہے تجھ سے ہر نصرت چاہنے والے کے لئے نصرت ہے اور

عِدَاتِكَ لِعِبَادِكَ مُنْجَزَةٌ وَزَلَلَ مَنِ اسْتَقَالَكَ

تیرے وعدے بندوں کے لئے سچے ہیں جس نے لغزش کے بعد تجھ سے

مُقَالَةٌ وَأَعْمَالَ الْعَامِلِينَ لَدَيْكَ مَحْفُوظَةٌ وَأَرْزَاقَكَ

گذشت چاہی تو نے درگزر کیا اور عاملین کے اعمال تیرے پاس محفوظ ہیں تمام

إِلَى الْخَلَائِقِ مِنْ لَدُنْكَ نَازِلَةٌ وَعَوَائِدَ الْمَزِيدِ

مخلوقات کا رزق تجھ ہی سے نازل ہوتا ہے اور ہر مرتبہ زیادتی

إِلَيْهِمْ وَاصِلَةٌ وَذُنُوبَ الْمُسْتَغْفِرِينَ مَغْفُورَةٌ وَ

کے ساتھ ملتی ہے توبہ کرنے والوں کے گناہ معاف ہیں اور

حَوَائِجُ خَلْقِكَ عِنْدَكَ مَقْضِيَّةٌ وَجَوَائِزُ السَّائِلِينَ

خلق کی حاجتیں تیرے ہی ہاں روا ہوتی ہیں سائلین کو تیری طرف سے

عِنْدَكَ مُوَفَّرَةٌ وَعَوَائِدُ الْمَزِيدِ مُتَوَاتِرَةٌ وَمَوَائِدُ

انعام وافر ملتے ہیں اور ہمیشہ زیادہ ہوتے رہتے ہیں بھوکوں کے

الْمُسْتَطْعِمِينَ مُعَدَّةٌ وَمَنَاهِلُ الظِّمَاءِ لَدَيْكَ مُتْرَعَةٌ

لئے تیرا دسترخوان اور آمادہ ہے اور پیاسوں کے لئے تیرا حوض لبریز ہے

اَللّٰهُمَّ فَاسْتَجِبْ دُعَائِي وَاقْبَلْ ثَنَائِي وَاجْمَعْ بَيْنِي

اے خدا میری دعا مستجاب اور حمد و ثنا قبول فرما خدایا بحق

وَبَيْنَ اَوْلِيَائِي بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَ

محمدؐ و علیؑ اور حسنینؑ مجھے اپنے دوستوں کے

الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اِنَّكَ وَلِيُّ نَعْمَائِي وَمُنْتَهٰى مُنَايَ

ساتھ ایک ہی جگہ پر جمع کردے کیونکہ تو ہی میری نعمتوں کا وارث اور نہایت

وَغَايَةُ رَجَائِي فِي مُنْقَلَبِي وَمَثْوَايَ اَنْتَ اِلٰهِي وَ

آرزو اور میری امید کی غایت مقام انقلاب اور آخری ٹھکانے میں فقط تو ہی ہے تو ہی

سَيِّدِي وَمَوْلَايَ اِغْفِرْ لِاَوْلِيَائِنَا وَكُفَّ عَنَّا اَعْدَائَنَا

میرا معبود سید اور میرا مولا ہے ہمارے دوستوں کو بخش دے اور ہمارے دشمن

وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ وَاكْفِنَا اَذَاهُمْ وَاَظْهِرْ كَلِمَةَ الْحَقِّ وَاجْعَلْهَا

کو ہم سے دفع کردے ہم کو ان کی اذیت سے محفوظ رکھ کلمہ حق کو ظاہر اور اس

الْعُلْيَا وَ اَدْحِضْ كَلِمَةَ الْبَاطِلِ وَاجْعَلْهَا السُّفْلٰى اِنَّكَ

کا بول بالا کردے کلمہ باطل کو زیر پا اور پست تر کردے تحقیق

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تو ہی ہر چیز پر قادر ہے

(۳) فقط زیارت امام حسن علیہ السلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

اے پروردگار دوجہان کے فرستادہ نبی کے فرزند اے امیر المومنینؑ کے بیٹے

يَا ابْنَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ

آپ پر میرا سلام ہو اے فاطمہ زہراؑ کے بیٹے اے خدا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صِفْوَةَ

کے حبیب آپ پر میرا سلام ہو اے برگزیدہ خدا اے امین

اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ

خدا اے حجت خدا آپ پر میرا سلام ہو

اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا صِرَاطَ

اے نورِ خدا ۔ اے راہ

اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَیَانَ حُکْمِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

وسبیلِ خدا ۔ اے حکم خدا کو بیان کرنے والے آپ پر سلام ہو

یَا نَاصِرَ دِیْنِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا السَّیِّدُ الزَّکِیُّ

اے ناصرِ دین خدا ۔ اے پاک سردار اے خوش کردار

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الْبَرُّ الْوَفِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الْقَائِمُ

اے وفا شعار آپ پر میرا سلام ہو ۔ اے قائم اور

الْاَمِیْنُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الْعَالِمُ بِالتَّاْوِیْلِ اَلسَّلَامُ

امین اے تاویل قرآن کے عالم آپ پر میرا سلام ہو تم

عَلَیْکَ اَیُّہَا الْہَادِی الْمَہْدِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا

ہدایت یافتہ ہادی ۔ اے پاک و پاکیزہ آپ پر

الطَّاہِرُ الزَّکِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا التَّقِیُّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

میرا سلام ہو اے پرہیزگار و پاک دامن ۔ اے حق محقق

اَیُّہَا الْحَقُّ الْحَقِیْقُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّہَا الشَّہِیْدُ الصِّدِّیْقُ

آپ پر میرا سلام ہو ۔ میرا سلام ہو اے شہید و صدیق

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

اے ابو محمد (امام) حسن بن علی آپ پر خدا کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں

(۴) زیارت

اس زیارت میں حضرت امام زین العابدینؑ اور امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ کو خطاب کیا گیا ہے اس کو بھی وہیں کھڑے ہو کر پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا خُزَّانَ عِلْمِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا تَرَاجِمَةَ

اے علم خدا کے خزینہ اے ترجمان وحی خدا

وَحْيِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَئِمَّةَ الْهُدٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

اے ہدایت کے پیشواؤ آپ پر میرا سلام ہو میرا سلام

يَا اَعْلَامَ التُّقٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَوْلَادَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

اے صاحبان تقویٰ اے فرزندان (جناب) رسول خدا

اَنَا عَارِفٌ بِحَقِّكُمْ مُسْتَبْصِرٌ بِشَاْنِكُمْ مُعَادٍ لِاَعْدَائِكُمْ

میں آپ کے حق میں اور بلند مقام کو پہچانتا ہوں میرے ماں باپ

مُوَالٍ لِاَوْلِیَائِکُمْ بِاَبِیْ اَنْتُمْ وَاُمِّیْ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ

آپ پر قربان ہوں میں آپ کے دشمنوں اور آپکے دوستوں کا دوست ہوں آپ پر خدا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَالٰی اٰخِرَھُمْ کَمَا تَوَالَیْتُ

کی رحمتیں ہوں اے خدا یا جیسے میں ان کے اوّل امام کا دوست ہوں ایسے ان میں

اَوَّلَھُمْ وَ اَبْرَءُ مِنْ کُلِّ وَلِیْجَۃٍ دُوْنَھُمْ وَ

سے آخری امام کا بھی دوست ہوں میں ان کے دشمنوں کی دوستی سے بیزار

اَکْفُرُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰی

ہوں اور جبت و طاغوت ولات و عزیٰ کا منکر ہوں

صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ یَا مَوَالِیَّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اے میرے سرداران آپ پر خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْعَابِدِیْنَ وَسُلَالَۃَ الْوَصِیِّیْنَ

اے عبادت کرنے والوں کے سردار (امام سجادؑ) اولاد نبی اے امام باقرؑ اے شگافتہ

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بَاقِرَ عِلْمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ

علم انبیاء آپ پر میرا سلام ہو اے امام صادقؑ اپنے ہر قول و فعل

یَا صَادِقًا مُصَدَّقًا فِی الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ

میں تصدیق کئے ہوئے آپ پر میرا سلام ہو

زیارت سے فارغ ہو کر وہیں کھڑے ہو کر خدا سے حاجات طلب کی جائیں چونکہ ہر امام کی زیارت کے بعد دو رکعت نماز پڑھنی مستحب ہے اور بقیع میں تو نماز پڑھنے دیتے نہیں۔ لہٰذا مسجد نبویؐ میں جا کر ہر ایک امام بقیع کی نماز زیارت بجالائیں اور ہر نماز کا ثواب ہر ایک امام کو ہدیہ کریں۔

زیارت جناب فاطمہ بنت اسد

والدۂ امیر المومنین علیہ السلام

یہ زیارت بھی قبور آئمہ علیہم السلام کے نزدیک کھڑے ہو کر پڑھی جائے :-

اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ

نبی خدا رسول خدا اور سردار مرسلین (جناب)

عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ

محمد پر سلام ہو اولین و آخرین کے سردار

الْاَوَّلِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْآخِرِیْنَ
(جناب) محمد پر سلام ہو جس ذات کو
اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنْ بَعَثَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
خدا نے دو جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اس پر سلام ہو۔ آپ پر سلام
اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَةَ
اے پیغمبر خدا اور خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں اے ہاشمیہ
بِنْتِ اَسَدٍ الْهَاشِمِیَّةِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الصِّدِّیْقَةُ
فاطمہ بنت اسد اے صدیقہ پسندیدہ آپ
الْمَرْضِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ اَیَّتُهَا التَّقِیَّةُ النَّقِیَّةُ اَلسَّلَامُ
پر سلام ہو اے صاحب تقویٰ و پاک اے کریمہ
عَلَیْكِ اَیَّتُهَا الْکَرِیْمَةُ الرَّضِیَّةُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا کَافِلَةَ
و رضیہ آپ پر میرا سلام ہو اے خاتم النبیین
مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا وَالِدَةَ سَیِّدِ الْوَصِیِّیْنَ
(جناب) محمد کی کفالت کرنے والی اے سید اوصیاء کی مادر محترمہ آپ پر سلام ہو
اَلسَّلَامُ عَلَیْكِ یَا مَنْ ظَهَرَتْ شَفَقَتُهَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
اے خاتم الانبیاء (جناب) رسول خدا پر شفقت کرنے والی

خَاتَمِ النَّبِيِّينَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مَنْ تَرْبِيَتُهَا لِوَلِيِّ اللّٰهِ

خالہ آپ پر سلام ہو اے ولی خدا و امین اللہ کی پرورش

الْأَمِينِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلَى رُوحِكِ وَبَدَنِكِ الطَّاهِرِ

کرنے والی آپ کے روح اور پاک بدن پر میرا سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ وَعَلَى وَلَدِكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

آپ پر اور آپ کے فرزند پر سلام ہو آپ پر خدا کی رحمت و برکتیں ہوں

أَشْهَدُ أَنَّكِ أَحْسَنْتِ الْكَفَالَةَ وَأَدَّيْتِ الْأَمَانَةَ وَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے بہترین کفالت کی ہے اور امانت کو ادا کیا اور

اجْتَهَدْتِ فِي مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَبَالَغْتِ فِي حِفْظِ رَسُولِ

خوشنودی خدا میں آپ نے خوب کوشش کی جناب رسول خدا کی آپ نے انتہائی

اللّٰهِ عَارِفَةً بِحَقِّهِ مُؤْمِنَةً بِصِدْقِهِ مُعْتَرِفَةً بِنُبُوَّتِهِ

حفاظت کی آپ حضور کے حق کو پہچانتی اور ان کی سچائی پر ایمان رکھتی تھیں آپ

مُسْتَبْصِرَةً بِنِعْمَتِهِ كَافِلَةً بِتَرْبِيَتِهِ مُشْفِقَةً

ان کی نبوت کا اعتراف کیا ان کی نعمت سے بصیرت تھیں ان کی تربیت آپ کی کفیل رہی ہے

عَلَى نَفْسِهِ وَاقِفَةً عَلَى خِدْمَتِهِ مُخْتَارَةً رِضَاهُ

آنحضرت پر مہربان تھیں ان کی خدمت پر مستعد رہیں اور ان کی رضا کو اختیار کیا آپ نے

أَشْهَدُ أَنَّكِ مَضَيْتِ عَلَى الْإِيمَانِ وَالتَّمَسُّكِ بِأَشْرَفِ

ہمیشہ رضا کو مقدم رکھا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ مومنہ تھیں اور بہترین دین کے ساتھ

الْأَدْيَانِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً طَاهِرَةً زَكِيَّةً تَقِيَّةً

تمسک کیا اور حالانکہ آپ پاک و پاکیزہ و طاہرہ اور صاحب تقویٰ

نَقِيَّةً فَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْكِ وَأَرْضَاكِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ

متقی خدا آپ سے راضی ہو اور آپ کو خوش رکھے جنت ہی آپ کا

مَنْزِلَكِ وَمَأْوَيكِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ

ٹھکانا قرار دے اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت بھیج

مُحَمَّدٍ وَانْفَعْنِي بِزِيَارَتِهَا وَثَبِّتْنِي عَلَى مَحَبَّتِهَا وَلَا

(خدایا) ان کی زیارت میرے لئے نفع بخش ہو اور مجھے ان کی محبت پر ثابت

تَحْرِمْنِي شَفَاعَتَهَا وَشَفَاعَةَ الْأَئِمَّةِ مِنْ ذُرِّيَّتِهَا وَارْزُقْنِي

قدم رکھ مجھے ان کی اور ان کی اولاد معصومین کی شفاعت سے محروم نہ فرما

مُرَافَقَتَهَا وَاحْشُرْنِي مَعَهَا وَمَعَ أَوْلَادِهَا الطَّاهِرِينَ

خدایا مجھے ان کا دوست بنا دے اور مجھے ان کے ساتھ اور ان کی اولاد طاہرین کے ساتھ

اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعَهْدِ مِنِّي بِزِيَارَتِي إِيَّاهَا وَارْزُقْنِي

محشور فرما خدایا یہ میری آخری زیارت قرار نہ دے بلکہ جب تک زندہ ہوں

الْعَوْدَ اِلَيْهَا اَبَداً مَا اَبْقَيْتَنِيْ وَ اِذَا تَوَفَّيْتَنِيْ فَاحْشُرْنِيْ

ان کی زیارت سے ہمیشہ موفق فرماتے رہنا اور جب میں مر جاؤں تو اس خاتون

فِيْ زُمْرَتِهَا وَ اَدْخِلْنِيْ فِيْ شَفَاعَتِهَا بِرَحْمَتِكَ يَا

کے زمرہ میں مجھے محشور فرمانا مجھے ان کی شفاعت میں داخل کر اپنی رحمت کے

اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّهَا عِنْدَكَ وَ مَنْزِلَتِهَا

ذریعہ سے زیادہ رحم کرنے والے خدایا اس خاتون کی منزلت و عظمت کا واسطہ

لَدَيْكَ اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

مجھے اور میرے والدین بلکہ جمیع مومنین و مومنات کو بخش دے

الْمُؤْمِنَاتِ وَ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

الٰہی ہم پر دنیا و آخرت میں احسان فرما اور اپنی

وَ قِنَا بِرَحْمَتِكَ عَذَابَ النَّارِ

رحمت سے ہمیں عذاب جہنم سے بچا

ایک قول کی بناء پر احتمال ہے کہ جناب فاطمہ زہرا کی قبر بھی وہیں ہے لہذا سابقہ زیارت یہاں بھی پڑھ لی جائے۔

زیارت حضرت عبّاس ابن عبد المطلب

قبور آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ہی اس بزرگوار کی قبر ہے موصوف کی قبر کی طرف متوجہ ہو کر یہ زیارت پڑھی جائے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا عَبَّاسُ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

اے ہمارے سردار عباسؑ اے عمّ رسول خُدا اے

عَلَیْكَ یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰهِ

عمّ پیغمبر خدا آپ پر سلام ہو اے عمّ حبیب خُدا

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی

اے عمّ مصطفیٰ آپ پر سلام ہو

ان زیارات سے فارغ ہو کر چند قدم چل کر تین قبریں زینب و کلثوم و رقیہ کی ہیں جناب خدیجہ الکبریٰ کی وجہ سے ان تینوں بچیوں کی آنحضرت نے تربیت فرمائی اُن پر فاتحہ پڑھ کر تھوڑے فاصلے پر جناب عقیل اور جناب عبداللہ بن طیار کی زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدَنَا یَا عَقِیْلَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ

اے ہمارے آقا عقیل بن ابی طالب اے رسولؐ خدا کے

يَابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ عَمِّ نَبِيِّ اللهِ

چچا زاد بھائی آپ پر سلام ہو اے پیغمبر خدا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ عَمِّ حَبِيْبِ اللهِ اَلسَّلَامُ

اور حبیب خدا کے چچا زاد بھائی آپ پر میرا سلام ہو اے

عَلَيْكَ يَابْنَ عَمِّ الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَخَا عَلِيِّ

جناب محمد مصطفیٰ کے چچازاد اے جناب علی مرتضیٰ کے بھائی آپ پر

الْمُرْتَضٰى اَلسَّلَامُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ فِي

سلام ہو اے عبداللہ بن جعفر طیار آپ پر سلام ہو اور

الْجِنَانِ وَعَلٰى مَنْ حَوْلَكُمَا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ

اصحاب رسول خدا میں سے جو آپ کے گرد و نواحی میں مدفون ہیں اُن پر بھی سلام

رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْكُمْ وَاَرْضَاكُمْ اَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ

ہو خداوند کریم آپ لوگوں پر راضی رہے اور تمہیں نہایت ہی خوش رکھے اور

الْجَنَّةَ مَنْزِلَكُمْ وَمَسْكَنَكُمْ وَمَحَلَّكُمْ وَمَاْوٰيكُمْ اَلسَّلَامُ

جنت تمہارا مسکن و محل قرار دے آپ پر سلام

عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ۔

اور خدا کی رحمتیں نازل ہوں ۔

قبر عقیل کے قریب بعض ازواج نبی اکرمؐ کی قبور ہیں وہاں بھی نیک ازواج کے لئے فاتحہ پڑھا جائے۔

زیارت جناب ابراہیم بن رسول اللہؐ

جناب ابراہیم کی قبر کے قریب کھڑے ہو کر یہ زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

(جناب) رسول خدا پیغمبر خدا اور حبیب خدا

عَلٰى حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى صَفِيِّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى نَجِيِّ

پر سلام ہو صفی خدا اور ہمراز خدا پر سلام ہو۔

اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ

جناب سردار انبیاء خاتم رسولان

وَخَاتَمِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخِيَرَةِ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ فِيْ اَرْضِهٖ

زمین و آسمان کی مخلوق میں سے برگزیدۂ خدا محمد بن

وَسَمَآئِهٖ اَلسَّلَامُ عَلٰى جَمِيْعِ اَنْبِيَآئِهٖ وَرُسُلِهٖ اَلسَّلَامُ

عبداللہ پر سلام ہو (خدا) کے تمام انبیاء و رسولان اور

عَلَى الشُّهَدَآءِ السُّعَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا

سعادت مندان نیک شہیدان پر سلام ہو ہم اور خدا

وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا الرُّوْحُ

کے نیک بندوں پر سلام ہو اے روحِ پاک تجھ پر

الزَّاكِيَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الشَّرِيْفَةُ

سلام ہو اے نفسِ شریف اے ذریت

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا السُّلَالَةُ الطَّاهِرَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

طاہرہ تجھ پر سلام ہو اے نفسِ پاکیزہ

اَيَّتُهَا النَّسَمَةُ الزَّاكِيَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ خَيْرِ الْوَرٰى

اے خیر الوریٰ (برگزیدہ عالم) کے فرزند آپ پر سلام ہو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ النَّبِيِّ الْمُجْتَبٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ

اے برگزیدہ پیغمبر اور کافۃ الناس پر مبعوث نبیؐ،

الْمَبْعُوْثِ اِلٰى كَافَّةِ الْوَرٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ الْبَشِيْرِ

کے فرزند آپ پر میرا سلام ہو اے بشیر و نذیر

النَّذِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَابْنَ السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

کے فرزند اے چراغ تاباں کے فرزند آپ پر میرا سلام ہو اے

يَا ابْنَ الْمُؤَيَّدِ بِالْقُرْآنِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الْمُرْسَلِ اِلَى الْاِنْسِ وَالْجَانِّ

فرزند آنحضرتؐ جن کی قرآن کے ذریعہ تائید کی گئی ہے فرزند فرستادۂ برائے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ صَاحِبِ الرَّايَةِ وَالْعَلَامَةِ اَلسَّلَامُ

تمام انس وجن پر سلام ہو اے فرزند صاحب پرچم ونشان اے فرزند شفیع روز

عَلَيْكَ يَا ابْنَ الشَّفِيعِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ

جزا آپ پر سلام ہو اے فرزند (آنحضرتؐ) جن کو خدا نے کرامت

مَنْ حَبَاهُ اللّٰهُ بِالْكَرَامَةِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

کے ساتھ مخصوص کیا آپ پر میرا سلام اور خدا کی رحمت

وَبَرَكَاتُهُ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدِ اخْتَارَ اللّٰهُ لَكَ دَارَ اِنْعَامِهِ

و برکات نازل ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا نے آپ کے لئے دار نعمت

قَبْلَ اَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكَ اَحْكَامَهُ اَوْ يُكَلِّفَكَ حَلَالَهُ

کو منتخب فرمایا قبل اس کے کہ آپ پر احکام کو واجب کرے اور آپ کو اسکے

وَحَرَامَهُ فَنَقَلَكَ اِلَيْهِ طَيِّبًا زَاكِيًا مَرْضِيًّا طَاهِرًا

حلال وحرام کا مکلف فرمائے پس خدا نے آپ کو پاک پاکیزہ اور ہر نجاست

مِنْ كُلِّ نَجَسٍ مُقَدَّسًا مِنْ كُلِّ دَنَسٍ وَبَوَّأَكَ

و آلودگی سے طاہر رکھ کر اس گھر جنت کی طرف منتقل کیا اور آپ

جَنَّةَ الْمَأْوٰی وَرَفَعَكَ اِلَی الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی وَصَلّٰی
کو جنت ماویٰ میں جگہ عطا فرمائی اور آپ کے درجات بلند فرمائے آپ پر
اللّٰہُ عَلَیْكَ صَلٰوۃً تَقَرُّ بِهَا عَیْنُ رَسُوْلِهٖ وَتُبَلِّغُهٗ
خدا کی رحمت ہو ایسی رحمت جس سے آنحضرت کی آنکھ ٹھنڈی ہو
اَكْبَرَ مَأْمُوْلِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَ
اور اپنی بزرگ ترین آرزو کو پالیں اے خدایا اپنی بہترین و
اَزْكَاهَا وَاَنْمٰی بَرَكَاتِكَ وَاَوْفَاهَا عَلٰی رَسُوْلِكَ
پاکیزہ رحمتیں اور نہایت ہی وافر و اکمل برکتیں اپنے رسول و
وَنَبِیِّكَ وَخِیَرَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ
پیغمبر مخلوق میں سے چنے ہوئے خاتم الانبیاء محمد کے لئے
وَعَلٰی مَنْ نَسَلَ مِنْ اَوْلَادِهِ الطَّیِّبِیْنَ وَعَلٰی مَنْ
اور ان کی نسل میں سے پاک اولاد اور ان کی نائب
خَلَّفَ مِنْ عِتْرَتِهِ الطَّاهِرِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ
پاک عترت کے لئے قرار دے اے زیادہ رحم
الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَفِیِّكَ وَ
کرنے والے اے خدایا میں تجھ سے صفی محمد اور ان کے

إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ نَبِيِّكَ أَنْ تَجْعَلَ سَعْيِي بِهِمْ مَشْكُوراً

فرزند ابراہیم کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ میری سعی کو قبول فرما

وَذَنْبِي بِهِمْ مَغْفُوراً وَحَيَاتِي بِهِمْ سَعِيدَةً وَعَاقِبَتِي

میرے گناہ کو بخش دے میری زندگانی کو نیک فرما انجام

بِهِمْ حَمِيدَةً وَحَوَائِجِي بِهِمْ مَقْضِيَّةً وَأَفْعَالِي بِهِمْ

بالخیر اور میری حاجات کو پورا کر دے میرے افعال کو

مَرْضِيَّةً وَأُمُورِي بِهِمْ مَسْعُودَةً وَشُئُونِي بِهِمْ

ان کے ذریعے سے پسندیدہ اور تمام امور کو سعادت سے بہرہ ور اور میرے احوال کو

مَحْمُودَةً اللّٰهُمَّ وَأَحْسِنْ لِيَ التَّوْفِيقَ وَنَفِّسْ عَنِّي

لائق تعریف بنا دے خدایا مجھے عمدہ توفیق عطا فرما اور تمام غم و تنگی

كُلَّ هَمٍّ وَضِيقٍ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنِي عِقَابَكَ وَامْنَحْنِي

کو مجھ سے دور فرما دے خدایا مجھے اپنے عقاب سے نجات دے

ثَوَابَكَ وَأَسْكِنِّي جِنَانَكَ وَارْزُقْنِي رِضْوَانَكَ وَأَمَانَكَ

اور مجھے ثواب عطا فرما کر جنت میں اپنی خوشنودی و امان کے ساتھ ساکن فرما

وَأَشْرِكْ لِي فِي صَالِحِ دُعَائِي وَالِدَيَّ وَوُلْدِي وَجَمِيعَ

(نیز) میری اچھی دعاؤں میں میرے والدین و فرزندان (بلکہ) تمام

اَلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ
زندہ و مُردہ مومنین و مومنات کو شریک فرما
اِنَّکَ وَلِیُّ الْبَاقِیَاتِ الصَّالِحَاتِ آمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ
کیونکہ تو ہی باقیات صالحات کا سرپرست ہے آمین اے دو جہان کے پالنے والے

زیارت کے اختتام پر اپنی حاجات طلب کریں خدا بر لائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر جناب حلیمہ سعدیہ کی قبر کی زیارت کے لئے روانہ ہو جائیں وسط راہ میں زخمی شدگانِ جنگِ احد کی قبور کے قریب کھڑے ہو کر یہ سلام پڑھا جائے۔

زیارت زخمی شہدائے احد

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءُ یَا سُعَدَاءُ یَا نُجَبَاءُ یَا نُقَبَاءُ
اے شہیدان (راہ خدا) اے سعادت مندان اے اصحاب نجیب و نقیب
یَا اَھْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَاءِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُجَاھِدُوْنَ
اے اہل صدق و وفا آپ پر سلام ہو اے راہ خدا میں جہاد کرنے والے
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ
جیسے جہاد کا حق تھا اے صابرین و ساکنین جنت آپ پر

عُقْبَى الدَّارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا شُهَدَاءُ كَافَّةً عَامَّةً وَ

سلام ہو اے جمیع شہیدان (راہ خدا) آپ پر سلام و

رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ

خدا کی رحمت و برکتیں نازل ہوں

اس کے بعد جناب حلیمہ سعدیہ مادر رضاعی پیغمبر اکرمؐ کی قبر کے قریب کھڑے ہو کر زیارت پڑھیں۔

زیارت جناب حلیمہ مادر رضاعی پیغمبر اکرمؐ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ صَفِيِّ

اے مادر (رضاعی) جناب رسول خدا اے مادر صفی اللہ اے

اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ حَبِيْبِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا اُمَّ

مادر حبیب خدا آپ پر میرا سلام ہو اے (جناب محمد)

الْمُصْطَفٰى اَلسَّلَامُ عَلَيْكِ يَا مُرْضِعَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ

مصطفیٰ کی ماں اے (جناب) رسولؐ خدا کو دودھ پلانے والی اے

عَلَيْكِ يَا حَلِيْمَةُ السَّعْدِيَّةُ فَرَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكِ وَ

حلیمہ سعدیہ آپ پر سلام ہو خدا آپ پر راضی و خوشنود ہو

اَرْضَاكِ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكِ وَمَأْوَاكِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
آپ کا مقام جنت قرار دے آپ پر خدا کی رحمت

وَبَرَكَاتُهٗ
اور برکتیں ہوں

نیز عموم مومنین جو کہ بقیع میں دفن ہیں اُن کے لئے یہ زیارت بھی پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ لَا اِلٰهَ
لا الہ الا اللہ کہنے والوں کی طرف سے اہل لا الہ الا اللہ پر
اِلَّا اللّٰهُ يَا اَهْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
سلام ہو اس کلمۂ پاک پر اعتقاد رکھنے والو اس پاک کلمے کا واسطہ
كَيْفَ وَجَدْتُمْ قَوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَا لَا اِلٰهَ
ذرا ہمیں بتلا دو کہ آپ نے اس عقیدے کو قبر میں کیسے پایا اے
اِلَّا اللّٰهُ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِغْفِرْ لِمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا
معبود حقیقی اس پاک کلمہ کے ذریعہ ہر ایک اس پاک کلمہ کو کہنے والے
اللّٰهُ وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
کو بخش دے اور لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ و علیؑ ولی اللہ

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ ٥

کہنے والے کے زمرے میں ہمیں بھی داخل کر دے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص قبرستان میں جا کر مذکورہ کلمات پڑھے خداوند کریم بچاس سال کی عبادت کا ثواب اس کو عطا فرماتا ہے اور پچاس سال کے گناہ اس کے اور اس کے والدین کے محو فرماتا ہے۔

زیارت جناب اسماعیل فرزند امام جعفر صادق علیہ السلام

اے حجاج کرام جب آپ بقیع کی زیارت سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائیں تو نخاولہ کی طرف جاتے ہوئے سڑک کے قریب ہی جناب اسماعیل کی قبر ہے جا کر یہ زیارت پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلٰی جَدِّکَ الْمُصْطَفٰی اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْکَ الْمُرْتَضٰی

آپ کے جد (محمدؐ) مصطفیٰ اور آپ کے باپ (علیؑ) مرتضیٰ اور سردار

الرِّضَا اَلسَّلَامُ عَلَی السَّیِّدَیْنِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَیْنِ اَلسَّلَامُ

(امام حسنؑ و امام حسینؑ) پر سلام ہو سلام ہو جناب

عَلٰی خَدِیْجَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اُمِّ سَیِّدَۃِ نِسَآءِ الْعَالَمِیْنَ

خدیجہ پر جو کہ تمام مومنین اور فاطمہ زہرہ کی ماں ہیں

اَلسَّلَامُ عَلٰی فَاطِمَۃَ اُمِّ الْاَئِمَّۃِ الطَّاهِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلٰی

جناب آئمہ طاہرین کی ماں فاطمہ زہرا پر سلام ہو آخرت میں

النُّفُوْسِ الْفَاخِرَۃِ بُحُوْرِ الْعُلُوْمِ الزَّاخِرَۃِ شُفَعَائِیْ فِی

میری شفاعت کرنے والے نفوس فاخرہ اور موجزن بحر علوم

الْاٰخِرَۃِ وَ اَوْلِیَائِیْ عِنْدَ عَوْدِ الرُّوْحِ اِلَی الْعِظَامِ النَّخِرَۃِ

پر سلام ہو اس وقت بھی وہ میرے اولیا رہیں جبکہ بوسیدہ ہڈیوں کی

اَئِمَّۃِ الْخَلْقِ وَ وُلَاۃِ الْحَقِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا الشَّخْصُ

طرف روح کی برگشت ہوگی وہ امامان خلق اور والیان حق ہیں اے شخص شریف

الشَّرِیْفُ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَوْلَانَا جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِنِ

(جناب) اسمعیل فرزند مولانا حضرت جعفر صادق و طاہر

الصَّادِقِ الطَّاهِرِ الْکَرِیْمِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کریم آپ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے خدا کے

وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ مُصْطَفَاهُ وَ اَنَّ عَلِیًّا وَلِیُّهٗ وَ

کوئی معبود نہیں تحقیق کہ محمد مصطفی اس کے بندے ہیں اور علی اس کے چنے

مُجْتَبَاهُ وَ اَنَّ الْاِمَامَۃَ فِیْ وُلْدِهٖ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ نَعْلَمُ

ہوئے ولی ہیں قیامت تک امامت کا سلسلہ انہی کی اولاد میں جاری

ذٰلِكَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ وَنَحْنُ لِذَالِكَ مُعْتَقِدُوْنَ وَفِيْ نَصْرِهِمْ مُجْتَهِدُوْنَ

رہے گا اسی پر ہمارا اعتقاد ہے اور ہم ان کی نصرت میں کوشاں ہیں

زیارت حضرت عبداللہؑ والد محترم

حضرت پیغمبر اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

اس بزرگوار کی قبر مسجد نبوی کے باب السلام کے مقابل والے بازار کے آخری کوچہ میں واقع ہے وہاں پہنچ کر یہ زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْنَ اللّٰهِ

اے ولی خدا اے امین خدا (نور خدا)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُسْتَوْدَعَ

اے نور رسولؐ کے محافظ آپ پر

نُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ

سلام ہو اے خاتم انبیاء کے پدر بزرگوار

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنِ انْتَهٰى اِلَيْهِ الْوَدِيْعَةُ وَالْاَمَانَةُ

اے مضبوط امانت (نور محمدیؐ) کے آخری امین آپ پر

الْمَنِيْعَةُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ اَوْدَعَ اللّٰهُ فِيْ صُلْبِهٖ

سلام ہو اے وہ جس کی پشت مبارک میں اللہ تعالیٰ

الطَّيِّبِ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ نُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الصَّادِقِ الْاَمِيْنِ

نے نور صادق و امین رسول خدا کو امانت رکھا آپ پر سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَالِدَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَشْهَدُ

آپ پر سلام اے پدر سردار انبیاء و رسولاں میں گواہی دیتا ہوں

اَنَّكَ قَدْ حَفِظْتَ الْوَصِيَّةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ عَنْ

کہ آپ نے وصیت کی حفاظت کی اور دو جہان کے مالک کی (جناب)

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْ رَسُوْلِهٖ وَكُنْتَ فِيْ دِيْنِكَ عَلٰى

رسول خدا کے بارے میں امانت کو ادا کیا آپ یقین کے ساتھ اپنے دین

يَقِيْنٍ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ اتَّبَعْتَ دِيْنَ اللّٰهِ عَلٰى مِنْهَاجِ جَدِّكَ

پر قائم تھے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے جد ابراہیم خلیل اللہ کے

اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ فِيْ حَيٰوتِكَ وَبَعْدَ وَفَاتِكَ

طریقے پر دین کی اتباع کی حیات و ممات میں آپ نے

عَلٰى مَرْضَاتِ اللّٰهِ فِيْ رَسُوْلِهٖ وَاَقْرَرْتَ وَصَدَّقْتَ

خوشنودی خدا کو حاصل کیا جناب رسول خدا کی نبوت اور

بِنُبُوَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَوِلَايَةِ اَمِيْرِ

ولایت امیرالمومنین اور باقی آئمہ علیہم السلام کی

الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِيْنَ مِنْهُمْ
امامت کا آپ نے اقرار کیا آپ کی موت و حیات میں
السَّلَامُ فَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ حَيًّا وَّمَيِّتًا وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
آپ پر خدا کی رحمت ہو اور برکتیں نازل ہوں

زیارت حضرت حمزہ صلوات اللہ علیہ

اے زائرین محترمین اس شہید راہ خدا کی زیارت کو فراموش نہ کرنا کیونکہ جناب مرحوم علامہ شیخ عباس قمی نے فخر المحققین سے نقل کیا ہے کہ حضرت حمزہ اور باقی شہیدان احد کی زیارت مستحب ہے۔ بلکہ جناب رسول خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص میری زیارت کرے اور میرے چچا حمزہ کی زیارت سے مشرف نہ ہو گویا اس نے مجھ پر جفا کی بعض کتب میں ہے جناب فاطمہؑ آنحضرت کی وفات کے بعد ہفتہ میں سوموار اور خمیس کے دن زیارت حمزہ کیلئے تشریف لے جاتی تھیں اور نماز و دعا میں مشغول رہتی تھیں تا وقت دنیا اس سلسلہ کو جاری رکھا محمود بن لبید کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت حمزہ کی زیارت کو گیا دیکھا تو جناب سیدہ دردناک گریہ میں مشغول ہیں میں رک گیا لیکن معصومہ کے گریہ سے میرا جگر پھٹ رہا تھا جب گریہ

ختم ہوا تو میں نے آگے بڑھ کر کہا اے مادرِ حسنینؑ خدا کی قسم آپکے گریے نے
میری رگِ دل کو توڑ دیا ہے فرمایا کیا میں یہاں بھی آنسو بہانے کا
حق نہیں رکھتی جبکہ مجھے مدینے میں گریہ سے روکا گیا ہے۔ لہٰذا آپ
ہر حالت میں کوہ احد کے پاس جاکر یہ زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ
اے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کے چچے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ الشُّهَدَآءِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَسَدَ
اے افضل شہیدان آپ پر سلام ہو اے شیر خدا

اللّٰهِ وَ اَسَدَ رَسُوْلِهٖ اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ جَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ
اے شیر رسول خدا آپ پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ تحقیق

عَزَّ وَجَلَّ وَجُدْتَ بِنَفْسِكَ وَ نَصَحْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ
آپ نے راہ خدا میں جہاد کیا اور اپنے نفس کو قربان کر دیا میرے

كُنْتَ فِيْمَا عِنْدَ اللّٰهِ وَكُنْتَ فِيْمَا عِنْدَ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ
ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ نے رسول خدا کے ساتھ

رَاغِبًا بِاَبِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ اَتَيْتُكَ مُتَقَرِّبًا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ
خلوص رکھا اور احکام الٰہی کی تعمیل کی آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ رسولِ خدا سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ بِذٰلِكَ رَاغِبًا اِلَيْكَ فِي الشَّفَاعَةِ

تقرب حاصل ہو ان پر اور انکی آل پر رحمت خدا ہو آپ کی زیارت سے شفاعت کا

اَبْتَغِيْ بِزِيَارَتِكَ خَلَاصَ نَفْسِيْ مُتَعَوِّذًا بِكَ مِنْ نَارٍ

طالب ہوں نیز آپکی زیارت کے سبب سے خلاصی نفس چاہتا ہوں نفس پر ظلم کرنیکی

اسْتَحَقَّهَا مِثْلِيْ بِمَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ هَارِبًا مِنْ

وجہ سے مجھ جیسا جہنم کا مستحق ہے لیکن آپکے سبب آتش جہنم سے پناہ مانگتا ہوں پشت

ذُنُوْبِيَ الَّتِي احْتَطَبْتُهَا عَلٰى ظَهْرِيْ فَزِعًا اِلَيْكَ

پر جو گناہوں کا بوجھ میں نے ڈالا ہے ان سے آپ ہی کے ذریعے سے فرار کرتا ہوں رحمت

رَجَاءَ رَحْمَةِ رَبِّيْ اَتَيْتُكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيْدَةٍ

خدا کی امید لے کر آپ کے ہاں پناہ گیر ہوں (کہیں) دور سے آپ کے ہاں حاضر ہوا

طَالِبًا فَكَاكَ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ وَ اَوْقَرَتْ

ہوں درحالانکہ جہنم سے اپنی گردن رہا کرانے کا طالب ہوں کیونکہ گناہوں نے میری

ظَهْرِيْ ذُنُوْبِيْ وَ اَتَيْتُ مَا اَسْخَطَ رَبِّيْ وَلَمْ اَجِدْ

پشت کو سنگین بنا دیا ہے معصیت خدا میں بھرپور ہو کر حاضر ہوا ہوں لیکن آپ

اَحَدًا اَفْزَعُ اِلَيْهِ خَيْرًا لِّيْ مِنْكُمْ اَهْلَ بَيْتِ

لوگوں کے سوا اور کوئی بہتر نہیں ہے کہ جس کی طرف پناہ

الرَّحْمَةِ فَكُنْ لِيْ شَفِيْعًا يَوْمَ فَقْرِيْ وَحَاجَتِيْ فَقَدْ

سُناؤں میں غم و گرفتاری کے ساتھ سفر کر کے آیا ہوں لہٰذا آپ میرے

سِرْتُ اِلَيْكَ مَحْزُوْنًا وَ اَتَيْتُكَ مَكْرُوْبًا وَسَكَبْتُ

فقر و فاقہ کے دن (قیامت کو) میری شفاعت فرما دیں تنہا آپ کی

عَبْرَتِيْ عِنْدَكَ بَاكِيًا وَصِرْتُ اِلَيْكَ مُفْرَدًا وَاَنْتَ

خدمت میں حاضر ہوں درحالانکہ میرے آنسو بہہ رہے ہیں آپ ان بزرگوں میں

مِمَّنْ اَمَرَنِيَ اللّٰهُ بِصِلَتِهٖ وَحَثَّنِيْ عَلٰى بِرِّهٖ

میں سے ہیں کہ جن کے ساتھ متصل ہونے اور نیکی کرنے کی خدا نے مجھے تشویق

وَ دَلَّنِيْ عَلٰى فَضْلِهٖ وَهَدَانِيْ لِحُبِّهٖ وَ رَغَّبَنِيْ

فرمائی ہے ۔ آپ کے فضل کی خدا نے رہنمائی فرمائی اور مجھے دوستی رکھنے کی

فِي الْوِفَادَةِ اِلَيْهِ وَ اَلْهَمَنِيْ طَلَبَ الْحَوَائِجِ

ہدایت کی اور آپ کے ہاں آنے کی ترغیب دلائی اور آپ کے ہاں کھڑے ہو کر خدا سے

عِنْدَهٗ اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْتٍ لَّا يَشْقٰى مَنْ تَوَلَّاكُمْ

حاجات طلب کرنے کا اشارہ فرمایا اے خاندان نبوت آپ کا دوست بدبخت نہ ہوگا

وَلَا يَخِيْبُ مَنْ اَتَاكُمْ ۔ وَلَا يَخْسَرُ مَنْ يَهْوَاكُمْ

اور ہر آنے والا ناامید نہ لوٹے گا آپ کی طرف جھکنے والا نقصان میں

وَلَا يَسْعَدُ مَنْ عَادَاكُمْ
نہیں ہے اور آپ کا دشمن سعادتمند نہیں ہے

زیارت قبور دیگر شہیدانِ اُحد
(رِضْوَانُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ)

حضرت حمزہ کی قبر سے چند قدم آگے دیوار کے ساتھ ان حضرات کی قبور ہیں وہاں یہ زیارت پڑھیں۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ
(جناب) رسولِ خدا پیغمبر خدا (جناب)

عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ بَیْتِہِ
محمد بن عبداللہ اور ان کی پاک اہل بیت پر

الطَّاهِرِیْنَ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَیُّهَا الشُّهَدَاءُ الْمُؤْمِنُوْنَ
سلام ہو اے شہیدانِ باایمان اے خاندان

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ بَيْتِ الْاِيْمَانِ وَالتَّوْحِيْدِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا

ایمان اور توحید پرست آپ پر سلام ہو اے خدا

اَنْصَارَ رَسُوْلِهٖ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ السَّلَامُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا

اور اس کے رسولؐ کی نصرت کرنے والو آپ پر سلام ہو بسبب

صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ اَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ اخْتَارَكُمْ

صبر آپ کو کیا خوب جنت صلہ ملا میں گواہی دیتا ہوں

لِدِيْنِهٖ وَاصْطَفَاكُمْ لِرَسُوْلِهٖ وَاَشْهَدُ اَنَّكُمْ قَدْ

کہ خدا نے آپ کو اپنے دین کے لئے منتخب فرمایا اور اپنے

جَاهَدْتُمْ فِى اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَذَبَبْتُمْ عَنْ

رسول کے لئے تمہیں چنا نیز گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے جہاد کیا اور دین و رسولؐ خدا

دِيْنِ اللّٰهِ وَعَنْ نَبِيِّهٖ وَجُدْتُمْ بِاَنْفُسِكُمْ دُوْنَهٗ

سے دفاع کیا اور ان کے سامنے آپ نے جان بازی سے کام لیا

وَاَشْهَدُ اَنَّكُمْ قُتِلْتُمْ عَلٰى مِنْهَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ طریقۂ رسولؐ پر شہید ہوئے خدا آپ کو اپنے

فَجَزَاكُمُ اللّٰهُ عَنْ نَبِيِّهٖ وَعَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ

پیغمبر اور اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے بہترین

اَفْضَلَ الْجَزَآءِ وَعَرَّفَنَا وُجُوْهَكُمْ فِیْ مَحَلِّ رِضْوَانِهٖ

جزا عطا فرمائے ہم کو خدا مقام رضوان اور موضع اکرام میں آپ کے

وَمَوْضِعِ اِکْرَامِهٖ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَ

رخہائے مبارک سے شناسا فرمائے جہاں آپ انبیاء و صدیقین و

وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا

شہداء و صالحین کی معیت میں ہیں اور وہ بڑے اچھے رفیق ہیں

اَشْهَدُ اَنَّكُمْ حِزْبُ اللّٰهِ وَاَنَّ مَنْ حَارَبَكُمْ فَقَدْ

میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدائی گروہ ہیں جس نے بھی آپ سے جنگ کی

حَارَبَ اللّٰهَ وَاَنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ الْفَآئِزِیْنَ

گویا اس نے خدا سے جنگ کی و نیز گواہ ہوں کہ آپ کامیاب اور مقرب خدا ہیں

الَّذِیْنَ هُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ فَعَلٰی

آپ زندہ ہیں اور پروردگار عالم سے رزق پاتے ہیں تمہارے

مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ

قاتلین پر خدا و فرشتگان اور تمام لوگوں کی لعنت ہو

اَجْمَعِیْنَ اَتَیْتُكُمْ یَا اَهْلَ التَّوْحِیْدِ زَآئِرًا

اے اہل توحید آپ کے حق کو پہچان کر زیارت

وَجِئْتُكُمْ عَارِفًا وَ بِزِيَارَتِكُمْ اِلَى اللّٰهِ مُتَقَرِّبًا

کرنے آیا ہوں بایں حال کہ آپ کی زیارت سے تقرب خدا چاہتا ہوں

وَبِمَا سَبَقَ مِنْ شَرِيفِ الْاَعْمَالِ وَ مَرْضِيِّ الْاَفْعَالِ

اور آپکے شریف اعمال پسندیدہ افعال کا مجھے علم ہے

عَالِمًا فَعَلَيْكُمْ سَلَامُ اللّٰهِ وَ رَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ

پس آپ پر خدا کا سلام و رحمت اور برکتیں نازل ہوں

وَعَلٰى مَنْ قَتَلَكُمْ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ وَسَخَطُهُ

اور تمہارے قاتلین پر خدا کی لعنت و غضب اور سختی نازل ہوتی

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِزِيَارَتِهِمْ وَثَبِّتْنِي عَلٰى قَصْدِهِمْ

رہے خدایا ان کی زیارت میرے لئے نفع مند ہو ان کے قصد پر

وَتَوَفَّنِي عَلٰى مَا تَوَفَّيْتَهُمْ عَلَيْهِ وَاجْمَعْ بَيْنِي

مجھے بھی ثابت قدم رکھ جس حق پر وہ مرے ہیں مجھے بھی اسی پر موت دے

وَبَيْنَهُمْ فِي مُسْتَقَرِّ دَارِ رَحْمَتِكَ اَشْهَدُ اَنَّكُمْ

خدایا اپنی قرارگاہ رحمت میں مجھے ان کے ساتھ جمع فرمامیں گواہی دیتاہوں

لَنَا فَرَطٌ وَ نَحْنُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ

آپ ہمارے پیش پیش ہیں اور ہم بھی پیچھے پیچھے آرہے ہیں

اس کے بعد سورۃ اِنّآ اَنزَلنٰاہُ کی تلاوت کریں۔

مساجد در مدینہ منورہ

(۱) مسجد قبا کہ جس کی بنا پہلے ہی دن سے تقویٰ پر ہوئی ہے روایت میں ہے کہ جو شخص اس مسجد میں دو رکعت نماز بجالائے اس کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا اور مادر ابراہیم بن رسولِ خُدا کے کمرہ میں بھی نماز بجا لائیں کیونکہ یہاں آنحضرتؐ نماز پڑھا کرتے تھے۔

(۲) مسجد فضیخ جو کہ مسجد قبا کے نزدیک ہے اس کو مسجد ردِّ شمس بھی کہتے ہیں اس میں بھی نماز بجالائیں۔

(۳) مسجد فتح جس کو مسجد احزاب بھی کہتے ہیں۔

(۴) مسجد سلمان فارسیؓ

(۵) مسجد امیرالمؤمنینؑ

(۶) مسجد زہراؑ

(۷) بیت الشرف امام زین العابدینؑ اور بیت الشرف امام جعفر صادقؑ ان سب میں نماز کے بعد اپنی حاجت طلب کریں۔

(۸) مسجد قبلتین اس میں بھی دو رکعت نماز بجا لائیں اور دُعا مانگیں۔ نیز مساجد جو کہ شہر مدینہ میں واقع ہیں مثل مسجد غمامہ مسجد حضرت علیؑ اور مسجد حضرت زہراؑ ان میں بھی نماز پڑھیں۔

زیارت وداع جناب رسولؐ خدا

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَسْتَوْدِعُكَ اللهَ وَ

میرا سلام ہو رسول خدا آپکو خدا کے سپرد کرتا ہوں آپ کی

اَسْتَرْعِيْكَ وَاَقْرَءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ اٰمَنْتُ بِاللهِ

رعایت کا طالب ہوں اور آپ کو سلام عرض کرتا ہوں میں خدا اور جو

وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ وَدَلَلْتَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ

کچھ آپ ساتھ لائے ہیں اور جس چیز کی راہنمائی فرمائی ان سب پر

اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنِّيْ لِزِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ فَاِنْ تَوَفَّيْتَنِيْ

ایمان رکھتا ہوں اے خدایا یہ میری آخری زیارت قرار نہ دینا اگر تو نے مجھے دوبارہ

قَبْلَ ذٰلِكَ فَاِنِّيْ اَشْهَدُ فِيْ مَمَاتِيْ عَلٰى مَا شَهِدْتُ

آنے سے قبل موت دے دی تو جس شے کی میں نے زندگی میں شہادت

عَلَيْهِ فِيْ حَيَاتِيْ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَ اَنَّ

وفات کے بعد بھی اسی کا شاہد ہوں یعنی تیرے سوا کوئی

مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ

معبود نہیں اور (جناب) محمدؐ تیرے بندے اور رسول ہیں آنحضرتؐ پر اور

عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ

ان کی آل پر خدا کی رحمت ہو

زیارت شہداء بدر

(رضوانُ اللہِ عَلَیہِم)

مکے اور مدینے کے درمیان میں ایک قریہ بنام بدر آتا ہے۔ وہاں گاڑی سے اُتر کر شہداء بدر کی قبور پر کھڑے ہوکر جو زیارت شہداء احد کے متعلق گذر چکی ہے۔ وہی یہاں بھی پڑھنی چاہیے۔ اور مسجد عریش میں نماز تحیۃ پڑھیں۔

تنبیہ

اگر کسی کو قلعہ خیبر دیکھنے کا شوق ہو تو مدینہ منورہ ہی سے گاڑی کے ذریعہ جاکر اس منظر عام کو دیکھیں۔ اور واپس لوٹ آئیں۔

طواف النساء

حج تمتع اور عمرۂ مفردہ بجالانے والوں پر طواف النساء واجب ہے
یہ طواف عورت و مرد دونوں پر واجب ہے۔ اگر کوئی طواف النساء نہ
بجالائے تو اس پر عورت کے ساتھ جماع کرنا حرام رہے گا جب تک
طواف النساء نہ بجالائے گا۔ اگر کوئی طواف النساء پر ممکن نہ ہو تو نائب بنا
سکتا ہے۔ نائب یوں نیت کرے کہ منوب عنہ کی نیابت میں طواف النساء
بجالاتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ

عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہے
طواف النساء اور اس کی نماز طواف زیارت کی مانند ہے۔

وَكَانَ مِنْ دُعَآئِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ
فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ لَكَ
الْحَمْدُ بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ رَبَّ الْاَرْبَابِ
وَاِلٰهَ كُلِّ مَأْلُوْهٍ وَخَالِقَ كُلِّ
مَخْلُوْقٍ وَوَارِثَ كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ
كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَلَا يَعْزُبُ عَنْهُ عِلْمُ
شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُحِيْطٌ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَقِيْبٌ اَنْتَ اللّٰهُ لَا
اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الْمُتَوَحِّدُ الْفَرْدُ
الْمُتَفَرِّدُ وَاَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ الْكَرِيْمُ الْمُتَكَرِّمُ الْعَظِيْمُ الْمُتَعَظِّمُ

دعائے روز عرفہ

سب تعریف اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا
پروردگار ہے۔ بار الہا! تیرے ہی لئے تمام تعریفیں
ہیں۔ اے آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے! اے
بزرگی و اعزاز والے! اے پالنے والوں کے پالنے
والے! اے ہر پرستار کے معبود! اے ہر مخلوق کے
خالق اور ہر چیز کے مالک و وارث۔ اس کے مثل کوئی
چیز نہیں ہے اور نہ کوئی چیز اس کے علم سے پوشیدہ
ہے۔ وہ ہر چیز پر حاوی اور ہر شے پر نگران ہے۔
تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو
ایک اکیلا اور یکتا و یگانہ ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے
کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو بخشنے والا اور انتہائی

الكَبِيرُ الْمُتَكَبِّرُ وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ
إِلَّا أَنْتَ الْعَلِيُّ الْمُتَعَالُ الشَّدِيدُ
الْمِحَالِ وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ
وَأَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ السَّمِيعُ
الْبَصِيرُ الْقَدِيمُ الْخَبِيرُ وَأَنْتَ
اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْكَرِيمُ
الْأَكْرَمُ الدَّائِمُ الْأَدْوَمُ وَأَنْتَ اللهُ
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْأَوَّلُ قَبْلَ كُلِّ أَحَدٍ
وَالْآخِرُ بَعْدَ كُلِّ عَدَدٍ وَأَنْتَ
اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الدَّانِي فِي
عُلُوِّهِ وَالْعَالِي فِي دُنُوِّهِ وَأَنْتَ
اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ذُو الْبَهَاءِ
وَالْمَجْدِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْحَمْدِ وَ
أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي
أَنْشَأْتَ الْأَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ
سِنْخٍ وَصَوَّرْتَ مَا صَوَّرْتَ مِنْ
غَيْرِ مِثَالٍ وَابْتَدَعْتَ الْمُبْتَدَعَاتِ
بِلَا احْتِذَاءٍ أَنْتَ الَّذِي قَدَّرْتَ
كُلَّ شَيْءٍ تَقْدِيرًا وَيَسَّرْتَ كُلَّ
شَيْءٍ تَيْسِيرًا وَدَبَّرْتَ مَا دُونَكَ
تَدْبِيرًا أَنْتَ الَّذِي لَمْ يُعِنْكَ عَلَى
خَلْقِكَ شَرِيكٌ وَلَمْ يُوَازِرْكَ
فِي أَمْرِكَ وَزِيرٌ وَلَمْ يَكُنْ لَكَ
مُشَاهِدٌ وَلَا نَظِيرٌ أَنْتَ الَّذِي
أَرَدْتَ فَكَانَ حَتْمًا مَا أَرَدْتَ وَ
قَضَيْتَ فَكَانَ عَدْلًا مَا قَضَيْتَ وَحَكَمْتَ

بخشنے والا، حکمت والا اور انتہائی عظمت والا، اور بڑا اور
انتہائی بڑا ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی
معبود نہیں جو بلند و برتر اور بڑی قوت و تدبیر والا ہے
اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں
جو فیض رساں، مہربان اور علم و حکمت والا ہے۔ اور
تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں،
جو سننے والا، دیکھنے والا، قدیم و ازلی اور ہر چیز سے
آگاہ ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے علاوہ کوئی
معبود نہیں جو کریم اور سب سے بڑھ کر کریم اور دائم و
جاوید ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے سوا کوئی
معبود نہیں۔ جو ہر شے سے پہلے اور ہر شمار میں آنے
والی شے کے بعد ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ تیرے
علاوہ کوئی معبود نہیں جو (کائنات کے دسترس) سے بالا
ہونے کے باوجود نزدیک اور نزدیک ہونے کے باوجود
(فہم و ادراک سے) بلند ہے۔ اور تو ہی وہ معبود ہے کہ
تیرے سوا کوئی معبود نہیں جو جلال و بزرگی اور عظمت و
ستائش والا ہے۔ اور تو ہی وہ اللہ ہے کہ تیرے
علاوہ کوئی معبود نہیں۔ جس نے بغیر مواد کے تمام چیزوں
کو پیدا کیا اور بغیر کسی نمونہ و مثال کے صورتوں کی نقش آرائی
کی اور بغیر کسی کی پیروی کے موجودات کو خلعت وجود
بخشا۔ تو ہی وہ ہے جس نے ہر چیز کا ایک اندازہ ٹھہرایا
ہے اور ہر چیز کو اس کے وظائف کی انجام دہی پر آمادہ
کیا ہے اور کائنات عالم میں سے ہر چیز کی تدبیر و
کارسازی کی ہے۔ تو وہ ہے کہ آفرینش عالم میں کسی
شریک کار نے تیرا ہاتھ نہیں بٹایا اور نہ کسی معاون
نے تیرے کام میں تجھے مدد دی ہے اور نہ کوئی تیرا
دیکھنے والا اور نہ کوئی تیرا مثل و نظیر تھا اور تو

فكان نصفا ما حكمت أنت الذي لا يحويك مكان ولم يقم لسلطانك سلطان ولم يعيك برهان ولا بيان أنت الذي أحصيت كل شيء عددا وجعلت لكل شيء أمدا وقدرت كل شيء تقديرا أنت الذي قصرت الأوهام عن ذاتيتك وعجزت الأفهام عن كيفيتك ولم تدرك الأبصار موضع أينيتك أنت الذي لا تحد فتكون محدودا ولم تمثل فتكون موجودا ولم تلد فتكون مولودا أنت الذي لا ضد معك فيعاندك ولا عدل لك فيكاثرك ولا ند لك فيعارضك أنت الذي ابتدأ واخترع واستحدث وابتدع وأحسن صنع ما صنع سبحانك ما أجل شأنك وأسنى في الأماكن مكانك وأصدعك بالحق فرقانك سبحانك من لطيف ما ألطفك ورؤوف ما أرأفك وحكيم ما أعرفك سبحانك من مليك ما أمنعك وجواد ما أوسعك ورفيع ما أرفعك ذو البهاء والمجد والكبرياء والحمد سبحانك بسطت بالخيرات

نے جو ارادہ کیا وہ حتمی و لازمی اور جو فیصلہ کیا وہ عدل کے تقاضوں کے عین مطابق اور جو حکم دیا وہ انصاف پر مبنی تھا۔ تو وہ ہے جسے کوئی جگہ گھیرے ہوئے نہیں ہے اور نہ تیرے اقتدار کا کوئی اقتدار مقابلہ کر سکتا ہے اور نہ تو دلیل و برہان اور کسی چیز کو واضح طور پر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ تو وہ ہے جس نے ایک ایک چیز کو شمار کر رکھا ہے۔ اور ہر چیز کی ایک مدت مقرر کر دی ہے اور ہر شے کا ایک اندازہ ٹھہرا دیا ہے۔ تو وہ ہے کہ تیری کنہ ذات کو سمجھنے سے واہمے قاصر اور تیری کیفیت کو جاننے سے عقلیں عاجز ہیں۔ اور تیری کوئی جگہ نہیں ہے کہ آنکھیں اس کا کھوج لگا سکیں۔ تو وہ ہے کہ تیری کوئی حد و نہایت نہیں ہے کہ تو محدود قرار پائے اور نہ تیرا تصور کیا جا سکتا ہے کہ تو تصور کی ہوئی صورت کے ساتھ ذہن میں موجود ہو سکے اور نہ تیرے کوئی اولاد ہے کہ تیرے متعلق کسی کی اولاد ہونے کا احتمال ہو۔ تو وہ ہے کہ تیرا کوئی مد مقابل نہیں ہے کہ تجھ سے ٹکرائے اور نہ تیرا کوئی ہمسر ہے کہ تجھ پر غالب آئے اور نہ تیرا کوئی مثل و نظیر ہے کہ تجھ سے برابری کرے۔ تو وہ ہے جس نے خلق کائنات کی ابتدا کی، عالم کو ایجاد کیا اور اس کی بنیاد قائم کی۔ اور بغیر کسی مادہ و اصل کے اسے وجود میں لایا اور جو بنایا اسے اپنے حسن صنعت کا نمونہ بنایا۔ تو ہر عیب سے منزہ ہے۔ تیری شان کس قدر بزرگ اور تمام جگہوں میں تیرا پایہ کتنا بلند اور تیری حق و باطل میں امتیاز کرنے والی کتاب کس قدر حق کو آشکارا کرنے والی ہے۔ تو منزہ ہے۔ اے صاحب لطف و احسان، تو کس قدر لطف فرمانے والا ہے۔ اے مہربان

يَدَكَ وَعُرِفَتِ الْهِدَايَةُ مِنْ عِنْدِكَ
فَمَنِ الْتَمَسَكَ لِدِينٍ أَوْ
دُنْيَا وَجَدَكَ سُبْحَانَكَ خَضَعَ
لَكَ مَنْ جَرَى فِي عِلْمِكَ
وَخَشَعَ لِعَظَمَتِكَ مَا دُونَ
عَرْشِكَ وَانْقَادَ لِلتَّسْلِيمِ
لَكَ كُلُّ خَلْقِكَ سُبْحَانَكَ لَا
تُحَسُّ وَلَا تُجَسُّ وَلَا
تُمَسُّ وَلَا تُكَادُ وَلَا تُمَاطُ
وَلَا تُنَازَعُ وَلَا تُجَارَى وَ
لَا تُمَارَى وَلَا تُخَادَعُ وَلَا
تُمَاكَرُ سُبْحَانَكَ سَبِيلُكَ
جَدَدٌ وَأَمْرُكَ رَشَدٌ وَ
أَنْتَ حَيٌّ صَمَدٌ سُبْحَانَكَ
قَوْلُكَ حُكْمٌ وَقَضَاؤُكَ
حَتْمٌ وَإِرَادَتُكَ عَزْمٌ
سُبْحَانَكَ لَا رَادَّ لِمَشِيَّتِكَ
وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِكَ
سُبْحَانَكَ بَاهِرَ الْآيَاتِ
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ بَارِئَ النَّسَمَاتِ
لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا يَدُومُ
بِدَوَامِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
خَالِدًا بِنِعْمَتِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ
حَمْدًا يُوَازِي صُنْعَكَ وَلَكَ
الْحَمْدُ حَمْدًا يَزِيدُ عَلَى
رِضَاكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا
مَعَ حَمْدِ كُلِّ حَامِدٍ وَشُكْرًا

تو کس قدر مہربانی کرنے والا ہے۔ اے حکمت والے تو کتنا جاننے والا ہے۔ پاک ہے تیری ذات اے صاحب اقتدار! تو کس قدر قوی و توانا ہے۔ اے کریم! تیرا دامن کرم کتنا وسیع ہے۔ اے بلند مرتبہ! تیرا مرتبہ کتنا بلند ہے تو حسن و خوبی، شرف و بزرگی، عظمت و کبریائی اور حمد و ستائش کا مالک ہے۔ پاک ہے تیری ذات، تو نے بھلائیوں کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا ہے۔ تجھ ہی سے ہدایت کا عرفان حاصل ہوا ہے۔ لہذا جو تجھے دین یا دنیا کے لئے طلب کرے تجھے پالے گا۔ تو منزہ و پاک ہے۔ جو بھی تیرے علم میں ہے وہ تیرے سامنے سرنگوں، اور جو کچھ عرش کے نیچے ہے وہ تیری عظمت کے آگے سرنگوں اور جملہ مخلوقات تیری اطاعت کا جوا اپنی گردن میں ڈالے ہوئے ہے۔ پاک ہے تیری ذات نہ حواس سے تجھے جانا جا سکتا ہے۔ نہ تجھے ٹٹولا اور چھوا جا سکتا ہے۔ نہ تجھ پر کسی کا حیلہ چل سکتا ہے۔ نہ تجھے دور کیا جا سکتا ہے۔ نہ تجھ سے نزاع ہو سکتی ہے، نہ مقابلہ، نہ تجھ سے جھگڑا کیا جا سکتا ہے اور نہ تجھے دھوکا اور فریب دیا جا سکتا ہے۔ پاک ہے تیری ذات، تیرا راستہ سیدھا اور ہموار، تیرا فرمان سراسر حق و صواب اور تو زندہ و بے نیاز ہے۔ پاک ہے تو۔ تیری گفتار حکمت آمیز، تیرا فیصلہ قطعی اور تیرا ارادہ حتمی ہے۔ پاک ہے تو، نہ تو کوئی تیری مشیئت کو رد کر سکتا ہے اور نہ کوئی تیری باتوں کو بدل سکتا ہے۔ پاک ہے تو اے درخشندہ نشانیوں والے۔ اے آسمانوں کے خلق فرمانے والے اور ذی روح چیزوں کے پیدا کرنے والے تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں۔ ایسی تعریفیں جن کی ہمیشگی تیری ہمیشگی سے وابستہ ہے اور

يَقْصُرُ عَنْهُ شُكْرُ كُلِّ شَاكِرٍ
حَمْداً لَا يَنْبَغِي إِلَّا لَكَ وَلَا
يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَّا إِلَيْكَ
حَمْداً يُسْتَدَامُ بِهِ الْأَوَّلُ
وَيُسْتَدْعَى بِهِ دَوَامُ الْآخِرِ
حَمْداً يَتَضَاعَفُ عَلَى كُرُورِ
الْأَزْمِنَةِ وَيَتَزَايَدُ أَضْعَافاً
مُتَرَادِفَةً حَمْداً يَعْجِزُ عَنْ
إِحْصَائِهِ الْحَفَظَةُ وَيَزِيدُ
عَلَى مَا أَحْصَتْهُ فِي كِتَابِكَ
الْكَتَبَةُ حَمْداً يُوَازِنُ عَرْشَكَ
الْمَجِيدَ وَيُعَادِلُ كُرْسِيَّكَ
الرَّفِيعَ حَمْداً يَكْمُلُ لَدَيْكَ
ثَوَابُهُ وَيَسْتَغْرِقُ كُلَّ
جَزَاءٍ جَزَاؤُهُ حَمْداً ظَاهِرُهُ
وَفْقٌ لِبَاطِنِهِ وَبَاطِنُهُ وَفْقٌ
لِصِدْقِ النِّيَّةِ حَمْداً لَمْ
يَحْمَدْكَ خَلْقٌ مِثْلَهُ وَلَا
يَعْرِفُ أَحَدٌ سِوَاكَ فَضْلَهُ
حَمْداً يُعَانُ مَنِ اجْتَهَدَ فِي
تَعْدِيدِهِ وَيُؤَيَّدُ مَنْ أَغْرَقَ
نَزْعاً فِي تَوْفِيَتِهِ حَمْداً يَجْمَعُ
مَا خَلَقْتَ مِنَ الْحَمْدِ وَيَنْتَظِمُ
مَا أَنْتَ خَالِقُهُ مِنْ بَعْدُ حَمْداً
لَا حَمْدَ أَقْرَبُ إِلَى قَوْلِكَ
مِنْهُ وَلَا أَحْمَدَ مِمَّنْ يَحْمَدُكَ
بِهِ حَمْداً يُوجِبُ بِكَرَمِكَ

تیرے ہی لئے ستائش ہے۔ ایسی ستائش جو تیری
نعمتوں کے ساتھ ہمیشہ باقی رہے۔ اور تیرے ہی لئے
حمد و ثنا ہے۔ ایسی جو تیرے کرم و احسان کے برابر
ہو اور تیرے ہی لئے حمد ہے ایسی جو تیری رضامندی
سے بڑھ جائے۔ اور تیرے ہی لئے حمد و سپاس ہے
ایسی جو ہر حمد گزار کی حمد پر مشتمل ہو اور جس کے مقابلہ
میں ہر شکر گزار کا شکر پیچھے رہ جائے۔ ایسی حمد جو تیرے
علاوہ کسی کے لئے سزاوار نہ ہو اور نہ تیرے سوا کسی کے
تقرب کا وسیلہ بنے۔ ایسی حمد جو پہلی حمد کے دوام کا سبب
قرار پائے اور اس کے ذریعہ آخری حمد کے دوام کی التجا
کی جائے۔ ایسی حمد جو زمانہ کی گردشوں کے ساتھ بڑھتی جائے
اور پے در پے اضافوں سے زیادہ ہوتی رہے۔ ایسی حمد
کہ نگہبانی کرنے والے فرشتے اس کے شمار سے عاجز
آجائیں۔ ایسی حمد جو کاتبانِ اعمال نے تیری کتاب
میں لکھ دیا ہے اس سے بڑھ جائے۔ ایسی حمد جو تیرے
عرش بزرگ کے ہم وزن اور تیری بلند پایہ کرسی کے
برابر ہو۔ ایسی حمد جس کا اجر و ثواب تیری طرف سے
کامل اور جس کی جزا تمام جزاؤں کو شامل ہو۔ ایسی
حمد جس کا ظاہر باطن سے ہمنوا اور باطن صدقِ نیت
سے ہم آہنگ ہو۔ ایسی حمد کہ کسی مخلوق نے ویسی تیری
حمد نہ کی ہو اور تیرے سوا کوئی اس کی فضیلت و برتری
سے آشنا نہ ہو۔ ایسی حمد کہ جو اسے بکثرت بجا لانے
کے لئے کوشاں ہو اسے (تیری طرف سے) مدد حاصل
ہو اور جو اسے انجام تک پہنچانے کے لئے سعی
بلیغ کرے۔ اسے توفیق و تائید نصیب ہو۔ ایسی
حمد جو تمام اقسام حمد کی جامع ہو جنہیں تو موجود کر چکا ہے
اور ان اقسام کو بھی شامل ہو جنہیں تو بعد میں موجود کرے گا

اَلْمَزِيدَ بِوُفُورِهِ وَتَصِلُهُ بِمَزِيدٍ
بَعْدَ مَزِيدٍ طَوْلاً مِنْكَ حَمْداً
يَجِبُ لِكَرَمِ وَجْهِكَ وَيُقَابِلُ
عِزَّ جَلَالِكَ رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِ مُحَمَّدٍ اَلْمُنْتَجَبِ الْمُصْطَفَى
الْمُكَرَّمِ الْمُقَرَّبِ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ
وَبَارِكْ عَلَيْهِ أَتَمَّ بَرَكَاتِكَ وَ
تَرَحَّمْ عَلَيْهِ أَمْتَعَ رَحَمَاتِكَ رَبِّ
صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَاةً
زَاكِيَةً لَا تَكُونُ صَلَاةٌ أَزْكَى مِنْهَا
وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً نَامِيَةً لَا تَكُونُ
صَلَاةٌ أَنْمَى مِنْهَا وَصَلِّ عَلَيْهِ
صَلَاةً رَاضِيَةً لَا تَكُونُ صَلَاةٌ
فَوْقَهَا رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ
آلِهِ صَلَاةً تُرْضِيهِ وَتَزِيدُ
عَلَى رِضَاهُ وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً
تُرْضِيكَ وَتَزِيدُ عَلَى رِضَاكَ لَهُ
وَصَلِّ عَلَيْهِ صَلَاةً لَا تَرْضَى لَهُ
إِلَّا بِهَا وَلَا تَرَى غَيْرَهُ لَهَا أَهْلاً
رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ صَلَاةً
تُجَاوِزُ رِضْوَانَكَ وَيَتَّصِلُ اتِّصَالُهَا
بِبَقَائِكَ وَلَا يَنْفَدُ كَمَا لَا تَنْفَدُ
كَلِمَاتُكَ رَبِّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ صَلَاةً تَنْتَظِمُ صَلَوَاتِ
مَلَائِكَتِكَ وَأَنْبِيَائِكَ وَ
رُسُلِكَ وَأَهْلِ طَاعَتِكَ
وَتَشْتَمِلُ عَلَى صَلَوَاتِ عِبَادِكَ

ایسی حمد کہ اس سے بڑھ کر کوئی حمد تیری مُراد سے
قریب تر نہ ہو اور جو شخص اس طرح کی حمد کرے اس
سے بڑھ کر کوئی حمد گزار نہ ہو۔ ایسی حمد جو تیرے فضل
و کرم سے اپنی فراوانی کے باعث افزائش نعمت کا سبب
ہو اور تو اپنے لطف و احسان سے اس کے ساتھ پیہم
اضافہ کا سلسلہ قائم رکھے۔ ایسی حمد جو تیری بزرگی
ذات کے شایاں اور تیرے شرف جلال کے ہمدوش ہو
پروردگارا! محمدؐ اور اُن کی آلؑ پر سب رحمتوں سے
افضل و برتر رحمت نازل فرما! وہ محمدؐ جو برگزیدہ،
معزز و گرامی اور مقرب ہیں؛ اور ان پر اپنی کامل
ترین برکتوں کا اضافہ فرما اور اپنی نفع رساں رحمتوں کے
ساتھ ان پر رحم و کرم فرما۔ پروردگارا! محمدؐ اور اُن کی آلؑ
پر رحمت فراواں نازل کر جس سے فراوانی میں کوئی رحمت
نہ بڑھ سکے۔ اور ان پر ایسی بڑھنے والی رحمت نازل فرما
جس سے زیادہ کوئی رحمت بڑھنے والی نہ ہو اور ان پر
ایسی پسندیدہ رحمت نازل فرما جس سے بالاتر کوئی رحمت
نہ ہو۔ پروردگارا! محمدؐ اور اُن کی آلؑ پر ایسی رحمت
نازل فرما جو انہیں خوش و خوشنود کرے اور ان کی خوشنودی
سے بڑھ جائے۔ اور اُن پر ایسی رحمت نازل فرما کہ تو
اُن کے لئے اس کے سوا کسی رحمت کو پسند نہ کرے
اور نہ اُن کے علاوہ کسی کو اس رحمت کا سزاوار سمجھے
پروردگارا! محمدؐ اور اُن کی آلؑ پر ایسی رحمت نازل فرما
کہ تیری جانب سے جس رضامندی کے وہ مستحق ہیں
اس سے بڑھ جائے اور اس کا پیوند تیرے بقا و دوام
سے جڑا رہے اور اس کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو جس طرح
تیرے کلمے ختم نہ ہوں گے۔ پروردگارا! محمدؐ اور ان کی
آلؑ پر ایسی رحمت نازل فرما جو تیرے فرشتوں، نبیوں،

من جنك وانسك وأهل إجابتك
وتجتمع على صلاة كل من
ذرأت وبرأت من أصناف خلقك
رب صل عليه وآله صلاة تحيط
بكل صلاة سالفة ومستأنفة
وصل عليه وعلى آله صلاة مرضية
لك ولمن دونك وتنشئ مع
ذلك صلوات تضاعف معها تلك
الصلوات عندها وتزيدها
على كرور الأيام زيادة في
تضاعيف لا يعدها غيرك
رب صل على أطائب أهل
بيته الذين اخترتهم لأمرك
وجعلتهم خزنة علمك و
حفظة دينك وخلفاءك
في أرضك وحججك على عبادك
وطهرتهم من الرجس
والدنس تطهيرا بإرادتك
وجعلتهم الوسيلة إليك و
المسلك إلى جنتك رب صل
على محمد وآله صلاة تجزل
لهم بها من نحلك وكرامتك
وتكمل لهم الأشياء من
عطاياك ونوافلك وتوفر
عليهم الحظ من عوائدك و
فوائدك رب صل عليه وعليهم
صلاة لا أمد في أولها ولا غاية

رسولوں اور اطاعت کرنے والوں کے درود و رحمت
کو شامل ہو اور تیرے بندوں میں سے جنوں، انسانوں
اور تیری دعوت کو قبول کرنے والوں کے درود و سلام
پر مشتمل ہو اور تیری ہر قسم کی مخلوقات کہ جنہیں تو نے
خلق کیا اور عالم وجود میں لایا سب کی رحمتوں پر حاوی ہو
پروردگارا! آنحضرت پر اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل
فرما جو گزشتہ و آئندہ سب رحمتوں کو محیط ہو۔ ان پر اور
ان کی آل پر ایسی رحمت نازل فرما جو تیرے نزدیک اور
تیرے علاوہ دوسروں کے نزدیک پسندیدہ ہو۔ اور ان
رحمتوں کے ساتھ ایسی رحمتیں بھیجتا رہ کہ ان کے
بھیجنے کے وقت پہلی رحمتوں کو دگنا کر دے اور
انہیں زمانہ کے گزرنے کے ساتھ ساتھ دو چند کر کے
اتنا بڑھاتا جائے کہ جنہیں تیرے علاوہ کوئی شمار نہ
کر سکے۔ پروردگارا! ان کے اہل بیت اطہار پر رحمت
نازل فرما جنہیں تو نے امر (دین و شریعت) کے لیے
منتخب فرمایا۔ اپنے علم کا خزینہ دار اور اپنے دین کا محافظ
اور زمین میں اپنا خلیفہ و جانشین اور بندوں پر اپنی حجت
بنایا اور جنہیں اپنے ارادہ سے ہر قسم کی نجاست و
آلودگی سے پاک صاف رکھا اور جنہیں اپنے تک پہنچنے
کا وسیلہ اور جنت تک جانے کا راستہ قرار دیا ہے
پروردگارا! محمد اور ان کی آل پر ایسی رحمت نازل
فرما جس کے ذریعہ تو ان کے لئے اپنی بخشش و کرامت
کو فراواں اور ان کے لئے عطایا و انعامات کامل کرے
اور اپنے فوائد و منافع میں سے انہیں وافر حصہ بخشے
پروردگارا! ان پر اور ان کے اہل بیت پر ایسی رحمت
نازل فرما کہ نہ اس کی ابتدا کی کوئی حد ہو، نہ اس کی مدت
کی کوئی انتہا اور نہ اس کا کوئی آخری کنارا ہو پروردگارا!

لِدَيْنِهِمَا وَلَا نِهَايَةَ لِآخِرِهِمَا تِ
صَلِّ عَلَيْهِمْ زِنَةَ عَرْشِكَ وَمَا دُونَهُ
وَمِلْأَ سَمٰوٰتِكَ وَمَا فَوْقَهُنَّ وَ
عَدَدَ اَرَضِيكَ وَمَا تَحْتَهُنَّ وَمَا
بَيْنَهُنَّ صَلٰوةً تُقَرِّبُهُمْ مِنْكَ
زُلْفٰى وَتَكُوْنُ لَكَ وَلَهُمْ رِضًا وَ
مُتَّصِلَةً بِنَظَائِرِهِنَّ اَبَدًا اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ اَيَّدْتَ دِيْنَكَ فِيْ كُلِّ اَوَانٍ
بِاِمَامٍ اَقَمْتَهُ عَلَمًا لِعِبَادِكَ وَ
مَنَارًا فِيْ بِلَادِكَ بَعْدَ اَنْ وَصَلْتَ
حَبْلَهُ بِحَبْلِكَ وَجَعَلْتَهُ الذَّرِيْعَةَ
اِلٰى رِضْوَانِكَ وَافْتَرَضْتَ طَاعَتَهُ
وَحَذَّرْتَ مَعْصِيَتَهُ وَاَمَرْتَ
بِامْتِثَالِ اَوَامِرِهِ وَالْاِنْتِهَاءِ عِنْدَ
نَهْيِهِ وَاَلَّا يَتَقَدَّمَهُ مُتَقَدِّمٌ وَ
لَا يَتَاَخَّرَ عَنْهُ مُتَاَخِّرٌ فَهُوَ
عِصْمَةُ اللَّائِذِيْنَ وَكَهْفُ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَعُرْوَةُ الْمُتَمَسِّكِيْنَ
وَبَهَاءُ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ فَاَوْزِعْ
لِوَلِيِّكَ شُكْرَ مَا اَنْعَمْتَ بِهٖ عَلَيْهِ
وَاَوْزِعْنَا مِثْلَهُ فِيْهِ وَاٰتِهٖ
مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيْرًا وَ
افْتَحْ لَهُ فَتْحًا يَسِيْرًا وَاَعِنْهُ
بِرُكْنِكَ الْاَعَزِّ وَاشْدُدْ اَزْرَهُ
وَقَوِّ عَضُدَهُ وَرَاعِهِ بِعَيْنِكَ
وَاحْمِهِ بِحِفْظِكَ وَانْصُرْهُ
بِمَلٰئِكَتِكَ وَامْدُدْهُ بِجُنْدِكَ

ان پر ایسی رحمت نازل فرما کر تیرے عرش اور جو کچھ
زیر عرش ہے سب کے ہم وزن ہو اور اس مقدار میں ہو
کہ آسمانوں اور جو کچھ آسمانوں کے اوپر ہے سب کو
بھر دے اور زمینوں اور جو کچھ زمینوں کے نیچے اور ان
کے اندر ہے ان کے شمار کے برابر ہو۔ ایسی رحمت جو انہیں
تیرے تقرب کی منزل اعلیٰ پر پہنچا دے اور تیرے
لئے اور ان کے لئے سرمایۂ خوشنودی ہو اور اپنے جیسی
دوسری رحمتوں سے ہمیشہ متصل رہے۔ بار الہا! تو نے
ہر زمانہ میں ایک ایسے امام کے ذریعہ اپنے دین کی تائید
فرمائی ہے جسے تو نے اپنے بندوں کے لئے نشان راہ
قرار دیا۔ اور شہروں میں مینارِ ہدایت بنا کر قائم کیا جبکہ
تو نے اپنے پیمان اطاعت کو اس کے پیمان اطاعت
سے وابستہ کر دیا جسے اپنی رضا و خوشنودی کا ذریعہ
قرار دیا جس کی اطاعت فرض کر دی۔ جس کی نافرمانی
سے ڈرایا جس کے احکام کی بجا آوری اور جس کے منع
کرنے پر باز رہنے کا حکم دیا۔ اور یہ کہ کوئی آگے بڑھنے
والا اس سے آگے نہ بڑھے اور کوئی پیچھے رہ جانے
والا اس سے پیچھے نہ رہے۔ وہ پناہ طلب کرنے
والوں کے لئے سرو سامانِ حفاظت، اہلِ ایمان کے
لئے جائے پناہ، وابستگانِ دامن کے لئے مضبوط سہارا
اور تمام جہان کی رونق و زیبائش ہے۔ بار الہا!
اپنے ولی و پیشوا کے دل میں اس انعام پر جو لے تجھ سے ملا
ہے، ادائے شکر کا الہام فرما اور اس کے وجہ سے بعینہ
دیسا ہی ادائے شکر کا جذبہ ہمارے دل میں پیدا کر
اور اسے اپنی طرف سے ایسا تسلط عطا فرما جس سے ہر
طرح کی مدد پہنچے اور اس کے لئے کامیابی و کامرانی کی
راہ آسان کھول دے اور اپنے مضبوط سہارے سے

الاعلى واقم به كتابك وحدودك
وشرائعك وسنن رسولك
صلواتك اللهم عليه وآله واحي
به ما اماته الظالمون من
معالم دينك واجل به صدأ
الجور عن طريقتك وابن به
الضراء من سبيلك وازل به
الناكبين عن صراطك وامحق
به بغاة قصدك عوجا والن
جانبه لاوليائك وابسط يده
على اعدائك وهب لنا رأفته
ورحمته وتعطفه وتحننه و
اجعلنا له سامعين مطيعين
وفي رضاه ساعين والى نصرته
والمدافعة عنه مكنفين و
اليك والى رسولك صلواتك
اللهم عليه وآله بذلك متقربين
اللهم وصل على اوليائهم
المعترفين بمقامهم المتبعين
منهجهم المقتفين آثارهم
المستمسكين بعروتهم
المتمسكين بولايتهم المؤتمين
بامامتهم المسلمين لامرهم
المجتهدين في طاعتهم
المنتظرين ايامهم المادين
اليهم اعينهم الصلوات المباركات
الزاكيات الناميات الغاديات

اس کی مدد فرما۔ اس کی پشت کو مضبوط اور بازو کو قوی کر
اور اپنی نظر تربیت سے اس کی حفاظت اور اپنی نگہداشت
سے اس کی حمایت فرما اور اپنے فرشتوں کے ذریعہ
اس کی مدد اور اپنے غالب آنے والے سپاہ و لشکر
سے اس کی کمک فرما اور اس کے ذریعہ اپنی کتاب اور
حدود احکام اور اپنے شرائع اور اپنے پیغمبر کہ ان پر تیری طرف
سے درود و رحمت ہو، کی سنتوں کو قائم کر اور اس کے
ذریعہ ظالموں نے دین کے جن نشانات کو مٹا ڈالا ہے
از سر نو زندہ کر دے اور ظلم و جور کے زنگ کو اپنی
شریعت سے صاف کر اور اپنی راہ کی دشواریوں کو برطرف
کر دے۔ اور جو لوگ تیری راہ صواب سے روگردانی
کرنے والے ہیں انہیں ختم اور جو تیرے سیدھے راستہ
میں کجی پیدا کرتے ہیں انہیں نیست و نابود کر دے
اور اسے اپنے دوستوں کے لئے نرم خو اور فروتن قرار دے
اور دشمنوں پر چیرہ دست و غالب کر۔ اس کے ہاتھوں کو
کھول دے اور ہمیں اس کی طرف سے رافت، رحمت اور
شفقت و مہربانی عطا فرما اور اس کی بات پر کان
دھرنے والا اور اطاعت کرنے والا اور اس کی خوشنودی
کے لئے کوشاں رہنے والا اور اس کی نصرت اور اس سے
دشمنوں سے دفاع کے سلسلہ میں مدد دینے والا اور اس
وسیلہ سے تجھ سے اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے تقرب چاہنے والا قرار دے۔ اے اللہ! ان
کے دوستوں پر بھی رحمت نازل فرما جو ان کے مرتبہ و مقام
کے معترف، ان کے طریق و مسلک کے تابع، ان کے
نقش قدم پر گامزن، ان کے سر رشتہ مودت سے
وابستہ، ان کی دوستی و ولایت سے متمسک، ان کی امامت
کے پیرو، ان کے احکام کے فرمانبردار، ان کی اطاعت میں

الرَّاجِحَاتِ وَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ وَعَلَى أَرْوَاحِهِمْ وَاجْمَعْ عَلَى التَّقْوَى أَمْرَهُمْ وَأَصْلِحْ لَهُمْ شُؤُونَهُمْ وَتُبْ عَلَيْهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ وَخَيْرُ الْغَافِرِينَ وَاجْعَلْنَا مَعَهُمْ فِي دَارِ السَّلَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اَللّٰهُمَّ وَهٰذَا يَوْمُ عَرَفَةَ يَوْمٌ شَرَّفْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَعَظَّمْتَهُ نَشَرْتَ فِيهِ رَحْمَتَكَ وَمَنَنْتَ فِيهِ بِعَفْوِكَ وَأَجْزَلْتَ فِيهِ عَطِيَّتَكَ وَتَفَضَّلْتَ بِهِ عَلَى عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ وَأَنَا عَبْدُكَ الَّذِي أَنْعَمْتَ عَلَيْهِ قَبْلَ خَلْقِكَ لَهُ وَبَعْدَ خَلْقِكَ إِيَّاهُ فَجَعَلْتَهُ مِمَّنْ هَدَيْتَهُ لِدِينِكَ وَوَفَّقْتَهُ لِحَقِّكَ وَعَصَمْتَهُ بِحَبْلِكَ وَأَدْخَلْتَهُ فِي حِزْبِكَ وَأَرْشَدْتَهُ لِمُوَالَاةِ أَوْلِيَائِكَ وَمُعَادَاةِ أَعْدَائِكَ ثُمَّ أَمَرْتَهُ فَلَمْ يَأْتَمِرْ وَزَجَرْتَهُ فَلَمْ يَنْزَجِرْ وَنَهَيْتَهُ عَنْ مَعْصِيَتِكَ فَخَالَفَ أَمْرَكَ إِلَى نَهْيِكَ لَا مُعَانَدَةً لَكَ وَلَا اسْتِكْبَارًا عَلَيْكَ بَلْ دَعَاهُ هَوَاهُ إِلَى مَا زَيَّلْتَهُ وَإِلَى مَا حَذَّرْتَهُ وَأَعَانَهُ عَلَى ذٰلِكَ عَدُوُّكَ وَعَدُوُّهُ فَأَقْدَمَ عَلَيْهِ عَارِفًا بِوَعِيدِكَ

سرگرم عمل، ان کے زمانۂ اقتدار کے منتظر اور ان کے لئے چشم براہ ہیں۔ ایسی رحمت جو بابرکت، پاکیزہ اور بڑھنے والی اور ہر صبح و شام نازل ہونے والی ہو اور ان پر اور ان کے ارواح طیبہ پر سلامتی نازل فرما اور ان کے کاموں کو صلاح و تقویٰ کی بنیادوں پر قائم کر اور ان کے حالات کی اصلاح فرما اور ان کی توبہ قبول فرما۔ بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، رحم کرنے والا اور سب سے بہتر بخشنے والا ہے۔ اور ہمیں اپنی رحمت کے وسیلے سے ان کے ساتھ دارالسلام (جنت) میں جگہ دے۔ اے سب رحیموں سے زیادہ رحیم۔ پروردگارا! یہ روز عرفہ وہ دن ہے جسے تو نے شرف، عزت اور عظمت بخشی ہے جس میں اپنی رحمتیں پھیلا دیں اور اپنے عفو و درگزر سے احسان فرمایا، اپنے عطیوں کو فراواں کیا اور اس کے وسیلے سے اپنے بندوں پر تفضل فرمایا ہے۔ اے اللہ! میں تیرا وہ بندہ ہوں جس پر تو نے اس کی خلقت سے پہلے اور خلقت کے بعد انعام و احسان فرمایا ہے۔ اس طرح کہ اسے ان لوگوں میں سے قرار دیا جنہیں تو نے اپنے دین کی ہدایت کی، اپنے ادائے حق کی توفیق بخشی جن کی اپنی ریسمان کے ذریعہ حفاظت کی جنہیں اپنی جماعت میں داخل کیا اور اپنے دوستوں کی دوستی اور دشمنوں کی دشمنی کی ہدایت فرمائی ہے۔ باایں ہمہ تو نے اسے حکم دیا تو اس نے حکم نہ مانا، اور منع کیا تو وہ باز نہ آیا اور اپنی معصیت سے روکا تو وہ تیرے حکم کے خلاف امر ممنوع کا مرتکب ہوا یہ تجھ سے عناد اور تیرے مقابلہ میں تکبر کی رو سے نہ تھا بلکہ خواہش نفس نے اسے ایسے کاموں کی دعوت دی جن سے تو نے روکا اور ڈرایا تھا۔ اور تیرے دشمن اور اس کے دشمن (شیطان ملعون) نے ان کاموں میں اس

رجاءً بعفوك وثوقاً بتجاوزك
وكان أحقّ عبادك مع ما مننت
عليه ألّا يفعل وها أنا ذا بين
يديك صاغراً ذليلاً خاضعاً
خاشعاً خائفاً معترفاً بعظيم من
الذنوب تحمّلته وجليل من
الخطايا اجترمته مستجيراً
بصفحك لائذاً برحمتك موقناً
أنّه لا يجيرني منك مجير ولا
يمنعني منك مانع فعد عليّ
بما تعود به على من اقترف من
تغمّدك وجد عليّ بما تجود به
على من ألقى بيده إليك من
عفوك وامنن عليّ بما لا
يتعاظمك أن تمنّ به على من
أمّلك من غفرانك واجعل لي
في هذا اليوم نصيباً أنال به حظّاً
من رضوانك ولا تردّني صفراً
ممّا ينقلب به المتعبّدون
لك من عبادك وإنّي وإن لم
أقدّم ما قدّموه من الصالحات
فقد قدّمت توحيدك ونفي
الأضداد والأنداد والأشباه
عنك وأتيتك من الأبواب
التي أمرت أن تؤتى منها و
تقرّبت إليك بما لا يقرب
أحد منك إلّا بالتقرّب به

کی۔ چنانچہ اس نے تیری دھمکی سے آگاہ ہونے کے
باوجود تیرے عفو کی امید کرتے ہوئے اور تیرے درگذر
پر بھروسہ رکھتے ہوئے گناہ کی طرف اقدام کیا۔ حالانکہ
ان احسانات کی وجہ سے جو تو نے اس پر کیے تھے،
تمام بندوں میں وہ اس کا سزاوار تھا کہ ایسا نہ کرتا۔
اچھا پھر میں تیرے سامنے کھڑا ہوں بالکل خوار و ذلیل،
سراپا عجز و نیاز اور لرزاں و ترساں، ان عظیم گناہوں کا
جن کا بوجھ اپنے سر اٹھایا ہے اور ان بڑی خطاؤں کا
جن کا ارتکاب کیا ہے اعتراف کرتا ہوا تیرے دامن
عفو میں پناہ چاہتا ہوا اور تیری رحمت کا سہارا ڈھونڈتا
ہوا اور یہ یقین رکھتا ہوا کہ کوئی پناہ دینے والا (تیرے
عذاب سے) مجھے پناہ نہیں دے سکتا اور کوئی بچانے
والا (تیرے غضب سے) مجھے بچا نہیں سکتا۔ لہٰذا (کر
اعتراف گناہ و اظہار ندامت کے بعد) تو میری پردہ
پوشی فرما جس طرح گناہگاروں کی پردہ پوشی فرماتا ہے
اور مجھے معافی عطا کر جس طرح ان لوگوں کو معافی عطا
کرتا ہے جنہوں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کر دیا ہو
اور مجھ پر اس بخشش و آمرزش کے ساتھ احسان فرما
کہ جس بخشش و آمرزش سے تو اپنے امیدوار پر احسان
کرتا ہے تو تجھے گراں نہیں معلوم ہوتی۔ اور میرے لئے
آج کے دن ایسا حظ و نصیب قرار دے کہ جس کے
ذریعہ تیری رضامندی کا کچھ حصہ پا سکوں اور تیرے
عبادت گزار بندے جو (اجر و ثواب کے) تحفے لے
کر پلٹے ہیں مجھے ان سے خالی ہاتھ نہ پھیر۔ اگرچہ وہ
نیک اعمال جو انہوں نے آگے بھیجے ہیں میں نے آگے
نہیں بھیجے لیکن میں نے تیری وحدت و یکتائی کا عقیدہ
اور یہ کہ تیرا کوئی حریف، شریک کار اور مثل و نظیر نہیں

ثُمَّ اَتْبَعْتُ ذٰلِكَ بِالْاِنَابَةِ اِلَيْكَ
وَالتَّذَلُّلِ وَالْاِسْتِكَانَةِ لَكَ وَحُسْنِ
الظَّنِّ بِكَ وَالثِّقَةِ بِمَا عِنْدَكَ وَ
شَفَعْتُهُ بِرَجَائِكَ الَّذِىْ قَلَّ مَا
يَخِيْبُ عَلَيْهِ رَاجِيْكَ وَسَأَلْتُكَ
مَسْأَلَةَ الْحَقِيْرِ الذَّلِيْلِ الْبَائِسِ
الْفَقِيْرِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيْرِ وَمَعَ
ذٰلِكَ خِيْفَةً وَتَضَرُّعًا وَتَعَوُّذًا
وَتَلَوُّذًا لَا مُسْتَطِيْلًا بِتَكَبُّرِ
الْمُتَكَبِّرِيْنَ وَلَا مُتَعَالِيًا بِدَالَّةِ
الْمُطِيْعِيْنَ وَلَا مُسْتَطِيْلًا بِشَفَاعَةِ
الشَّافِعِيْنَ وَاَنَا بَعْدُ اَقَلُّ
الْاَقَلِّيْنَ وَاَذَلُّ الْاَذَلِّيْنَ وَ
مِثْلُ الذَّرَّةِ اَوْ دُوْنَهَا فَيَا مَنْ
لَمْ يُعَاجِلِ الْمُسِيْئِيْنَ وَلَا يَنْدَهُ
الْمُتْرَفِيْنَ وَيَا مَنْ يَمُنُّ بِاِقَالَةِ
الْعَاثِرِيْنَ وَيَتَفَضَّلُ بِاِنْظَارِ
الْخَاطِئِيْنَ اَنَا الْمُسِيْءُ الْمُعْتَرِفُ
الْخَاطِئُ الْعَاثِرُ اَنَا الَّذِىْ اَقْدَمَ
عَلَيْكَ مُجْتَرِئًا اَنَا الَّذِىْ عَصَاكَ
مُتَعَمِّدًا اَنَا الَّذِى اسْتَخْفٰى مِنْ
عِبَادِكَ وَبَارَزَكَ اَنَا الَّذِىْ هَابَ
عِبَادَكَ وَاَمِنَكَ اَنَا الَّذِىْ لَمْ
يَرْهَبْ سَطْوَتَكَ وَلَمْ يَخَفْ
بَأْسَكَ اَنَا الْجَانِىْ عَلٰى نَفْسِهٖ
اَنَا الْمُرْتَهَنُ بِبَلِيَّتِهٖ اَنَا الْقَلِيْلُ
الْحَيَاءِ اَنَا الطَّوِيْلُ الْعَنَاءِ بِحَقِّ

سے پیش کیا ہے اور انہی دروازوں سے جن دروازوں سے تو نے آنے کا حکم دیا ہے آیا ہوں اور ایسی چیز کے ذریعہ جس کے بغیر کوئی تجھ سے تقرب حاصل نہیں کر سکتا، تقرب چاہا ہے۔ پھر تیری طرف رجوع و بازگشت، تیری بارگاہ میں تذلل و عاجزی اور تجھ سے نیک گمان اور تیری رحمت پر اعتماد کو طلب تقرب کے ہمراہ رکھا ہے اور اس کے ساتھ ایسی امید کا ضمیمہ بھی لگا دیا ہے جس کے ہوتے ہوئے تجھ سے امید رکھنے والا محروم نہیں رہتا اور تجھ سے اسی طرح سوال کیا ہے جس طرح کوئی بے قدر، ذلیل، شکستہ حال، تہی دست خوف زدہ اور طلب گار پناہ سوال کرتا ہے اور اس حالت کے باوجود میرا یہ سوال خوف، عجز و نیاز مندی، پناہ طلبی اور امان خواہی کی رو سے ہے نہ متکبروں کے تکبر کے ساتھ برتری جتلاتے، نہ اطاعت گزاروں کے (اپنی اطاعت پر) فخر و اعتماد کی بنا پر اتراتے اور نہ سفارش کرنے والوں کی سفارش پر سربلندی دکھاتے ہوئے اور میں اس اعتراف کے ساتھ تمام کمتروں سے کمتر، خوار و ذلیل لوگوں سے ذلیل تر اور ایک چیونٹی کے مانند بلکہ اس سے بھی پست تر ہوں۔ اے وہ جو گنہگاروں پر عذاب کرنے میں جلدی نہیں کرتا اور نہ سرکشوں کو (اپنی نعمتوں سے) روکتا ہے۔ اے وہ جو لغزش کرنے والوں سے درگزر فرما کر احسان کرتا ہے اور گنہگاروں کو مہلت دے کر تفضل فرماتا ہے۔ میں وہ ہوں جو گنہگار، گناہ کا معترف، خطا کار اور لغزش کرنے والا ہوں۔ میں وہ ہوں جس نے تیرے مقابلہ میں جرأت سے کام لیتے ہوئے پیش قدمی کی۔ میں وہ ہوں جس نے دیدہ دانستہ گناہ کیے۔ میں وہ ہوں جس نے (اپنے گناہوں کو) تیرے بندوں

مَنِ انْتَجَبْتَ مِنْ خَلْقِكَ وَبِحَقِّ مَنِ
اصْطَفَيْتَهُ لِنَفْسِكَ بِحَقِّ مَنِ
اخْتَرْتَ مِنْ بَرِيَّتِكَ وَمَنِ اجْتَبَيْتَ
لِشَأْنِكَ بِحَقِّ مَنْ وَصَلْتَ طَاعَتَهُ
بِطَاعَتِكَ وَمَنْ جَعَلْتَ مَعْصِيَتَهُ
كَمَعْصِيَتِكَ بِحَقِّ مَنْ قَرَنْتَ
مُوَالاتَهُ بِمُوَالاتِكَ وَمَنْ
نُطْتَ مُعَادَاتَهُ بِمُعَادَاتِكَ
تَغَمَّدْنِي فِي يَوْمِي هٰذَا بِمَا
تَتَغَمَّدُ بِهِ مَنْ جَارَ إِلَيْكَ
مُتَنَصِّلًا وَعَاذَ بِاسْتِغْفَارِكَ
تَائِبًا وَتَوَلَّنِي بِمَا تَتَوَلَّى بِهِ
أَهْلَ طَاعَتِكَ وَالزُّلْفَى لَدَيْكَ
وَالْمَكَانَةِ مِنْكَ وَتَوَحَّدْنِي
بِمَا تَتَوَحَّدُ بِهِ مَنْ وَفَى
بِعَهْدِكَ وَأَتْعَبَ نَفْسَهُ فِي
ذَاتِكَ وَأَجْهَدَهَا فِي مَرْضَاتِكَ
وَلَا تُؤَاخِذْنِي بِتَفْرِيطِي فِي
جَنْبِكَ وَتَعَدِّي طَوْرِي فِي
حُدُودِكَ وَمُجَاوَزَةِ أَحْكَامِكَ
وَلَا تَسْتَدْرِجْنِي بِإِمْلَائِكَ لِي
اسْتِدْرَاجَ مَنْ مَنَعَنِي خَيْرَ مَا
عِنْدَهُ وَلَمْ يَشْرَكْكَ فِي حُلُولِ
نِعْمَتِهِ بِي وَنَبِّهْنِي مِنْ رَقْدَةِ
الْغَافِلِينَ وَسِنَةِ الْمُسْرِفِينَ
وَنَعْسَةِ الْمَخْذُولِينَ وَخُذْ
بِقَلْبِي إِلَى مَا اسْتَعْمَلْتَ بِهِ

سے چھپایا اور تیرے سامنے علم کھلا مخالفت کی۔ میں
وہ ہوں جو تیرے بندوں سے ڈرتا رہا۔ اور تجھ سے بے خوف
رہا۔ میں وہ ہوں جو تیری ہیبت سے ہراساں اور تیرے
عذاب سے خوف زدہ نہ ہوا۔ میں خود ہی اپنے حق میں
مجرم اور بلا و مصیبت کے ہاتھوں میں گروی ہوں۔ میں
ہی شرم و حیا سے عاری اور طویل رنج و تکلیف میں مبتلا
ہوں۔ میں تجھے اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے
تو نے مخلوقات میں سے منتخب کیا۔ اس کے حق کا واسطہ
دیتا ہوں جسے تو نے اپنے لئے پسند فرمایا۔ اس کے
حق کا واسطہ دیتا ہوں جسے تو نے کائنات میں سے
برگزیدہ کیا اور جسے اپنے احکام (کی تبلیغ) کے
لئے چن لیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کی اطاعت
کو اپنی اطاعت سے ملا دیا اور جس کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی
کے مانند قرار دیا۔ اس کے حق کا واسطہ دیتا ہوں جس کی
محبت کو اپنی محبت سے مقرون اور جس کی دشمنی کو اپنی
دشمنی سے وابستہ کیا ہے۔ مجھے آج کے دن اس
دامن رحمت میں ڈھانپ لے جس سے ایسے شخص کو
ڈھانپتا ہے جو گناہوں سے دست بردار ہو کر تجھ سے
نالہ و فریاد کرے اور تائب ہو کر تیرے دامن مغفرت
میں پناہ چاہے۔ اور جس طرح اپنے اطاعت گزاروں
اور قرب و منزلت والوں کی سرپرستی فرماتا ہے اسی
طرح میری سرپرستی فرما اور جس طرح ان لوگوں پر جنہوں
نے تیرے عہد کو پورا کیا، تیری خاطر اپنے کو تعب و مشقت
میں ڈالا، اور تیری رضامندیوں کے لئے سختیوں کو جھیلا۔
خود ہی تنہا احسان کرتا ہے اسی طرح مجھ پر بھی
تن تنہا احسان فرما اور تیرے حق میں کوتاہی کرنے
تیرے حدود سے متجاوز ہونے اور تیرے احکام کے

القانتين واستعبدت به المتعبدين واستنقذت به المتهاونين وأعذني مما يباعدني عنك ويحول بيني وبين حظي منك ويصدني عما أحاول لديك وسهل لي مسلك الخيرات إليك والمسابقة إليها من حيث أمرت والمشاحة فيها على ما أردت ولا تمحقني فيمن تمحق من المستخفين بما أوعدت ولا تهلكني مع من تهلك من المتعرضين لمقتك ولا تتبرني فيمن تتبر من المنحرفين عن سبلك ونجني من غمرات الفتنة وخلصني من لهوات البلوى وأجرني من أخذ الإملاء وحل بيني وبين عدو يضلني وهوى يوبقني ومنقصة ترهقني ولا تعرض عني إعراض من لا ترضى عنه بعد غضبك ولا تؤيسني من الأمل فيك فيغلب علي القنوط من رحمتك ولا تمنحني بما لا طاقة

پس پشت ڈالنے پر میرا مواخذہ نہ کر اور مجھے اس شخص کے مہلت دینے کی طرح مہلت دے کر رفتہ رفتہ اپنے عذاب کا مستحق نہ بنا جس نے اپنی بھلائی کو مجھ سے روک لیا اور سمجھتا ہے کہ بس وہی نعمت کا دینے والا ہے یہاں تک کہ تجھے بھی ان نعمتوں کے دینے میں شریک نہ سمجھا ہو۔ مجھے غفلت شعاروں کی نیند، بے راہ روؤں کے خواب اور حرماں نصیبوں کی غفلت سے ہوشیار کر دے۔ اور میرے دل کو اس راہ و عمل پر لگا جس پر تو نے اطاعت گزاروں کو لگایا ہے۔ اور اس عبادت کی طرف مائل فرما جو عبادت گزاروں سے تو نے چاہی ہے۔ اور ان چیزوں کی ہدایت کر جن کے وسیلہ سے سہل انگاروں کو رہائی بخشی ہے۔ اور جو باتیں تیری بارگاہ سے دور کر دیں اور میرے اور تیرے ہاں کے حظ و نصیب کے درمیان حائل اور تیرے ہاں کے مقصد و مراد سے مانع ہو جائیں ان سے محفوظ رکھ اور نیکیوں کی راہ پیمائی اور ان کی طرف سبقت جس طرح تو نے حکم دیا ہے اور ان کی بڑھ چڑھ کر خواہش جیسا کہ تو نے چاہا ہے میرے لئے سہل و آسان کر اور اپنے عذاب و وعید کو سبک سمجھنے والوں کے ساتھ کہ جنہیں تو تباہ کرے گا، مجھے تباہ نہ کرنا اور جنہیں دشمنی پر آمادہ ہونے کی وجہ سے ہلاک کرے گا، ان کے ساتھ مجھے ہلاک نہ کرنا اور اپنی سیدھی راہوں سے انحراف کرنے والوں کے زمرہ میں کہ جنہیں تو برباد کرے گا، مجھے برباد نہ کرنا۔ اور فتنہ و فساد کے بھنور سے مجھے نجات دے اور بلا کے منہ سے چھڑا لے اور زمانۂ مہلت (کی بداعمالیوں) پر گرفت سے پناہ دے اور

لِي بِهِ فَتَبْهَظَنِي مِمَّا تُحَمِّلُنِيهِ
مِنْ فَضْلِ مَحَبَّتِكَ وَلَا تُرْسِلْنِي
مِنْ يَدِكَ إِرْسَالَ مَنْ لَا خَيْرَ
فِيهِ وَلَا حَاجَةَ بِكَ إِلَيْهِ
وَلَا إِنَابَةَ لَهُ وَلَا تَرْمِ بِي
رَمْيَ مَنْ سَقَطَ مِنْ عَيْنِ رِعَايَتِكَ
وَمَنِ اشْتَمَلَ عَلَيْهِ الْخِزْيُ مِنْ
عِنْدِكَ بَلْ خُذْ بِيَدِي مِنْ
سَقْطَةِ الْمُتَرَدِّينَ وَوَهْلَةِ
الْمُتَعَسِّفِينَ وَزَلَّةِ الْمَغْرُورِينَ
وَوَرْطَةِ الْهَالِكِينَ وَعَافِنِي
مِمَّا ابْتَلَيْتَ بِهِ طَبَقَاتِ
عَبِيدِكَ وَإِمَائِكَ وَبَلِّغْنِي
مَبَالِغَ مَنْ عُنِيتَ بِهِ وَأَنْعَمْتَ
عَلَيْهِ وَرَضِيتَ عَنْهُ فَأَعَشْتَهُ
حَمِيدًا وَتَوَفَّيْتَهُ سَعِيدًا
وَطَوِّقْنِي طَوْقَ الْإِقْلَاعِ عَمَّا
يُحْبِطُ الْحَسَنَاتِ وَيَذْهَبُ
بِالْبَرَكَاتِ وَأَشْعِرْ قَلْبِي
الْإِزْدِجَارَ عَنْ قَبَائِحِ
السَّيِّئَاتِ وَفَوَاضِحِ الْحَوْبَاتِ
وَلَا تَشْغَلْنِي بِمَا لَا أُدْرِكُهُ
إِلَّا بِكَ عَمَّا لَا يُرْضِيكَ
عَنِّي غَيْرُهُ وَانْزِعْ مِنْ
قَلْبِي حُبَّ دُنْيَا دَنِيَّةٍ
تَنْهَى عَمَّا عِنْدَكَ وَتَصُدُّ
عَنِ ابْتِغَاءِ الْوَسِيلَةِ إِلَيْكَ

اس دشمن کے درمیان جو مجھے بہکائے، اور اس خواہش نفس کے درمیان جو مجھے تباہ و برباد کرے، اور اس نقص و عیب کے درمیان جو مجھے گھیر لے، حائل ہو جا۔ اور جیسے اس شخص سے کہ جس پر غضب ناک ہونے کے بعد تو راضی نہ ہو رُخ پھیر لیتا ہے اسی طرح مجھ سے رُخ نہ پھیر اور جو امیدیں تجھ سے وابستہ کئے ہوئے تھا ان میں مجھے بے آس نہ کر کہ تیری رحمت سے یاس و ناامیدی مجھ پر غالب آ جائے۔ اور مجھے اتنی نعمتیں بھی نہ بخش کہ جن کے اٹھانے کی میں طاقت نہیں رکھتا کہ تو فراوانیٔ محبت سے مجھ پر وہ بار لاد دے جو مجھے گراں بار کر دے۔ اور مجھے اس طرح اپنے ہاتھ سے نہ چھوڑ دے جس طرح اسے چھوڑ دیتا ہے جس میں کوئی بھلائی نہ ہو اور نہ تجھے اس سے کوئی مطلب ہو اور نہ اس کے لئے توبہ و بازگشت ہو۔ اور مجھے اس طرح نہ پھینک دے جس طرح اسے پھینک دیتا ہے جو تیری نظر توجہ سے گر چکا ہو، اور تیری طرف سے ذلت و رسوائی اس پر چھائی ہوئی ہو بلکہ گرنے والوں کے گرنے سے اور کج روؤں کے خوف و ہراس سے اور فریب خوردہ لوگوں کے لغزش کھانے سے اور ہلاک ہونے والوں کے ورطۂ ہلاکت میں گرنے سے میرا ہاتھ تھام لے اور اپنے بندوں اور کنیزوں کے مختلف طبقوں کو جن چیزوں میں مبتلا کیا ہے ان سے مجھے عافیت و سلامتی بخش۔ اور جنہیں تو نے مورد عنایت قرار دیا، جنہیں نعمتیں عطا کیں، جن سے راضی و خوشنود ہوا، جنہیں قابل ستائش زندگی بخشی اور سعادت و کامرانی کے ساتھ موت دی ان کے مراتب و درجات پر مجھے

وَ تُذْهِلُ عَنِ التَّقَرُّبِ مِنْكَ
وَ زَيِّنْ لِيَ التَّفَرُّدَ بِمُنَاجَاتِكَ
بِاللَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ هَبْ لِي
عِصْمَةً تُدْنِينِي مِنْ خَشْيَتِكَ
وَ تَقْطَعُنِي عَنْ رُكُوبِ مَحَارِمِكَ
وَ تَفُكُّنِي مِنْ أَسْرِ الْعَظَائِمِ
وَ هَبْ لِيَ التَّطْهِيرَ مِنْ دَنَسِ
الْعِصْيَانِ وَ أَذْهِبْ عَنِّي
دَرَنَ الْخَطَايَا وَ سَرْبِلْنِي
بِسِرْبَالِ عَافِيَتِكَ وَ رَدِّنِي
رِدَاءَ مُعَافَاتِكَ وَ جَلِّلْنِي
سَوَابِغَ نَعْمَائِكَ وَ ظَاهِرْ
لَدَيَّ فَضْلَكَ وَ طَوْلَكَ وَ
أَيِّدْنِي بِتَوْفِيقِكَ وَ تَسْدِيدِكَ
وَ أَعِنِّي عَلَى صَالِحِ النِّيَّةِ
وَ مَرْضِيِّ الْقَوْلِ وَ مُسْتَحْسَنِ
الْعَمَلِ وَ لَا تَكِلْنِي إِلَى حَوْلِي وَ
قُوَّتِي دُونَ حَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ
وَ لَا تُخْزِنِي يَوْمَ تَبْعَثُنِي
لِلِقَائِكَ وَ لَا تَفْضَحْنِي بَيْنَ
يَدَيْ أَوْلِيَائِكَ وَ لَا تُنْسِنِي
ذِكْرَكَ وَ لَا تُذْهِبْ عَنِّي
شُكْرَكَ بَلْ أَلْزِمْنِيهِ فِي
أَحْوَالِ السَّهْوِ عِنْدَ غَفَلَاتِ
الْجَاهِلِينَ لِآلَائِكَ وَ
أَوْزِعْنِي أَنْ أُثْنِيَ بِمَا
أَوْلَيْتَنِيهِ وَ أَعْتَرِفَ بِمَا

فائز کر۔ اور وہ چیزیں جو نیکیوں کو محو اور برکتوں کو زائل کر دیں اُن سے کنارہ کشی اس طرح میرے لئے لازم کر دے جس طرح گردن میں پڑا ہوا طوق۔ اور بُرے گناہوں اور رُسوا کرنے والی معصیتوں سے علیحدگی و نفرت کو میرے دل کے لئے اس طرح ضروری قرار دے جس طرح بدن سے چپٹا ہوا لباس اور مجھے دنیا میں مصروف کر کے کہ جسے تیری مدد کے بغیر حاصل نہیں کر سکتا ان اعمال سے کہ جن کے علاوہ تجھے کوئی اور چیز مجھ سے خوش نہیں کر سکتی، غافل نہ کر دے اور اس پست دنیا کی محبت کو جو تیرے ہاں کی سعادت ابدی کی طرف متوجہ ہونے سے مانع اور تیری طرف وسیلہ طلب کرنے سے سدِّ راہ اور تیرا تقرب حاصل کرنے سے غافل کرنے والی ہے میرے دل سے نکال دے۔ اور مجھے وہ ملکہ عصمت عطا فرما جو مجھے تیرے خوف سے قریب، ارتکاب محرمات سے الگ اور کبیرہ گناہوں کے بندھنوں سے رہا کر دے۔ اور مجھے گناہوں کی آلودگی سے پاکیزگی عطا فرما اور معصیت کی کثافتوں کو مجھ سے دور کر دے اور اپنی عافیت کا جامہ مجھے پہنا دے اور اپنی سلامتی کی چادر اوڑھا دے اور اپنی وسیع نعمتوں سے مجھے ڈھانپ لے اور میرے لئے اپنے عطایا و انعامات کا سلسلہ پیہم جاری رکھ اور اپنی توفیق اور حق کی راہنمائی سے مجھے تقویت دے اور پاکیزہ نیت، پسندیدہ گفتار اور شائستہ کردار کے سلسلہ میں میری مدد فرما اور اپنی قوت و طاقت کے بجائے مجھے میری قوت و طاقت کے حوالے نہ کر اور جس دن مجھے اپنی ملاقات

أَسْدَيْتَهُ إِلَيَّ وَاجْعَلْ رَغْبَتِي
إِلَيْكَ فَوْقَ رَغْبَةِ الرَّاغِبِينَ
وَحَمْدِي إِيَّاكَ فَوْقَ حَمْدِ
الْحَامِدِينَ وَلَا تَخْذُلْنِي
عِنْدَ فَاقَتِي إِلَيْكَ وَلَا
تُهْلِكْنِي بِمَا أَسْدَيْتُهُ إِلَيْكَ
وَلَا تَجْبَهْنِي بِمَا جَبَهْتَ
بِهِ الْمُعَانِدِينَ لَكَ فَإِنِّي
لَكَ مُسَلِّمٌ أَعْلَمُ أَنَّ الْحُجَّةَ
لَكَ وَأَنَّكَ أَوْلَى بِالْفَضْلِ
وَأَعْوَدُ بِالْإِحْسَانِ وَأَهْلُ
التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَ
أَنَّكَ بِأَنْ تَعْفُوَ أَوْلَى مِنْكَ
بِأَنْ تُعَاقِبَ وَأَنَّكَ بِأَنْ
تَسْتُرَ أَقْرَبُ مِنْكَ إِلَى أَنْ
تَشْهَرَ فَأَحْيِنِي حَيَاةً
طَيِّبَةً تَنْتَظِمُ بِمَا أُرِيدُ
وَتَبْلُغُ مَا أُحِبُّ مِنْ
حَيْثُ لَا آتِي مَا تَكْرَهُ وَلَا
أَرْتَكِبُ مَا نَهَيْتَ عَنْهُ
وَأَمِتْنِي مِيتَةَ مَنْ يَسْعَى
نُورُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ
يَمِينِهِ وَذَلِّلْنِي بَيْنَ يَدَيْكَ
وَأَعِزَّنِي عِنْدَ خَلْقِكَ
وَضَعْنِي إِذَا خَلَوْتُ بِكَ
وَارْفَعْنِي بَيْنَ عِبَادِكَ وَ
أَغْنِنِي عَمَّنْ هُوَ غَنِيٌّ

کسے اٹھائے مجھے ذلیل و خوار اور اپنے دوستوں
کے سامنے رسوا نہ کرنا۔ اور اپنی بارگاہ میں میرے دل سے
نوازش سے ہمکنار ... اپنا شکر و سپاس مجھ سے
زائل نہ کر بلکہ جب تیری نعمتوں سے غفلت و بیہودہ
حالت کے عالم میں ہوں میرے لیے اس کا شکر
لازم قرار دے اور میرے دل میں یہ بات ڈال دے
کہ جو نعمتیں تو نے بخشی ہیں ان پر حمد و توصیف اور
جو احسانات مجھ پر کئے ہیں ان کا اعتراف کروں۔
اور اپنی طرف میری توجہ کو تمام توجہ کرنے والوں سے
بالاتر اور میری حمد سرائی کو تمام حمد کرنے والوں سے
بلند تر قرار دے اور جب مجھے تیری احتیاج ہو
تو مجھے اپنی نصرت سے محروم نہ کرنا اور جن اعمال
کو تیری بارگاہ میں پیش کیا ہے ان کی وجہ سے
ویرانہ ہلاکت میں نہ ڈال اور جس طرح تو نے
تو نے اپنے معاندوں کو دھتکار دیا ہے یوں مجھے
اپنی بارگاہ سے دھتکار نہ دینا اس لیے کہ میں تیرا
مطیع و فرمانبردار ہوں اور یہ جانتا ہوں کہ حجت و
برہان تیرے ہی لیے ہے اور تو فضل و بخشش کا
زیادہ سزاوار اور لطف و احسان کے ساتھ فائدہ رسا
اور اس کا اہل ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے اور اس کا
اہل ہے کہ مغفرت سے کام لے اور اس کا زیادہ سزاوار
ہے کہ سزا دینے کے بجائے معاف کر دے اور تشہیر
کرنے کے بجائے پردہ پوشی تیری روش سے قریب تر
ہے۔ تو مجھے ایسی پاکیزہ زندگی دے جو میرے
حسب دلخواہ امور پر مشتمل اور میری پسندیدہ
چیزوں پر منتہی ہو اس طرح کہ جس کام کو تو ناپسند
کرے اسے بجا نہ لاؤں اور جس سے منع کرے اس

عَنِّيْ وَ زِدْنِيْ إِلَيْكَ فَاقَةً
وَ فَقْرًا وَ أَعِذْنِيْ مِنْ
شَمَاتَةِ الْأَعْدَآءِ وَ مِنْ
حُلُوْلِ الْبَلَآءِ وَ مِنَ الذُّلِّ
وَالْعَنَآءِ تَغَمَّدْنِيْ فِيْمَا
اطَّلَعْتَ عَلَيْهِ مِنِّيْ بِمَا
يَتَغَمَّدُ بِهِ الْقَادِرُ عَلَى
الْبَطْشِ لَوْلَا حِلْمُهُ وَالْاٰخِذُ
عَلَى الْجَرِيْرَةِ لَوْلَا اَنَاتُهُ وَ
إِذَا اَرَدْتَ بِقَوْمٍ فِتْنَةً اَوْ
سُوْٓءًا فَنَجِّنِيْ مِنْهَا لِوَاذًا
بِكَ وَإِذْ لَمْ تُقِمْنِيْ مَقَامَ
فَضِيْحَةٍ فِيْ دُنْيَاكَ فَلَا
تُقِمْنِيْ مِثْلَهُ فِيْ اٰخِرَتِكَ
وَاشْفَعْ لِيْ أَوَائِلَ مِنَنِكَ
بِأَوَاخِرِهَا وَقَدِيْمَ فَوَائِدِكَ
بِحَوَادِثِهَا وَلَا تَمْدُدْ لِيْ
مَدًّا يَقْسُوْ مَعَهُ قَلْبِيْ وَ
لَا تَقْرَعْنِيْ قَارِعَةً يَذْهَبُ
لَهَا بَهَائِيْ وَلَا تَسُمْنِيْ خَسِيْسَةً
يَصْغُرُ لَهَا قَدْرِيْ وَلَا
نَقِيْصَةً يُجْهَلُ مِنْ اَجْلِهَا
مَكَانِيْ وَلَا تَرُعْنِيْ رَوْعَةً
اُبْلِسُ بِهَا وَلَا خِيْفَةً اُوْجِسُ
دُوْنَهَا اجْعَلْ هَيْبَتِيْ فِيْ
وَعِيْدِكَ وَ حَذَرِيْ مِنْ
إِعْذَارِكَ وَ إِنْذَارِكَ وَ

کا ارتکاب نہ کروں۔ اور مجھے اس شخص کی سی موت
دے جس کا نور اس کے آگے اور اس کے داہنی
طرف چلتا ہو اور مجھے اپنی بارگاہ میں عاجز و سرنگوں
بنا اور لوگوں کے نزدیک باوقار بنا دے۔ اور جب
تجھ سے تخلیہ میں راز و نیاز کروں، تو مجھے پست و
سرافگندہ اور اپنے بندوں میں بلند مرتبہ قرار دے
اور جو مجھ سے بے نیاز ہو اس سے مجھے بے نیاز
کر دے اور میرے فقر و احتیاج کو اپنی طرف بڑھا
دے اور دشمنوں کے خندۂ زیر لب، بلاؤں کے
ورود اور ذلت و سختی سے پناہ دے اور میرے
ان گناہوں کے بارے میں کہ جن پر تو مطلع ہے
اس شخص کے مانند میری پردہ پوشی فرما کہ اگر اس
کا حلم مانع نہ ہوتا تو وہ سخت گرفت پر قادر ہوتا
اور اگر اس کی روش میں نرمی نہ ہوتی تو وہ گناہوں پر
مواخذہ کرتا۔ اور جب کسی جماعت کو مصیبت
میں گرفتار یا بلا و زحمت سے دوچار کرنا چاہے، تو
در صورتیکہ میں تجھ سے پناہ طلب ہوں اس مصیبت
سے نجات دے۔ اور جبکہ تو نے مجھے دنیا میں
رسوائی کے موقف میں کھڑا نہیں کیا تو اسی طرح
آخرت میں بھی رسوائی کے مقام پر کھڑا نہ کرنا۔ اور
میرے لئے دنیوی نعمتوں کو اخروی نعمتوں سے اور
قدیم فائدوں کو جدید فائدوں سے ملا دے اور مجھے
اتنی مہلت نہ دے کہ اس کے نتیجہ میں میرا دل سخت
ہو جائے اور ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کر جس سے
میری عزت و آبرو جاتی رہے اور ایسی ذلت سے
دوچار نہ کر جس سے میری قدر و منزلت کم ہو جائے
اور ایسے عیب میں گرفتار نہ کر جس سے میرا مرتبہ و

رَضِيتَ عَنْهُ بِتَقْوَاهُ لِذَلِكَ
فَاخْتِمْ لِي بِالسَّعَادَةِ ...
بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ بِالْجُمْلَةِ
لَكَ وَ مَحَوْتَ بِكَرَمِكَ ...
وَ السُّؤَالِ عَمَّا نَهَيْتَ ... وَ
... لِي إِيَّاكَ فِي ...
نَجَاتِي مِنْ نَارِكَ وَ
إِجَارَتِي مِمَّا فِيهِ أَهْلُهَا
مِنْ عَذَابِكَ فَلَا تَذَرْنِي فِي
طُغْيَانِي عَامِهاً وَ لَا فِي غَمْرَتِي
سَاهِياً حَتَّى حِينٍ وَ لَا
تَجْعَلْنِي عِظَةً لِمَنِ اتَّعَظَ
وَ لَا نَكَالًا لِمَنِ اعْتَبَرَ وَ لَا
فِتْنَةً لِمَنْ نَظَرَ وَ لَا تَمْكُرْ
بِي فِيمَنْ تَمْكُرُ بِهِ وَ لَا
تَسْتَبْدِلْ بِي غَيْرِي وَ لَا
تُغَيِّرْ لِيَ اسْماً وَ لَا تُبَدِّلْ
لِي جِسْماً وَ لَا تَتَّخِذْنِي هُزُواً
لِخَلْقِكَ وَ لَا سُخْرِيّاً لَكَ وَ لَا
تَبَعاً إِلَّا لِمَرْضَاتِكَ وَ لَا
مُمْتَهَناً إِلَّا بِالِانْتِقَامِ لَكَ
وَ أَوْجِدْنِي بَرْدَ عَفْوِكَ وَ
حَلَاوَةَ رَحْمَتِكَ وَ رَوْحِكَ
وَ رَيْحَانِكَ وَ جَنَّةِ نَعِيمِكَ
وَ أَذِقْنِي طَعْمَ الْفَرَاغِ لِمَا
تُحِبُّ بِسَعَةٍ مِنْ سَعَتِكَ
وَ الِاجْتِهَادِ فِيمَا يُزْلِفُ

ساتھ یاد کیا گیا ہے۔ مجھے اتنا خوف زدہ کر
کہ ان چیزوں پر چلوں اور ایسا خوف نہ دلا کر
پامال ہو چکا ہے
یہ توفیق دے کہ جن وعیدوں سے ڈرایا ہے اور جن سے باز رہنے
کا حکم دیا ہے ان سے بچوں، اور
یہ توفیق دے کہ میں اپنے رب قرآن کی تلاوت
کے وقت پڑھوں اور مجھے دین کی ہدایت کے لئے بیدار
رکھنے، عبادت و تقویٰ کی دعا و مناجات کے لئے
جاگنے، سب سے الگ ہو کر تیرے نزدیک تیرے
سامنے اپنی عاجزی پیش کرنے، حسنات کو دوگنی
کرنے کے لئے بیدار رکھ۔ کہ مجھے تیرے اس عذاب
سے جس میں اہل دوزخ گرفتار ہیں۔ پناہ ملے
کہ ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
مجھے ... [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

لَدَيْكَ وَ عِنْدَكَ وَ أَتْحِفْنِي
بِتُحْفَةٍ مِنْ تُحَفَاتِكَ وَ اجْعَلْ
تِجَارَتِي رَابِحَةً وَ كَرَّتِي غَيْرَ
خَاسِرَةٍ وَ أَخِفْنِي مَقَامَكَ
وَ شَوِّقْنِي لِقَاءَكَ وَ تُبْ عَلَيَّ
تَوْبَةً نَصُوحاً لَا تُبْقِ مَعَهَا
ذُنُوباً صَغِيرَةً وَ لَا كَبِيرَةً
وَ لَا تَذَرْ مَعَهَا عَلَانِيَةً وَ
لَا سَرِيرَةً وَ انْزِعِ الْغِلَّ مِنْ
صَدْرِي لِلْمُؤْمِنِينَ وَ اعْطِفْ
بِقَلْبِي عَلَى الْخَاشِعِينَ وَ
كُنْ لِي كَمَا تَكُونُ لِلصَّالِحِينَ
وَ حَلِّنِي حِلْيَةَ الْمُتَّقِينَ وَ
اجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي
الْغَابِرِينَ، وَ ذِكْراً نَامِياً فِي
الْآخِرِينَ وَ وَافِ بِي عَرْصَةَ
الْأَوَّلِينَ وَ تَمِّمْ سُبُوغَ
نِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَ ظَاهِرْ كَرَامَاتِهَا
لَدَيَّ وَ امْلَأْ مِنْ فَوَائِدِكَ
يَدِي وَ سُقْ كَرَائِمَ
مَوَاهِبِكَ إِلَيَّ وَ جَاوِرْ بِيَ
الْأَطْيَبِينَ مِنْ أَوْلِيَائِكَ
فِي الْجِنَانِ الَّتِي زَيَّنْتَهَا
لِأَصْفِيَائِكَ وَ جَلِّلْنِي
شَرَائِفَ نِحَلِكَ فِي الْمَقَامَاتِ
الْمُعَدَّةِ لِأَحِبَّائِكَ وَ
اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ مَقِيلًا

عفو و درگزر کی لذت اور رغبت، راحت و آسائش
گل و ریحان اور جنت نعیم کی شیرینی سے آشنا
کر اور اپنی وسعت و تونگری کی بدولت ایک فراخ
سے روشناس کر جس میں تیرے پسندیدہ کاموں کو بجا
لا سکوں، اور ایسی سعی و کوشش کی توفیق دے جو
تیری بارگاہ میں تقرب کا باعث ہو اور اپنے تحفوں
میں سے مجھے ایک نیا تحفہ دے اور میری اخروی تجارت
کو نفع بخش اور میری بازگشت کو بے ضرر قرار دے
اور مجھے اپنے مقام و موقف سے ڈرا اور اپنی ملاقات
کا مشتاق بنا۔ اور ایسی سچی توبہ کی توفیق عطا فرما
کہ جس کے ساتھ میرے چھوٹے اور بڑے گناہوں کو
باقی نہ رکھے اور کھلی اور ڈھکی معصیتوں کو محو کر
دے اور اہل ایمان کی طرف سے میرے دل سے کینہ
و بغض کو نکال دے اور انکسار و فروتنی کرنے والوں
پر میرے دل کو مہربان بنا دے اور میرے لئے تو
ایسا ہو جا جیسا نیکوکاروں کے لئے ہے۔ اور
پرہیزگاروں کے زیور سے مجھے آراستہ کر دے
اور آیندہ آنے والوں میں میرا ذکر خیر اور بعد
میں آنے والی نسلوں تک میرا ذکر روز افزوں
برقرار رکھ اور سابقون الاوّلون کے محل و مقام تک
مجھے پہنچا دے اور فراخی نعمت کو مجھ پر تمام کر دے
اور اس کی منفعتوں کا سلسلہ پیہم جاری رکھ۔ اپنی
نعمتوں سے میرے ہاتھوں کو بھر دے۔ اور اپنی
گراں قدر بخششوں کو میری طرف بڑھا دے اور
جنت میں جسے تو نے اپنے برگزیدہ بندوں کے
لئے سجایا ہے مجھے اپنے پاکیزہ دوستوں کا ہمسایہ
قرار دے اور اُن جگہوں میں جنہیں اپنے دوستداروں کے لئے

أوِي إلَيْهِ مُطْمَئِنّاً وَمَثَابَةً
أتَبَوَّؤُهَا فَأقَرَّ عَيْناً وَلا
تُقَايِسْنِي بِعَظِيمَاتِ الجَرَائِرِ
وَلا تُهْلِكْنِي يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ
وَأزِلْ عَنِّي كُلَّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ
وَاجْعَلْ لِي فِي الحَقِّ طَرِيقاً
مِنْ كُلِّ رَحْمَةٍ وَأجْزِلْ لِي
قِسَمَ المَوَاهِبِ مِنْ نَوَالِكَ
وَوَفِّرْ عَلَيَّ حُظُوظَ الإحْسَانِ
مِنْ إفْضَالِكَ وَاجْعَلْ قَلْبِي
وَاثِقاً بِمَا عِنْدَكَ وَهَمِّي
مُسْتَفْرَغاً لِمَا هُوَ لَكَ وَ
اسْتَعْمِلْنِي بِمَا تَسْتَعْمِلُ
بِهِ خَالِصَتَكَ وَأشْرِبْ
قَلْبِي عِنْدَ ذُهُولِ العُقُولِ
طَاعَتَكَ وَاجْمَعْ لِيَ الغِنَى
وَالعَفَافَ وَالدَّعَةَ وَالمُعَافَاةَ
وَالصِّحَّةَ وَالسَّعَةَ وَالطُّمَأنِينَةَ
وَالعَافِيَةَ وَلا تُحْبِطْ حَسَنَاتِي
بِمَا يَشُوبُهَا مِنْ مَعْصِيَتِكَ
وَلا خَلَوَاتِي بِمَا يَعْرِضُ لِي
مِنْ نَزَغَاتِ فِتْنَتِكَ وَصُنْ
وَجْهِي عَنِ الطَّلَبِ إلَى أحَدٍ
مِنَ العَالَمِينَ وَذُبَّنِي عَنِ
التِمَاسِ مَا عِنْدَ الفَاسِقِينَ
وَلا تَجْعَلْنِي لِلظَّالِمِينَ
ظَهِيراً وَلا لَهُمْ عَلَى مَحْوِ

کے لئے مہیا کیا ہے، مجھے عمدہ و نفیس عطیوں کے
خلعت اُڑھا دے اور میرے لئے وہ آرامگاہ کہ
جہاں میں اطمینان سے بے کھٹکے رہوں اور وہ
منزل کہ جہاں میں ٹھہروں اور اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا
کروں، اپنے نزدیک مقرر کر دے۔ اور مجھے میرے
عظیم گناہوں کے لحاظ سے سزا نہ دینا اور جس دن
دلوں کے بھید جانچے جائیں گے، مجھے ہلاک نہ کرنا
ہر شک و شبہ کو مجھ سے دور کر دے اور میرے
لئے ہر رحمت سے حق تک پہنچنے کی راہ پیدا کر دے
اور اپنی عطاؤں و بخشش کے حصے میرے لئے زیادہ
کر دے اور اپنے فضل سے نیکی و احسان سے حظ
فراواں عطا کر۔ اور اپنے ہاں کی چیزوں پر میرا دل
مطمئن اور اپنے کاموں کے لئے میری فکر یکسو
کر دے اور مجھ سے وہ کام لے جو اپنے مخصوص
بندوں سے لیتا ہے اور جب عقلیں غفلت میں
پڑ جائیں اس وقت میرے دل میں اطاعت کا ولولہ
بھر دے اور میرے لئے تونگری، پاکدامنی، آسائش،
سلامتی، تندرستی، فراخی، اطمینان اور عافیت کو
جمع کر دے اور میری نیکیوں کو گناہوں کی آمیزش
کی وجہ سے اور میری تنہائیوں کو ان حسدوں کے
باعث جو از راہ امتحان پیش آتے ہیں، تباہ
نہ کر، اور اہل عالم میں سے کسی ایک کے آگے
ہاتھ پھیلانے سے میری عزت و آبرو کو بچا
رکھ اور ان چیزوں کی طلب و خواہش سے جو
بدکرداروں کے پاس ہیں مجھے روک دے اور
مجھے ظالموں کا پشت پناہ نہ بنا اور نہ (احکام) کتاب کے
مٹانے پر ان کا ناصر و مددگار قرار دے اور

كِتَابِكَ يَدًا وَنَصِيرًا وَحُطْنِيْ
مِنْ حَيْثُ لَا أَعْلَمُ حِيَاطَةً
تَقِيْنِيْ بِهَا وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ
تَوْبَتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَرَأْفَتِكَ
وَرِزْقِكَ الْوَاسِعِ إِنِّيْ إِلَيْكَ
مِنَ الرَّاغِبِيْنَ وَأَتْمِمْ لِيْ
إِنْعَامَكَ إِنَّكَ خَيْرُ الْمُنْعِمِيْنَ
وَاجْعَلْ بَاقِيَ عُمُرِيْ فِي الْحَجِّ
وَالْعُمْرَةِ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ يَا
رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ
عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ
الطَّاهِرِيْنَ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِمْ أَبَدَ الْآبِدِيْنَ۔

میری اس طرح نگہداشت کر کہ مجھے خبر بھی نہ ہونے پائے
ایسی نگہداشت کہ جس کے ذریعہ تو مجھے (ہلاکت
و تباہی) سے بچا لے جائے اور میرے لئے
توبہ و رحمت، لطف و رأفت اور کشادہ روزی کے
دروازے کھول دے۔ اس لئے کہ میں تیری جانب
رغبت و خواہش کرنے والوں میں سے ہوں، اور
میرے لئے اپنی نعمتوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے
اس لئے کہ انعام و بخشش کرنے والوں میں سب
سے بہتر ہے اور میری بقیہ عمر کو حج و عمرہ اور اپنی
رضا جوئی کے لئے قرار دے اے تمام جہانوں کے
پالنے والے! رحمت کرے اللہ تعالےٰ محمدؐ
اور ان کی پاک و پاکیزہ آلؑ پر اور ان پر۔ اور
ان کی اولاد پر ہمیشہ ہمیشہ درود و سلام ہو۔

یہ دن روزِ عرفہ کے نام سے موسوم ہے۔ عرفہ کے معنی میں فی الجملہ اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض کے نزدیک عرفہ عرفات ہی کا دوسرا نام ہے جو کہ مکۂ معظمہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پر ایک وسیع میدان ہے جہاں حجاج نہم ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب تک وقوف کرتے ہیں۔ گویا اس میدان کا ہر ٹکڑا عرفہ ہے اور ان ٹکڑوں کا مجموعہ عرفات ہے۔ اسے عرفات اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہاں ملک ملک کے باشندے جمع ہوتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں۔ یا اس لئے کہ یہ عرف الدیک (مرغ کی کلغی) سے ماخوذ ہے۔ کیونکہ مرغ کی کلغی بلند اور نمایاں ہوتی ہے اسی طرح عرفات بھی مکہ کی سرزمین سے کچھ بلندی پر واقع ہوا ہے۔ اور بعض کے نزدیک عرفہ دن کا نام اور عرفات مقام کا نام ہے۔ چنانچہ طوسی رحمہ اللہ نے مجمع البیان میں تحریر کیا ہے:-

عرفات اسم للبقعة المعروفة
يجب الوقوف بها في الحج ويوم
عرفة يوم الوقوف بها۔

عرفات اس مشہور جگہ کا نام ہے جہاں حج کے موقع
پر وقوف ضروری ہے اور اس روز وقوف کو روزِ عرفہ
کہا جاتا ہے۔

فیروز آبادی نے قاموس میں تحریر کیا ہے:-

يوم عرفة التاسع من ذي الحجة و
عرفات موقف الحاج ذلك اليوم

نہم ذی الحجہ روزِ عرفہ ہے۔ اور مکہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ
پر وہ موقف جہاں اس دن وقوف کیا جاتا ہے عرفات

[illegible] مکۃ ۔

اس قول کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جو [illegible] کی وجہ تسمیہ کے سلسلے میں ابن عباس سے منقول ہے
کہ حضرت ابراہیم نے [illegible] کرتے ہیں۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] کی طرف [illegible]

چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

ان من لم یتعلم فی شبیبته	جس شخص نے [illegible]
[illegible]	اس کے [illegible]
الا ان [illegible]	[illegible]

اسی طرح [illegible] سنت [illegible]
[illegible] ہیں۔ [illegible] قرآن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] قربانی [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
اس کے [illegible] کی نیت سے [illegible]
[illegible] کی شریعت میں کسی کو کلام نہیں۔ اور [illegible]
اس کے صحیح و درست ہونے سے انکار نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن مجید اور کتب [illegible] اس کا صراحۃً ذکر ہے۔

چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی ۔	جو شخص حج کا تمتع [illegible] تو جیسی قربانی میسر آئے کرے۔

اور عمران بن حصین سے منقول ہے کہ:

نزلت آية المتعة في كتاب الله فأمرنا بها رسول الله ثم لم تنزل آية تنسخ متعة الحج ولم ينه عنها رسول الله حتى مات قال رجل برأيه بعد ما شاء۔
(صحیح مسلم ج ۱۔ ص...)

حج تمتع کی آیت قرآن مجید میں وارد ہوئی ہے اور پیغمبر اکرمؐ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ پھر ایسی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی جو حج تمتع کو منسوخ کر دے اور نہ پیغمبرؐ نے مرتے دم تک اس سے کبھی روکا۔ البتہ بعد میں ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کر دیا۔

نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ اس سے مراد حضرت عمر ہیں جنہوں نے بعض مصالح کی بنا پر اس سے منع کر دیا اور حضرت عثمان بھی اسی منع پر کاربند رہے۔ مگر امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب حکم خدا و عمل پیغمبرؐ کے مطابق حج تمتع بجا لاتے رہے۔ اور حضرت عثمان نے روکنا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ میں کسی کے کہنے پر سنتِ پیغمبرؐ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ چنانچہ محمد بن اسمٰعیل بخاری نے تحریر کیا ہے:۔

قال اختلف علي وعثمان وهما بعسفان في المتعة فقال علي ما تريد ان تنهى عن امر فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عثمان دعنا منك۔
(صحیح بخاری ج ۱، ص...)

(راوی کا بیان ہے کہ) حضرت علیؑ اور حضرت عثمانؓ نے مقام عسفان میں حج تمتع کے بارے میں اختلاف کیا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا تمہارا مطلب کیا ہے کہ تم اس کام سے منع کرتے ہو جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا۔ حضرت عثمان نے لاجواب ہو کر کہا کہ یہ بحث جانے دیجئے۔

بہرحال حج ایک ایسا فریضہ ہے جس سے انسان کی زندگی پر اثر پڑتا اور اس کے افکار و اعمال میں ضبط و انضباط پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حج کے سلسلہ میں جو خواہشات ترک کئے جاتے ہیں اس سے صبر و تحمل اور ضبط نفس کی مشق ہوتی ہے جو برائیوں سے محفوظ رہنے کا پیش خیمہ ہے۔ اور سفر کی سختیوں اور صعوبتوں کو جھیلنے سے سستی و سہل انگاری، مستعدی و آمادگی سے بدل جاتی ہے۔ اور دل و دماغ میں ایسے تاثرات پیدا ہوتے ہیں جو ایک طرف مبداء سے وابستہ کرتے ہیں تو دوسری طرف معاد کا تصور تازہ کرتے ہیں۔ چنانچہ جب انسان میقات پر پہنچ کر احرام باندھتا ہے اور زبان سے لبیک اللّٰھم لبیک لا شریک لک لبیک۔ (حاضر ہوں بار الٰہا! میں حاضر ہوں۔ تو لاشریک ہے میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں) کہتا ہے تو یہ تصور بھی پیدا ہوتا ہے کہ جس طرح آج احرام لپیٹے گھر بار اور اہل و عیال کو چھوڑ کر اس کی آواز پر لبیک کہہ رہا ہے اسی طرح ایک دن وہ ہوگا جب احرام کے بجائے کفن لپیٹے اس دنیا سے منہ موڑ کر داعی موت کی پکار پر لبیک کہے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور جب احرام باندھے ہوئے عرفات میں پہنچتا ہے تو یہ منظر دیکھنے میں آتا ہے کہ تا حدِ نگاہ لوگوں کا جمگھٹا ہے جن کا پہناوا ایک، لباس ایک، وضع قطع ایک، نہ غربت اور امارت کا امتیاز، نہ چھوٹے اور بڑے کا فرق۔ سب دست بدعا ہیں۔ ہر ایک کی زبان پر توبہ و استغفار، ہر ایک اپنے گناہوں پر

پشیمان اور عفو و آمرزش کا طلب گار، ہر ایک امید و بیم کے سنگم پر ایستادہ، ہر شخص فریاد کناں، ہر شخص گھبرایا ہوا اور سہما ہوا، ایک دوسرے کی خبر نہیں۔ نفسا نفسی کا عالم، اس پر گرمی کا تڑاقہ، لوؤں کا زور، جھلسا دینے والے بادِ سموم کے جھونکے۔ نہ سر چھپانے کی جگہ نہ سایہ کرنے کی اجازت جسے دیکھ کر حشر کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ اور جب اس مرحلے سے فارغ ہو کر مشعرالحرام کی طرف آتا ہے تو دھوپ سے سنولایا ہوا چہرہ شاداب اور دھڑکتا ہوا دل مطمئن اس لئے کہ حرم میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ جو نجات و کامرانی کے لئے ایک نیک فال ہے۔ پھر مشعرالحرام سے منیٰ میں آتا ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تاسی میں رمی جمرات کرتا ہے کیونکہ حضرت ابراہیمؑ نے اس مقام پر شیطان پر پتھر مارے تھے۔ تو گویا وہ اپنے اس عمل سے شیطان کو اپنے سے ہنکاتا اور دور کرتا ہے پھر قربانی کرتا ہے۔ یہ عمل نفس امارہ کو کچلنے اور نفسانی خواہشات کو ذبح کرنے کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

واذبح حنجرۃ الھوی والطمع عند الذبیحۃ۔

ذبح کے وقت نفسانی خواہشات اور حرص و طمع کا گلا کاٹ دو۔

پھر خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے تو اس طواف ظاہری سے طواف باطنی کی طرف بھی توجہ پیدا ہوتی ہے اس طرح کہ جسم اس گھر کا طواف کرتا ہے اور قلب و روح رب البیت کا طواف کرتے ہیں۔ پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑتا اور اس کی جانب بڑھتا ہے کہ اگر پہلی مرتبہ رحم نہیں کرے گا تو دوسری مرتبہ، آخر کب تک اس کی رحمت جوش میں نہ آئے گی اور حیرانی و سراسیمگی کو اپنے دامن میں پناہ نہ دے گی۔ اور سنگ اسود کو بوسہ دیتا ہے تو گویا یہ پیمان کرتا ہے کہ اب اسی کے ہاتھ پر ہاتھ رکھوں گا جسے قدرت نے نصب کیا ہو چاہے وہ پتھر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر ان احساسات کو بیدار نہ کیا تو وہ ایک بے روح عمل ہے جو انسان کے اخلاق و اعمال میں تبدیلی پیدا نہیں کرے گا۔

وَكَانَ مِنْ دُعَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ
اَللّٰهُمَّ هٰذَا يَوْمٌ مُبَارَكٌ مَيْمُونٌ
وَالْمُسْلِمُونَ فِيهِ مُجْتَمِعُونَ فِي
أَقْطَارِ أَرْضِكَ يَشْهَدُ السَّائِلُ مِنْهُمْ
وَالطَّالِبُ وَالرَّاغِبُ وَالرَّاهِبُ وَ
أَنْتَ النَّاظِرُ فِي حَوَائِجِهِمْ فَأَسْأَلُكَ

عید الاضحیٰ اور روزِ جمعہ کی دعا

بارالہا! یہ مبارک و مسعود دن ہے جس میں مسلمان تیری زمین کے ہر گوشہ میں مجتمع ہیں۔ ان میں سائل بھی ہیں اور طلب گار بھی۔ ملتجی بھی ہیں اور خوف زدہ بھی، وہ سب ہی تیری بارگاہ میں حاضر ہیں اور تو ہی ان کی حاجتوں پر نگاہ رکھنے والا ہے۔ لہذا میں تجھ سے

مناسکِ حج اردو

و

زیاراتِ حج

بمطابق فتویٰ

سماحۃ آیۃ اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الخوئی مدظلہ العالی

تصحیح

آخری سوال و جواب جو سرکار آیۃ اللہ العظمیٰ السید الخوئیؒ سے دریافت کئے گئے ہیں۔

سوال: لفظ مقیم سے کیا مراد لیا جاتا ہے؟

جواب: عموماً ایسے شخص پر استعمال ہوتا ہے کہ جو کسی جگہ میں ہمیشہ کا قصد توطن نہ رکھتا ہو لیکن عرفاً اس کو مسافر بھی نہ کہتے ہوں اور اس کے محل سکونت کو مقر شمار کرتے ہوں تو وہ مقیم شمار ہوگا۔

سوال: مقیم اور شغال میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جواب: قبل ازیں مقیم کی توضیح ہو چکی ہے شغال ایسے شخص پر استعمال ہوتا ہے۔ جو مذکورہ بالا درجہ پر نہ پہنچا ہو اور مسافر اس پر صدق کرتا ہو اگرچہ کام کرنے والا ہو لیکن اتنی زیادہ مدت نہ وہاں رہتے ہوئے گزاری ہو کہ عنوان مسافر سے خارج ہو سکے۔

سوال :- جو لوگ مختلف ممالک سے جدہ میں کام کرنے آتے ہیں کیا ان کو مقیم کہا جائے گا یا اشغال نیز ہر کارمند کا کفیل ایک سال یا دو سال یا تمام عمر کی کفالت دیتا ہے جس پر حکومت سعودی کارمند کو اقامہ صادر کرتی ہے پھر ہر سال تمدید ہوتی رہتی ہے۔ آیا ایسے لوگ عمرہ مفردہ انجام دینے کے لیے کہاں سے احرام باندھ سکتے ہیں۔

جواب :- جب تک وہ قصد توطن جدہ کا نہ کریں بلکہ مقرر یا کارمند موقت حساب کئے جائیں تو احرام عمرہ مفردہ کے لئے ان کو کسی میقات معروفہ پر جانا ہوگا جیسے کہ جحفہ ہے اور اس طرح جب قصد توطن کرلیں تو کافی مدت وہاں قیام کریں کہ اب صدق مسافر ان پر نہ ہو سکے تو ایسی صورت میں وہ جدہ ہی سے عمرہ مفردہ کا احرام باندھ سکتے ہیں فقط قصد توطن کافی نہیں ہے اور نہ ہی احرام از جدہ صحیح ہوگا۔

سوال :- میں جدہ میں مقیم ہوں جو مکہ سے ۱۲ فرسخ دور ہے

اگر نماز پڑھنے یا طواف کرنے مکہ چلا جاؤں تو میرے لیے کیا حکم ہے۔ یعنی بغیر احرام جا سکتا ہوں اور اگر عمرہ مفردہ انجام دینے کے بعد ۲۰ دن گزر گئے ہوں تو دوبارہ میں بدون احرام مکہ میں داخل ہو سکتا ہوں مثلاً ۲۵ محرم الحرام کو میں عمرہ بجا لایا اب ماہ صفر میں کسی کام کے لئے مکہ جانا پڑ آیا ۲۵ صفر کے اندر کسی دن مکہ جانا پڑے تو دوبارہ احرام لازم ہے یا نہیں۔

جواب:۔ ماہ محرم الحرام ختم ہونے کے بعد اگرچہ یکم ماہ صفر کو دوبارہ جانا چاہیں تو احرام باندھنا لازم ہے بلکہ اگر آخری دن ماہ محرم الحرام کو آپ عمرہ بجا لاتے اور دوبارہ یکم ماہ صفر کو مکہ جانا چاہیں تو احرام باندھنا واجب ہے میزان یہ ہے کہ جس ماہ میں عمرہ بجا لایا جائے پھر دوسرے ماہ میں جانا پڑے تو دوبارہ احرام لازم ہے۔ چاہے دو عمرہ کے درمیان فاصلہ تیس دن کا ہو یا کچھ دنوں کا فاصلہ ہو دوبارہ احرام لازم ہے ہاں اگر یکم ماہ محرم الحرام کو آپ عمرہ بجا لاتے اور پھر آخری دن ماہ محرم الحرام کو مکہ جانا پڑے تو اب دوبارہ احرام لازم نہیں ہے۔

سوال :۔ حکومت سعودی کھلی گاڑی میں بیٹھنے کی اجازت نہیں دیتی لہذا میں مجبوراً بند گاڑی میں بیٹھ کر عمرہ مفردہ بجا لاتا ہوں آیا ایسی صورت میں کفارہ لازم ہے۔

جواب :۔ ہاں اگر حالت سیر میں آپ بند گاڑی میں سوار ہوتے ہوں تو کفارہ لازم ہے البتہ ہر احرام میں ایک کفارہ کافی ہوگا اگرچہ آپ چند مرتبہ سوار ہوتے ہوں۔

سوال :۔ اگر عمرہ مفردہ بجا لانے کے بعد تیس ۳۰ دن سے زیادہ گزر چکے ہوں اور ہم جدہ سے طواف و نماز یا عبادت دیگر کے لیے مکہ چلے گئے تو کیا کفارہ دینا ہوگا۔

جواب :۔ میزان اس ماہ قمری کا ختم ہو جاتا ہے کہ جس میں عمرہ انجام دیا تھا اگرچہ ماہ محرم کے آخری دن عمرہ انجام دیا اور دوسرے دن یکم صفر کو دوبارہ مکہ چلا جاتے اور بغیر احرام کے داخل ہو جاتے تو کفارہ دینا لازم ہوگا۔

سوال ۱۸: اگر میں اپنے والدین کو عمرہ انجام دینے کو پاکستان سے جدہ بلاؤں تو کیا میرے والدین پر لازم ہے کہ کسی میقات پر جا کر احرام عمرہ باندھیں یا میرے محل سکونت سے محرم ہو سکتے ہیں جبکہ جدہ میں ایک ماہ سے زیادہ قیام پذیر ہوں۔

جواب ۱۸: جب کہ آپ کے والدین محرم نہیں ہیں اور وہ چند ماہ جدہ میں قیام کریں تو ان پر لازم ہے کہ کسی میقات پر جا کر احرام باندھیں یا قبل از میقات بذریعہ نذر احرام باندھ کر آئیں۔

سوال ۱۹: اگر غلط ادائیگی کی بنا پر کوئی عمرہ مفردہ بجا لایا ہوں تو ایسی صورت میں کفارہ دینا واجب ہوگا۔

جواب ۱۹: اگر آپ غلطی کے مرتکب ہوئے تو حالت احرام کی طرف التفات تھا اور اس کے حکم کو جانتے تھے۔ اور وہ غلطی والی کفارہ تھی تو ایسی صورت میں کفارہ آپ پر واجب ہوگا۔ کیوں کہ چند چیزیں احرام میں ایسی ہیں کہ غفلت کے باوجود

بھی کفارہ لازم ہے جیسا کہ تفصیل مناسک میں مسطور ہے۔

سوال: بندہ چند سال قبل اپنی حج حجۃ الاسلام کو بجا لا چکا ہوں اور اب مجھے یقین ہے کہ میرے ارکان حج میں خلل تھا اب یہاں استطاعت رکھتا ہوں آیا دوبارہ اپنے حج کا اعادہ کر سکتا ہوں یا نہیں۔

جواب: ہاں آپ حج اور عمرہ تمتع کا اعادہ کر سکتے ہیں بلکہ اگر آپ کو سابقہ اعمال حج کے فساد اور خلل کا علم ہو تو اعادہ لازم ہے اگرچہ دوبارہ استطاعت موجود نہ بھی ہو۔

سوال: میں چونکہ جدہ میں مقیم ہوں۔ آیا حج تمتع یا حج افراد انجام دینے کے لیے مجھے لازم ہے کہ کسی میقات سے احرام باندھوں یا محل سکونت سے محرم ہو سکتا ہوں۔

جواب: باہر سے جانیوالے حجاج پر لازم ہے کہ میقات سے احرام باندھیں خواہ عمرہ تمتع ہو یا عمرہ مفردہ لیکن آپ چونکہ جدہ

میں مقیم ہیں تو آپ کے لئے گھر سے احرام باندھ لینا کافی ہے
جبکہ آپ کے محل سکونت کا فاصلہ میقات سے بہ نسبت مکہ معظمہ
کمتر شمار ہوتا ہے۔ آپ پر لازم نہیں کہ میقات جو آپ کی منزل
سے دور ہے۔ وہاں جا کر احرام باندھیں اور حج تمتع کا احرام مکہ
معظمہ کی کسی جگہ سے باندھا جا سکتا ہے جبکہ مسجد الحرام سے
محرم ہونا بہتر ہے۔ جیسے کہ مناسک میں تفصیل مسطور ہے۔

سوال:۔ اگر کوئی کسی ملک یا سعودی عرب کے کسی شہر سے
جدہ میں عمرہ مفردہ یا کسی اور کام کے لئے آئے اور مقیم جدہ کے
ہاں بطور مہمان ٹھہرے اور عمرہ مفردہ انجام دینا چاہے تو کیا وہ
احرام باندھنے کے لیے کسی میقات پر جائے۔ یا میزبان کے گھر سے
محرم ہو سکتا ہے۔ جبکہ اس کا قیام جدہ میں دس دن سے کمتر
ہو یا دس دن سے زیادہ قیام کر چکا ہو دونوں صورتوں میں اس
کے لئے کیا حکم ہوگا۔ چوں کہ وہ آپ کا مقلد ہے۔

جواب:۔ جو شخص جدہ میں ساکن نہیں ہے۔ اگرچہ اس کا

میزبان مقیم جدہ ہو تو ایسے شخص پر واجب و لازم ہے کہ کسی میقات پر جا کر احرام عمرہ باندھیں یا میقات سے قبل کسی جگہ میں بطور نذر احرام عمرہ مفردہ باندھ کر آتے اور اس کا حکم باقی سب لوگوں کی مانند ہے جو میقات سے دور رہتے ہیں۔

سوال:۔ جو لوگ دوسرے ملکوں سے آکر جدہ میں کام کرتے ہیں وہ عمرہ کے لئے احرام کہاں سے باندھیں۔

جواب:۔ اگر جدہ انکی منزل محسوب ہو تو درمیان جدہ سے احرام عمرہ باندھیں گے اور اگر ایسا نہ ہو یعنی جدہ ان کا فقط مقرِ موقت شمار ہو تو ان کی نماز روزہ مثل اپنے گھر کے ہوگی۔ البتہ احرام عمرہ کے لیے کسی میقات پر جا کر باندھنا لازم ہوگا۔

سوال:۔ اگر کوئی شخص عمرہ مفردہ انجام دینے کے بعد ۲۹ محرم الحرام کو اس نیت سے مکہ معظمہ داخل ہو کہ ماہ صفر کا چاند دیکھ کر حدیبیہ یا جعرانہ یا تنعیم یا ادنی الحل سے محرم ہو کر عمرہ مفردہ انجام دوں گا کیا اس طرح شرعاً جائز ہے یا نہ۔

جواب: صورت مسئلہ مذکورہ میں جب تک ماہ محرم الحرام ختم نہ ہوا ہو مثلاً ۲۹ محرم الحرام کو دوبارہ بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ اور ماہ صفر کے لئے مجدداً ادنی الحل یا حدیبیہ یا تنعیم یا جعرانہ سے محرم ہو کر عمرہ انجام دے سکتا ہے۔

سوال: مقیم کسے کہتے ہیں۔ جو لوگ غیر ممالک سے آکر جدہ میں کام کرتے ہیں آیا کتنے دن قیام کے بعد ان کو مقیم کہا جا سکتا ہے۔

جواب: چند دن جدہ میں رہنا کافی نہیں ہے بلکہ اتنا عرصہ جدہ میں قیام کریں کہ جدہ ان کا مقر محسوب ہو سکے تو ان کا نماز روزہ مثل اپنے گھر کا ہوگا۔ البتہ احرام باندھنے کے لئے کسی میقات پر جانا ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب

(مہر و دستخط)

تازہ تصحیح مناسک حج اردو

مسئلہ ۱۵ سطر ۳:- دریں صورت اگر وکیل مصارف حج کہیں سے بطور قرض لے لے تو اس پر حج بجا لانا واجب ہوگا

مسئلہ ۵۵ سطر ۲:- دریں صورت اس سہم زکوٰۃ کو حج پر خرچ کرنا واجب ہے جبکہ اس میں مصلحت عامہ موجود ہو۔

مسئلہ ۲۲۵ سطر ۱۲:- یا کچھ مقدار عمرہ تمتع کی سعی بھول جائے یا بعد از سعی و قبل از تقصیر زوجہ سے جماع کرے بوجہ جاہلاً بالحکم۔

مسئلہ ۲۶۹ سطر ۳:- سایہ ہوائی جہاز وغیرہ کا ہو یا پہاڑ کی یا دیوار یا درخت وغیرہ جو کہ اجسام ثابتہ ہیں ان کے سایہ سے گزرنا کوئی حرج نہیں جیسے کہ بادل کے سایہ کا کوئی حرج نہیں ہے جبکہ سورج بادل میں چھپا ہوا ہو۔

مسئلہ ۲۷۵ سطر ۲:- تولیے کا ٹانا جائز ہے بعد ازیں ناخن اتارنے

کا کفارہ مٹھی بھر طعام دینا ہوگا۔

مسئلہ ۲۸۲ سطر ۱۴:۔ اور اگر درخت کا بعض حصہ کاٹا جائے تو اس مقطوع حصہ کی قیمت دینا ہوگی۔

مسئلہ ۲۸۴ سطر ۲:۔ اس کفارہ کا مصرف فقراء ہیں ہاں تھوڑا سا خود کھا سکتا ہے۔ جبکہ قیمت ادا کرنے کا ضامن ہوگا جو کھائیگا۔

مسئلہ ۳۳۵ سطر ۲:۔ اور بناء بر احوط لزومی تمام اشواط میں موالات معتبر ہے یعنی اشواط کے درمیان فاصلہ عرفی نہیں ہونا چاہیے۔

مسئلہ ۳۴۷ سطر ۲:۔ اور محل ہوجائے تو احوط بلکہ اظہر ہے کہ ایک گائے کفارہ میں دینا لازم ہے پھر سعی بھی کامل کرلے جیسا کہ ذکر ہوچکا ہے

مسئلہ ۳۸۹ سطر ۱۳ ہاں اگر عید کی رات مزدلفہ میں وقوف کرے اور جاہل بالحکم کی وجہ سے قبل از فجر کوچ کرجائے تو حج صحیح ہوگا۔ جبکہ زوال شمس تک واپس جانا ممکن نہ ہو البتہ کفارہ میں ایک بکری دینا ہوگی۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
عرضِ مترجم	۲	کیفیتِ احرام	۷۴
اظہارِ تشکر	۳	تروکِ احرام	۸۱
وجوبِ حج	۴	شکارِ بری	۸۲
شرائطِ وجوبِ حج	۶	کفاراتِ شکار	۸۳
وصیتِ حج	۳۰	جماع	۸۶
احکامِ نیابت	۴۰	تقبیلِ نساء	۹۰
حجِ مستحبی	۵۰	لمسِ عورت	۹۰
اقسامِ عمرہ	۵۱	عورت کی طرف نظر و ملاعبہ	〃
اقسامِ حج	۵۴	استمناء	۹۱
حجِ تمتع	۵۶	عقدِ نکاح	۹۲
حجِ افراد	۶۲	استعمالِ خوشبو	۹۳
حجِ قران	۶۴	سلا ہوا لباس	۹۴
مواقیتِ احرام	۶۵	سرمہ لگانا	۹۵
احکامِ میقات	۶۷	آئینہ دیکھنا	۹۶

عنوان	صفحہ
خف اور جراب پہننا	۹۷
جھوٹ وسب	〃
جدال	۹۸
بدنی جانوروں کو مارنا	۹۹
زینت کرنا	〃
تیل لگانا	۱۰۰
بدن سے بال زائل کرنا	〃
مردوں کا سر کو چھپانا	۱۰۱
عورت کا چہرہ کو چھپانا	۱۰۲
مردوں کا زیر سایہ چلنا	۱۰۳
بدن سے خون نکالنا	۱۰۴
ناخن اتارنا	۱۰۵
دانت نکالنا	〃
اسلحہ ساتھ رکھنا	۱۰۶
شکار اور خشکی۔ حرم	〃
کفارے کا جانور کہاں ذبح ہو	۱۰۷

عنوان	صفحہ
شرائط طواف	۱۰۸
واجبات طواف	۱۱۲
مطاف سے خارج ہونا	۱۱۸
طواف میں نقصان	۱۲۰
طواف میں زیادتی	۱۲۱
شک در عدد شوط	۱۲۲
نماز طواف	۱۲۶
وجوب سعی	۱۲۸
احکام سعی	۱۳۰
سعی میں شک	۱۳۲
تقصیر	۱۳۳
احرام حج	۱۳۵
وقوف عرفات	۱۳۷
وقوف مزدلفہ	۱۴۰
درک وقوفین	۱۴۲
منیٰ اور اس کے واجبات	۱۴۴

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
رمی جمرہ عقبہ	۱۴۴	مستحبات نماز طواف	۱۹۴
منیٰ میں قربانی	۱۴۷	صفا و مروہ کے درمیان مستحبات	۱۹۶
مصرفِ قربانی	۱۵۲	احرامِ حج کے مستحبات	۲۰۴
حلق یا تقصیر	۱۵۳	وقوفِ عرفات کے مستحبات	۲۰۶
طواف حج و نماز و سعی	۱۵۵	مشعر الحرام کے مستحبات	۲۱۶
طواف نساء	۱۵۷	پتھر مارنے کے مستحبات	۲۲۱
منیٰ میں رات گزارنا	۱۵۹	قربانی کے مستحبات	۲۲۴
رمی جمرات	۱۶۱	مستحباتِ حلق	۲۲۵
احکامِ مصدود	۱۶۳	مستحباتِ طواف زیارت	۲۲۶
احکامِ محصور	۱۶۵	منیٰ کے مستحبات	۲۲۸
مسائلِ متفرقہ	۱۶۸	طوافِ وداع	۲۳۰
مستحبات عمرہ و حج	۱۷۰	دعائے عرفہ حضرت امام حسینؑ	۲۳۴
مستحباتِ عمرہ	"	زیارات در مکہ معظمہ	۲۷۵
احرامِ عمرہ کے مکروہات	۱۷۶	زیارت جنابِ آمنہؑ	۲۷۷
مستحبات دخول حرم [illegible]	۱۷۷	زیارت حضرت ابوطالبؑ	۲۷۹
مستحباتِ طواف	۱۸۰	زیارت حضرت عبد مناف جد پیغمبرؐ	۲۸۰

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
زیارت جناب عبدالمطلب جد پیغمبر	۲۸۱	زیارت جناب فاطمہ بنت اسد	۳۱۹
چند امور مستحبہ	۲۸۴	زیارت حضرت عباس ابن عبدالمطلب	۳۲۱
آداب زیارت	۲۸۴	زیارت جناب ابراہیم پسر رسول اکرم	۳۲۴
فضیلت زیارت قبر رسول اکرم	[illegible]	زیارت زخمی شہدائے احد	۳۲۸
اذن دخول	۲۸۵	زیارت جناب حلیمہ	۳۲۹
زیارت حضرت فاطمۃ الزہرا	۲۹۳	زیارت جناب اسماعیل ابن امام جعفر صادق	۳۳۱
زیارت ائمہ بقیع علیہم السلام	۲۹۸	زیارت حضرت عبداللہ والد پیغمبر	۳۳۴
زیارت وداع آئمہ علیہم السلام	۳۰۶	زیارت حضرت حمزہ صلوات اللہ علیہ	۳۳۵
زیارت امین اللہ	۳۰۷	زیارت قبور دیگر شہیدان احد	۳۳۹
زیارت امام حسن علیہ السلام	۳۱۲	مساجد در مدینہ منورہ	۳۴۳
زیارت	۳۱۴	زیارت وداع جناب رسول خدا	۳۴۴
		[illegible] زیارت شہدائے بدر	۳۴۶
		طواف نساء	۳۴۸

سال طباعت ———— ۱۹۹۱ء مطابق ۱۴۱۱ھ

مطبع ————

تعداد ———— ایک ہزار (۱۰۰۰)

قیمت ————

ناشر: کے ایس ابراہیم [illegible] محمد علی جناح روڈ کراچی

حقوق الطبع محفوظ للناشر والمؤلف

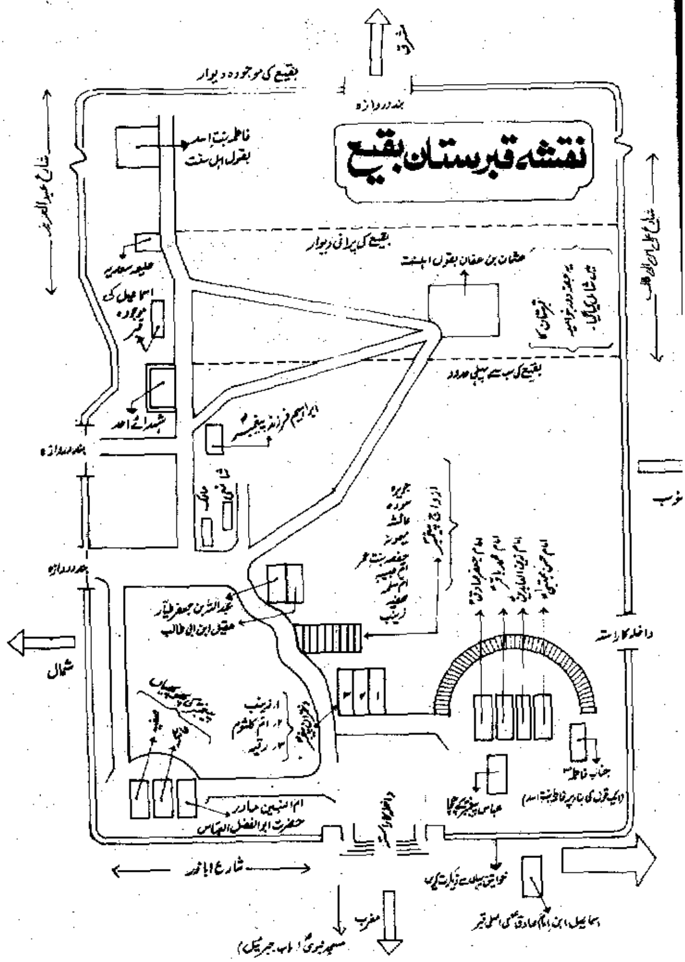

۱۔ دختران رسولؐ سے مراد جناب خدیجہ کی وہ یتیم بھانجیاں ہیں جو پیغمبر اکرمؐ کے گھر میں رہتی تھیں

۲۔ اس قبرستان میں دس ہزار سے زائد صحابہ کرام کی قبور ہیں حضرت عثمان ابن مظعونؓ، عبداللہ ابن مسعودؓ، سعد بن معاذ اور ابو سعید خدریؓ وغیرہ محبان اہلبیت بھی مدفون ہیں۔

۳۔ شہدائے احد سے مراد وہ مجاہدین ہیں جو غزوۂ احد میں زخمی ہوئے مدینہ لائے گئے اور پھر یہاں شہید ہوئے۔

۴۔ چھٹے امام کے فرزند اور ساتویں امام کے بڑے بھائی جناب اسماعیل کی قبر پہلے باہر تھی سڑک بناتے وقت میت کو نکال کر اندر شہدائے احد کے قریب دفن کیا گیا

۵۔ جن قبور کے سرہانے ایک پتھر ہے وہ مردوں کی قبریں ہیں اور جن کے سرہانے اور پائنتی ایک ایک پتھر ہے وہ عورتوں کی قبریں ہیں۔

نقشہ روضۂ رسولؐ وریاض الجنّۃ